[illegible]

AMS
20-2-90

مصدر فیوض

کرون پہلے اسم خدا ورد جان	کیے فعل اور حرف جتنے عیان
کرون بعد اسکے ہندی زبان	کئی قاعدے فارسی کے بیان
کہ ہندی زبانون کو ہو فایدہ	لگے ہاتھ یہ فرس کا مایدہ
جو اسکو پڑھے اس سے ہے التجا	کرے نیک شائق کے حق مین دعا

بعد یہ نالائق نذیر الدین حسن شائق قریشی ہاشمی ابن شاہ غلام محی الدین عیسی التماس
[illegible]لہے کہ یہ رسالہ کہ نام اسکا مصدر فیوض ہے اور تاریخ اسکی تصنیف کی اس
[illegible]م سے حاصل ہوتی ہے واسطے فارسی سیکھنے والون کے شہر بریلی مین بیچ رفاقت اور
[illegible]ازمت امیر عالی مقام سردار والا احتشام سخن سنج معنی شناس کرم گستر فیض اساس نواب
عالیجناب احمد یار خان بہادر خلف نواب ذو الفقار الدولہ محمد ذو الفقار خان
بہادر دلاور جنگ کے جمع کیا گیا لازم ہے کہ مبتدی اسکو [illegible] یاد کرین تا کہ جلد مشکلات
[illegible]رسی کے انپر آسان ہون الٰہی یہ رسالہ مقبول ہوا ور [illegible] علم حصول ہو یہ رسالہ
مشتمل ہے اوپر ایک مقدمہ اور تین باب اور خاتمے کے واللہ المستعان و علیہ التکلان ٭

مقدمہ در بیان چند اصطلاحات کہ دانستن آن ضرورست

حرکت پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہین	متحرک وہ حرف کہ پیش یا زبر یا زیر جو رکھتا ہے

ضمہ۔ ضم۔ پیش کو کہتے ہین
فتح۔ فتحہ۔ زبر کو کہتے ہین
کسرہ۔ کسر۔ زیر کو کہتے ہین
مضموم۔ وہ حرف کہ پیش رکہتا ہو
مفتوح۔ وہ حرف کہ زبر رکہتا ہو
مکسور۔ وہ حرف کہ زیر رکہتا ہو
سکون۔ جزم کو کہتے ہین
ساکن۔ زدہ وہ حرف کہ جزم رکہتا ہو
الف ممدودہ وہ الف کہ دوسرے
الف کے ساتہ ملکے پڑہا جاوے جیسے
الف آمد مین *
الف مقصورہ وہ الف کہ دوسرے
الف کے ساتہ نہ ملے جیسے اگر مین
تشدید ملاکر پڑہنا ایک جنس کے دو حرفون کو
جیسے حقا مین دو قاف پڑہے جاتے ہین
مشدد وہ حرف کہ جس پر تشدید ہو
جیسے فتح کی ت اور حقا کا قاف
ماقبل۔ جو حرف کسی حرف سے پہلے ہو
جیسے رب مین ر ماقبل ب کے ہے

مابعد۔ جو حرف کسی حرف سے [illegible]
جیسے آب مین ب مابعد الف کے [illegible]
موقوف وہ حرف ہے کہ [illegible] اور
ماقبل متحرک نہو جیسے د زرد کی [illegible]
ت دوست کا *
معجمہ منقوطہ وہ حرف کہ نقطہ رکہتا ہو
جیسے ب ت ث ج چ خ ذ ز ش [illegible]
ظ غ ف ق ن ی *
مہملہ غیر منقوطہ وہ حرف کہ نقطہ نہ رکہتا ہو
جیسے ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ہ
فوقانی وہ حرف کہ اوپر نقطہ رکہتا ہو لیکن
اصطلاح مین ت کے ساتہ خاص ہے
تحتانی وہ حرف کہ نیچے نقطہ رکہتا ہو مگر
اصطلاح مین ی کے ساتہ مخصوص ہے
تازی وہ حرف جو زبان عربی مین آئین
عجمی وہ حرف کہ زبان عربی مین نہین آتا اور زبان
فارسی سے خصوصیت رکہتے ہین جیسے پ چ
ژ گ اور ان حرفون کو فارسی بہی کہتے ہین
موحدہ وہ حرف کہ ایک نقطہ رکہتا ہو لیکن

اصطلاح مین ب سے خصوصیت رکھتا ہے

مثناة وہ حرف کہ دو نقطے رکھتا ہو اور اصطلاح مین ت کے ساتھ خاص ہے ✤

مثلثہ وہ حرف کہ تین نقطہ رکھتا ہو اور اصطلاح مین ث سے مخصوص ہے ✤

واو معروف وہ واو کہ ماقبل اسکے ضمہ خالص ہو جیسے واو نور کی

واو مجہول وہ واو کہ ماقبل اسکے ضمہ غیر خالص ہو جیسے واو کور (اندھا) کی

یای معروف وہ ہے کہ جسکے ماقبل کسرہ خالص ہو جیسے ی نبی کی

یای مجہول وہ ی ہے کہ جسکے ماقبل کسرہ غیر خالص ہو جیسے ی تیر اور بیسے کی ✤

حذف دور کرنا کسی حرف کا

محذوف وہ حرف کہ دور کیا گیا

ملفوظ وہ حرف کہ پڑھنے مین آئے

غیر ملفوظ وہ حرف کہ پڑھنے مین نہ آئے جیسے عمرو کی واو

واو معدولہ وہ واو ہے کہ لکھنے مین آئے اور پڑھنے مین نہ آئے جیسے خود اور خویش مین ✤

ہای مختفی وہ ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے آخر کلمے کے لکھی جاتی ہے جیسے آخر پروانہ کے

متشابہ وہ حرف ہین کہ آپسمین ایک صورت کے ہون جیسے ب ت ث

مخفف وہ لفظ کہ جس مین سے کوئی حرف کم کیا جائے جیسے بُد مخفف ہے بود کا

صیغہ ہیئت لفظ کو کہتے ہین ✤

مشتق وہ کلمہ کہ اور کلمے سے بنایا گیا ہے جیسے آمد مشتق ہے آمدن سے

غائب وہ ہے کہ جسکی بات کیجاوے

مخاطب وہ شخص ہے کہ جس سے بات کیجاوے

متکلم بات کرنے والا

مرادف لفظ کا وہ کلمہ ہے جو اس لفظ کا ہم معنی ہو جیسے رخ مرادف رو کا ہے اور رو مرادف رخ کا

نکرہ وہ لفظ ہے جو غیر معین چیز پر بولا جاے جیسے مرد

اور زن کہ ہر مرد کو مرد اور ہر زن کو
زن کہہ سکتے ہین

معرفہ وہ لفظ ہے جو معین چیز پر بولا جائے جیسے زید کہ جسکا نام ہے اُسکی ذات پر یہ لفظ بولنا درست ہے غیر کی ذات پر نہین +

مقدر وہ حرف ہے کہ عبارت مین نہو اور معنے اُسکے لیے جاوین جیسے ابتدا میکنم مقدر ہے بنام جہاندار جان آفرین سے پہلے

اشباع دراز کرنا حرکت کا ہے اصطلاح کہ ضمہ کی درازی سے واو اور فتحہ کی درازی سے الف اور کسرہ کی درازی سے یای تحتانی پیدا ہو جیسے افتادہ او فتادہ - اچار آچار - آتش - آتیش +

ترخیم دور کرنا حرف کا ہے کلمہ کے آخر سے جیسے بان مرخم ہے مانند کا اور گوزن مرخم ہے گوزن کا - مرخم کے معنی ترخیم کیا گیا +

باب اوّل

در ذکر الفاظ مفردہ کہ بیان کلمہ و تصریف افعال و معمولات افعال در است

فصل تعریف کلمہ - کلمہ ایک لفظ ہے بامعنی کہ زبان سے آدمی کے نکلے وہ تین قسم ہے - اسم اور فعل اور حرف - اسم وہ ہے کہ اسکے معنی مین زمانہ نہ پایا جائے اور اُس کے معنی در اور بر اور برائے کے آسکین در کے معنی بیچ بر کے معنی اوپر برائے کے معنی واسطے جیسے باغ اور تخت اور گل زید در باغ بر تخت برائے گل **فعل** وہ ہے کہ جسکے معنی مین زمانہ پایا جائے اور زمانہ تین ہین گزرا ہوا اور موجود اور آیندہ گزرنے ہوئے زمانہ کو ماضی کہتے ہین اور موجود کو حال آیندہ کو مستقبل - فعل ماضی پرورد پالا اسنے زمانہ گزشتہ مین - فعل حال می پرورد پالتا ہے وہ زمانہ حال مین فعل مستقبل خواہد پرورد پالے گا وہ زمانہ آیندہ مین **حرف** وہ ہے کہ بغیر اور کلمہ کے ملائے

اُس سے معنی حال نہون جیسے **از** اور **تا** رفتم از اینجا تا آنجا گیا مین یہان سے وہان تک
از کا ترجمہ سے اور **تا** کا ترجمہ تک - یاد رکھو اسم تین قسم ہے ایک **جامد** کہ جس سے
اور کوئی کلمہ نہ نکلے جیسے گل اور غنچہ دوسرے **مشتق** جو مصدر سے بنایا جائے جیسا
کشندہ تیسرے **مصدر** کہ اُس سے اور کلمہ نکلتے ہین فارسی مین مصدر کے آخر نون
ہوتا ہے بعد تے کے یا دال کے جیسے کشتن اور پروردن اور ہندی مین آخر مصدر کے
نا آتا ہے جیسے پروردن کا ترجمہ پالنا اور کشتن کا ترجمہ مار ڈالنا اور جتنے فعل ہین کیا
ماضی اور کیا مضارع کیا حال کیا مستقبل کیا امر کیا نہی سب مصدر سے نکلتے ہین اور
مضارع وہ فعل ہے کہ حال کے اور مستقبل کے معنی کو شامل ہو جیسے کند کرے وہ زمانہ
حال مین او زمانہ مستقبل مین - جب مصدر سب فعلون کی اصل ٹھیرا تو اسواسطے پہلے
مصدرون کا لکھنا ضرور ہوا ہر ایک مصدر کو ساتھہ مضارع اُسکا بھی لکھا جاتا ہے +

فصل در بیان مصدر ہای کثیر الاستعمال یعنی وہ مصدر جو لکھنے پڑھنے مین بہت آتے ہین

الف

مصدر	معنی مصدر	مضارع		مصدر	معنی مصدر	مضارع
آختن	تلوار کھینچنا			آزمودن	آزمانا	آزماید
ارزیدن	بکنا - برابر ہونا	ارزد		آسودن	} آرام پانا	
آرمیدن	آرام پانا	آرمد		آسائیدن		آساید
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغد		آشفتن		
آزاریدن	ستانا	آزارد			} پریشان ہونا -	آشوبد
آزردن	آزردہ کرنا	ایضاً		آشوبیدن	پریشان کرنا -	

مصدر	معنی مصدر	مضارع
آشامیدن	پینا	آشامد
آغشتن	لتھڑنا	
افتادن اوفتادن	گر پڑنا۔ اتفاق پڑنا	
افراختن افرازیدن	بلند کرنا	افرازد
افروختن افروزیدن	روشن کرنا	
آفریدن	پیدا کرنا	آفرید
افزودن	زیادہ کرنا	افزاید
افسردن	ٹھٹھرنا مرجھانا	افسرد
افشاندن	جھاڑنا۔ چھڑکنا	افشاند
افشردن	نچوڑنا	افشرد
افگندن	ڈالنا۔ پھینکنا	افگند
آگندن	بھرنا	آگند
آلودن آلائیدن	آلودہ ہونا۔ آلودہ کرنا	آلاید

مصدر	معنی مصدر	مضارع
آماسیدن	سوجنا	آماسد
آمدن	آنا	آید
آمرزیدن	گناہ بخشنا	آمرزد
آمودن آمائیدن آمادن	بھرنا۔ سنوارنا	آماید
آموختن آموزیدن	سیکھنا۔ سکھانا	آموزد
آمیختن آمیزیدن	ملنا۔ ملانا	آمیزد
انباردن انباشتن	پاٹنا	انبارد
انجامیدن	آخر ہونا	انجامد
انداختن	ڈالنا	اندازد
اندوختن اندوزیدن	جمع کرنا	اندوزد
اندودن اندائیدن	لیپنا	انداید

مصدر	معنی مصدر	مضارع
اندیشیدن	سوچنا	اندیشد
انگاشتن / انگاردن	جاننا	انگارد
انگیختن / انگیزیدن	اُبھارنا	انگیزد
آوردن	لانا	آورد
آوریدن	حملہ کرنا	آورد
آویختن	لٹکانا۔لیٹنا	آویزد
آہیختن / آہنجیدن	کھینچنا	آہیزد
ایستادن	کھڑا ہونا۔ٹھہرنا	ایستد
	ب	
باریدن	برسنا	بارد
باختن / بازیدن	کھیلنا۔ہارنا	بازد
بافتن / بافیدن	بننا	بافد
بالیدن	بڑھنا	بالد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
برآمدن	نکلنا	برآید
برآوردن	نکالنا	برآورد
برکردن	روشن کرنا۔حفظ کرنا	برکند
برخاستن	اُٹھنا	برخیزد
برداشتن	اُٹھانا	بردارد
بردن	لیجانا	برد
برشتن	بھوننا	برید
بریدن	کاٹنا	برد
بخشائیدن / بخشودن	رحم کرنا۔بخشش کرنا	بخشاید
بخشیدن	بخشنا۔دینا	بخشد
بستن	باندھنا	بندد
بودن	ہونا۔رہنا	بود
بوسیدن	چومنا	بوسد
بوئیدن	سونگھنا	بوید
بیختن	چھاننا	بیزد
	پ	
پاریدن	اڑنا۔پھاڑنا	پارد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
پاشیدن	چھڑکنا	پاشد
پالودن پالائیدن	صاف کرنا	پالاید
پالیدن	ڈھونڈھنا	پالد
پائیدن	دیر تک رہنا	پاید
پختن	پکانا	پزد
پدرودن	رخصت کرنا	پدرود
پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرد
پرداختن پروازیدن	مشغول ہونا، خالی کرنا	پردازد
پرستیدن	پوجنا	
پرسیدن	پوچھنا	پرسد
پریدن	اڑنا	پرد
پژوہیدن	ڈھونڈھنا	پژوہد
پروردن	پالنا	پرورد
پسندیدن	پسند کرنا	پسندد
پنداشتن	جاننا، بوجھنا	پندارد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
پوشیدن	ڈھانپنا، پہننا	پوشد
پیچیدن	پھیرنا، لپٹنا	پیچد
پیراستن	سنوارنا	پیراید
پیمودن	ناپنا	پیماید
پوئیدن	دوڑنا	پوید
پیوستن پیوندیدن	ملنا، ملانا، جوڑنا	پیوندد
پیختن	بمعنی پیچیدن	پیزد
	ت	
تابیدن تافتن	پھیرنا، چمکنا، اینٹھنا	تابد
تاختن تازیدن	دوڑنا، دوڑانا	تازد
تپیدن	تڑپنا	تپد
تراشیدن	چھیلنا	تراشد
تراویدن ترابیدن	ٹپکنا	تراود
ترسیدن	ڈرنا	ترسد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
ترقیدن	پھٹنا	ترقد
ترنجیدن	گنجھلانا - آزردہ ہونا	ترنجد
تحیدن	کھینچنا	ترد
تفتیدن	تپنا	تفتد
تنیدن	تننا	تند
توانستن	سکنا - طاقت رکھنا - سکت ہونا	تواند
	ج	
جستن / جوئیدن	ڈھونڈھنا	جوید
جنبیدن	ہلنا	جنبد
جنگیدن	لڑنا	جنگد
جوشیدن	ابلنا	جوشد
جہیدن / جستن	کودنا	جہد
	چ	
چخیدن	لڑنا	چخد
چریدن	چرنا	چرد
چسپیدن	چمٹنا	چسپد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
چشیدن	چکھنا	چشد
چکیدن	ٹپکنا	چکد
چلیدن	چلنا	چلد
چمیدن	ٹہلنا	چمد
چیدن	چننا	چیند
	خ	
خاریدن	کھجلانا	خارد
خائیدن	چبانا	خاید
خراشیدن	چھیلنا	خراشد
خرامیدن	ٹہلنا	خرامد
خروشیدن	شور کرنا	خروشد
خریدن	مول لینا	خرد
خزیدن	گھسنا	خزد
خستن	زخمی کرنا زخمی ہونا	خستد
خاستن	اٹھنا	خیزد
خسپیدن	سونا	خسپد
خفتن / خوابیدن	سونا	خوابد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
خلیدن	چبھنا	خلد
خموشیدن	چپ رہنا	خموشد
خمیدن	جھکنا	خمد
خندیدن	ہنسنا	خندد
خواستن	چاہنا	خواہد
خواندن	پڑھنا۔ بلانا	خواند
خوردن	کھانا	خورد
خوشیدن	سوکھنا	خوشد
خیسیدن	بھیگنا	خیسد
خیدن	ٹیڑھا ہونا	خید
	د	
دادن	دینا	دہد
داشتن	رکھنا	دارد
دانستن	جاننا	داند
درائیدن	آواز کرنا	درآید
درخشیدن	چمکنا	درخشد
درودن	کھیت کاٹنا	درود

مصدر	معنی مصدر	مضارع
دریدن	پھاڑنا	درد
درفشیدن	کانپنا۔ چمکنا	درفشد
دزدیدن	چرانا	دزدد
دلیدن	دلنا	دلد
دمیدن	پھوکنا۔ اگنا۔ نکلنا	دمد
دوختن / دوزیدن	سینا	دوزد
دوشیدن	دوہنا	دوشد
دویدن	دوڑنا	دود
دیدن	دیکھنا	بیند
	ر	
راندن	ہانکنا۔ چلانا	راند
ربودن	لے بھاگنا	رباید
رزیدن	رنگ کرنا	رزد
رستن / روئیدن	جمنا	روید
رستن / رہیدن	چھوٹنا	رہد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
رستن / ریسیدن	کاٹنا	ریسد
رسیدن	پہنچنا	رسد
رَفتن	جانا۔ چلنا	رود
رُفتن / روبیدن / روفتن	جھاڑو دینا	روبد
رمیدن	بھاگنا	رمد
رنجیدن	آزردہ ہونا	رنجد
رندیدن	رندہ کرنا	رندد
ریختن / ریزیدن	گرانا۔ لنڈھانا	ریزد
ریدن	ہگنا	رید۔ ریند
ریستن	ہگنا	ریسد
	ز	
زائیدن / زادن	جننا	زاید
زاریدن	رونا	زارد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
زدن	مارنا	زند
زدودن / زدائیدن	کھرچنا	زداید
زہیدن	رسنا۔ بچہ پیدا ہونا	زہد
زیبیدن	زیب دینا	زیبد
زیستن	جینا	زید
	ژ	
ژاژیدن	بیہودہ بکنا	ژاژد
ژولیدن	بکھرنا	ژولد
	س	
ساختن	موافقت کرنا۔ بنانا۔ طے کرنا	سازد
سائیدن / سودن	گھسنا	ساید
سُپُردن	سونپنا	سپرد
سِپَردن	پامال کرنا۔ راہ چلنا	سپرد
سُتُردن	مونڈنا۔ چھیلنا	سترد
ستودن / ستائیدن	تعریف کرنا	ستاید

مصدر	معنی مصدر	مضارع
ستدن ستیدن	لینا	ستد
ستیزیدن	لڑنا	ستیزد
سخیدن	چراغ کی بتی بجھانا	سخد
سرائیدن سرودن	گانا	سراید
سرشتن	گوندھنا	سرشد
سرفیدن	کھانسنا	سرفد
سزیدن	لائق ہونا	سزد
سفتن	پرونا	سفتد
سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگالد
سنبیدن	سوراخ کرنا	سنبد
سنجیدن	تولنا	سنجد
سوختن	جلنا۔جلانا	سوزد
شاشیدن	موتنا	شاشد
شائستن	لائق ہونا	شاید
شتافتن شتابیدن	دوڑنا	شتابد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
شدن	ہونا	شود
شیلیدن سپیلیدن	نچوڑنا	شپلد شپیلد
شستن شوئیدن	دھونا	شوید
شگافتن	پھٹنا۔پھاڑنا	شگافد
شکستن	ٹوٹنا۔توڑنا	شکند
شگفتن	کھلنا	شگفد
شکوخیدن	الف ہونا پھسلنا گرپڑنا گھوڑے کا	شکوخد
شکوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہد
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد
شمردن	گننا۔جاننا	شمرد
شناختن	پہچاننا	شناسد
شمیدن	سونگھنا	شمد
شنودن شنیدن سنفتن	سننا۔سونگھنا	شنود

مصدر	معنی مصدر	مضارع
شوریدن	شور کرنا	شورد
شیفتن	فریفتہ ہونا	شیود و شیبد
	ط	
طلبیدن	مانگنا۔ بلانا	طلبد
	غ	
غریدن غرویدن	شور کرنا	غریود
غلطیدن	لڑھکنا	غلطد
غنودن	اونگھنا	غنود
غژیدن غژندن	گھٹنوں کے بل چلنا	غژد
	ف	
فازیدن	جمائی لینا	فازد
فرسودن فرسائیدن	گھسنا۔ پرانا ہونا	فرساید
فرستادن	بھیجنا	فرستد
فراختن فراشتن	بلند کرنا	فرازد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
فرمودن	فرمانا	فرماید
فروختن	بیچنا۔ روشن کرنا	فروزد
فروشیدن	بیچنا	فروشد
فروماندن	عاجز رہنا	فروماند
فرود آمدن	اُترنا	فرود آید
فسردن	بجھنا۔ بجھانا۔ ٹھٹھرنا	فسرد
فشاردن	نچوڑنا	فشارد
فشردن	نچوڑنا	فشرد
فلخیدن فلخودن	کپاس اوٹنا	فلخد۔ فلخاید
فہمیدن	سمجھنا	فہمد
	کاف تازی	
کاستن کاہیدن	گھٹنا	کاہد
کاشتن کاریدن	بونا	کارد
کافتن کاویدن	کھودنا	کاود

مصدر	معنی مصدر	مضارع
کردن	کرنا	کند
کشادن / کشودن	کھولنا	کشاید
کشتن	مار ڈالنا	کشد
کشیدن	کھینچنا	کشد
کفیدن / کفتن	پھٹنا	کفد
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشد
کندن	کھودنا	کَنَد
کندیدن	کھودنا	کَنَد
کوفتن / کوبیدن	کوٹنا	کوبد

کاف فارسی

مصدر	معنی مصدر	مضارع
گداختن / گدازیدن	گلنا۔ پگھلنا۔ گلانا۔ پگھلانا	گدازد
گزاشتن	چھوڑنا	گزارد
گزرانیدن	گزرانا۔ گزارہ کرنا	گزراند
گزشتن	گزرنا	گزرد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
گرائیدن	میل کرنا	گراید
گرفتن	لینا۔ پکڑنا۔ فرض کرنا	گیرد
گرویدن	رغبت کرنا	گرود
گریختن / گریزیدن	بھاگنا	گریزد
گریستن	رونا	گرید
گردیدن / گشتن	پھرنا۔ ہونا	گردد
گزاردن	ادا کرنا	گزارد
گَزیدن	کاٹنا۔ ڈنک مارنا	گَزد
گُزیدن	قبول کرنا	گزیند
گساردن	کھانا غم و شراب کا	گسارد
گستردن / گستریدن	بچھانا	گسترد
گسستن / گسلیدن	توڑنا	گسلد
گفتن	کہنا	گوید
گماشتن / گماردن	متعین کرنا	گمارد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
گنجیدن	سمانا	گنجد
	ل	
لرزیدن	کانپنا	لرزد
لغزیدن	پھسلنا	لغزد
لوکیدن	گھٹنوں کے بل چلنا	لوکد
لیسیدن	چاٹنا	لیسد
	م	
مالیدن	ملنا	مالد
ماندن	رہنا۔ مشابہ ہونا	ماند
مردن	مرنا	میرد
مکیدن	چوسنا	مکد
میختن میزیدن	موتنا	میزد
	ن	
نازیدن	نازکرنا۔ فخر کرنا	نازد
نالیدن	رونا	نالد
ناویدن	خم ہونا۔ اونگھنا۔ رونا	ناود
نبشتن نوشتن	لکھنا	نویسد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
نشستن	بیٹھنا	نشیند
نگاشتن نگاریدن	لکھنا۔ نقش کرنا	نگارد
نگریستن نگرستن نگریدن	دیکھنا	نگرد
نکوہیدن	برا کہنا	نکوہد
نمودن	دکھلانا۔ کرنا۔ دکھائی دینا	نماید
نواختن نوازیدن	نوازنا۔ بجانا	نوازد
نوردیدن نوشتن	لپیٹنا	نورد
نوشیدن	پینا	نوشد
نہادن	رکھنا	نہد
نہفتن	چھپانا	نہفتد
نیازیدن	عاجزی کرنا	نیازد
نیوشیدن	سننا	نیوشد
	و	

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
ورزیدن	قبول کرنا	ورزد	ہازیدن	دیکھنا-رونا	ہازد
وزیدن	ہوا کا چلنا	وزد		ی	
	ه		یارستن	طاقت رکھنا	یارد
ہشتن ہلیدن	چھوڑنا	ہلد	یافتن	پانا	یابد

فائدہ

کبھی لفظ عربی سے بھی مصدر فارسی کا بنا لیتے ہین جیسے طلبیدن اور فہمیدن اور رقصیدن طلبیدن کے معنی مانگنا-بلانا -فہمیدن کے معنی سمجھنا-رقصیدن کے معنی ناچنا- طلب اور فہم اور رقص تینون لفظ عربی کے ہین اسیطرح کبھی لفظ ہندی سے بھی مصدر فارسی کا بناتے ہین جیسے چلیدن کہ چلنے سے بنایا +

فائدہ- کبھی مصدر مرکب ہوتا ہے دو کلمون سے جیسے گوش کردن-نقش کردن سیر کردن- نگاہداشتن- امیدداشتن اور مانند انکی اور یاد رکھو کہ ماضی اور مضارع اور امر اور نہی بھی ان مرکب مصدرون کے مرکب ہوتے ہین جیسے گوش کرد- گوش کند- گوش کن- گوش مکن- اسی قیاس پر سمجھ لو اور ون کو بھی +

فصل تصریف افعال وبنای آنہا

یعنی گردانین فعلون کی اور بنانا فعلون کا بیان ہوتا ہے

فعل کے معنی کیا ہین کرنا کسی کام کا اور جو کام ہے اسکا کرنیوالا بھی ضرور ہوتا ہے اُس

کام کے کرنے والے کو فاعل اُس فعل کا کہتے ہین پس ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہی۔ جیسے
رفت زید یعنی گیا زید رفت فعل زید اُسکا فاعل اگر فعل اور فاعل ملکر بات پوری ہو
اور فعل فاعل سے نکل کے اور کسی پر نہ پہنچے اُس فعل کو لازم کہتے ہین جیسے نشست
زید یعنی بیٹھا زید نشست فعل زید اُسکا فاعل فعل بیٹھنے کا زید پر تمام ہوا اگر فعل
اور فاعل ملکے بات پوری نہو اور فعل فاعل سے تجاوز کرکے اور کسی پر واقع ہو اُس
فعل کو متعدی کہتے ہین جیسے زد زید بکر را یعنی مارا زید نے بکر کو زد فعل متعدی
زید اُسکا فاعل اور بکر مفعول ہے کہ فعل مارنے کا زید سے نکل کے بکر پر واقع ہوا
جس فعل کا فاعل مذکور ہو اُس فعل کو معروف کہتے ہین اور معلوم بھی کہتے ہین جیسے
کشت زید عمرو را یعنی مار ڈالا زید نے عمرو کو کشت کو فعل معروف کہتے ہین کیونکہ
زید فاعل اُسکا مذکور ہے اور جس فعل کا فاعل مذکور نہو اس فعل کو مجہول کہتے ہین جیسے
کشتہ شد زید یعنی مار ڈالا گیا زید کیونکہ مار ڈالنے والا زید کا مذکور نہین اور زید کو
مفعول مالم یسم فاعلہ اُس فعل کا کہتے ہین یعنی ایسا مفعول کہ جسکے فاعل کا نام اور
نشان مذکور نہین اور یاد رہے کہ فعل لازم مجہول نہین ہوتا اگر فعل معروف یا فعل مجہول کے
اوپر نون مفتوح کہ اُسکے معنی نہین ہین لا دین تو اُس فعل کو منفی یا نفی کہتے ہین جیسے زید عمرو را
نکشت و زید کشتہ نشد یعنی زید نے عمرو کو نہ مارا اور زید مارا نہ گیا۔ اور جس فعل پر
نون کہ جسکے معنی نہین ہین نہو اس فعل کو مثبت یا اثبات کہتے ہین پس اس تقریر سے ثابت
ہوا کہ ہر ایک فعل چار طرح پر ہے اثبات معروف جیسے پرورد پالا اُسنے نفی معروف
نپرورد نہ پالا اُس نے اثبات مجہول پرورده شد پالا گیا وہ نفی مجہول نپرورده شد
نہ پالا گیا وہ اسیطرح سے مصدر بھی چار طرح پر ہے جیسے پروردن پالنا نپروردن

نہ پالنا پروردہ شدن پالا جانا نہ پروردہ شدن نہ پالا جانا جیسا مصدر ہوگا ویسا ہی
فعل اُس سے بنے گا اور فعل چھ ہین (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) حال (۴) مستقبل
(۵) امر (۶) نہی۔ ماضی کئی قسم پر ہے (۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳)
ماضی بعید (۴) ماضی استمراری (۵) ماضی شکیہ (۶) ماضی تمنی (۷) ماضی معطوفہ
اب بنانا ہر ایک کا بیان کیا جاتا ہے ؂

ماضی مطلق بنایا جاتا ہے مصدر سے جبکہ نون مصدر کے آخر سے اور حرکت
نون کے ماقبل کی دور کی ماضی مطلق کا صیغہ بنجاویگا جیسے پروردن سے پرورد اور
نہ پروردن سے نہ پرورد اور پروردہ شدن سے پروردہ شد اور نہ پروردہ شدن
سے نہ پروردہ شد اور ماضی مطلق کا ترجمہ ہندی مین مصدر کے ہندی ترجمہ سے
اسطرح سے حاصل ہوتا ہے کہ لفظ نا مصدر کے آخر سے دور کرین بعد اُسکے دیکھین
کہ آخر کو الف ہے یا واو ساکن ہے ان دونون صورتون مین لفظ یا آخر کو زیادہ
کرین جیسے خوردن کا ترجمہ کھانا خورد کا ترجمہ کھایا اور شستن کا ترجمہ دھونا شست
کا ترجمہ دھویا اگر الف یا واو ساکن آخر اُسکے نہین بلکہ کوئی اور حرف ہی تو چاہیے
کہ فقط الف آخر مین زیادہ کرین جیسے پروردن کا ترجمہ پالنا اور پرورد کا ترجمہ پالا
ہندی مین الف آخر علامت ماضی کی ہے ؂

مخفی نرہے کہ فارسی مین ماضی کے اوپر بار موحدہ بھی زیادہ کرتے ہین معنی مین
اس بے کو کچھ دخل نہین اگر ماضی کا پہلا حرف مضموم ہے تو اس بے کو مضموم پڑھنا
چاہیے جیسے گفت بگفت اگر اول کا حرف ماضی کا مضموم نہین مفتوح یا مکسور ہے
تو بے کو مکسور پڑھنا چاہیے جیسے ریخت بریخت رفت برفت اور اسیطرح سے

ماضی مجہول مصدر مجہول سے بنالو جیسے پرورده شدن سے پرورده شد اور نہ پرورده شدن سے نہ پرورده شد اور پرورده شدن کا ترجمہ پالا جانا او پرورده شد کا ترجمہ پالا گیا اور نہ پرورده شدن کا ترجمہ نہ پالا جانا اور نہ پرورده شد کا ترجمہ نہ پالا گیا اور شد ہندی مین گیا آخر کلمہ کے علامت مجہول کی ہے *

ماضی قریب اسطرح بناتے ہین کہ ماضی مطلق کے آخر فتح دے کر ہائے مختفی اور لفظ است وغیرہ زیادہ کرین جیسے پرورد سے پرورده است اور ماضی قریب کے ترجمہ کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہے زیادہ کرین جیسے پرورده است پالا ہے اُس نے نہ پرورده است نہین پالا اُس نے پرورده شده است پالا گیا ہے وہ نہ پرورده شده است نہین پالا گیا ہے وہ ــ

ماضی بعید اگر بنایا چاہو تو آخر ماضی مطلق کے فتح دے کے ہائے مختفی اور لفظ بود زیاده کرو اور اُسکے ترجمے کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر لفظ تھا لگادو جیسے پرورده بود پالا تھا اُس نے نہ پرورده بود نہین پالا تھا اُس نے پرورده شده بود پالا گیا تھا وہ نہ پرورده شده بود نہین پالا گیا تھا وہ *

ماضی استمراری اگر بنایا چاہو تو ماضی مطلق کے اول لفظ مے یا لفظ ہمے لگادو اُسکے ترجمے کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمے سے آخر کا الف یا لفظ یا دور کرکے لفظ تا تھا لگادو جیسے می پرورد ہمی پرورد پالتا تھا وہ نمی پرورد نہین پالتا تھا وہ پرورده مے شد می پرورده شد پالا جاتا تھا وہ نہ پرورده مے شد نمے پرورده شد نہین پالا جاتا تھا وہ *

پوشیده نرہے کہ لفظ مے اور ہمے مجہول ہین سر کلمہ بھی لانا درست ہے جو رشد کے اوپر بھی جیسے مثال مین گزرا اور استمراری کے

یعنی ہمیشہ کے ہین ماضی استمراری سے فعل کے معنی کی ہمیشگی زمانہ گزشتہ مین
دریافت ہوتی ہے یعنی پالتا تھا وہ ہمیشہ زمانہ گزشتہ مین اور
کبھی ماضی استمراری کے آخر یائے مجہول بھی زیادہ کرتے ہین اور کہتے
ہین سے پروردے ❊

ماضی شکیہ وہ ماضی ہے کہ اُس سے کیے ہوئے کام کا شک دریافت ہوتا ہے
وہ ماضی اگر بنایا چاہو تو آخر ماضی مطلق کے فتحہ دیکر ہاے مختفی اور لفظ باشد زیادہ
کرو اور اُسکے ترجمے کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمہ کے آخر ہوگا زیادہ کرو جیسے
پرورده باشد پالا ہوگا اُس نے نپرورده باشد نپالا ہوگا اُس نے پرورده شده باشد
پالا گیا ہوگا وہ نپرورده شده باشد نہ پالا گیا ہوگا وہ ❊

ماضی تمنی اگر بنایا چاہو تو ماضی مطلق کے آخر یائے مجہول زیادہ کرو اُسکے
ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر سے الف یا لفظ آیا دور کرکے
لفظ تا بنا سے ثناة فوقانی زیادہ کرو جیسے پروردے پالتا وہ نپروردی
نہ پالتا وہ پرورده شدے پالا جاتا وہ نپرورده شدی نہ پالا جاتا وہ اور
جیسے شستے دھوتا وہ آمدے آتا وہ ❊

پوشیدہ نرہے تمنی کے معنی ہین آرزو کے اگر یہ ماضی بعد اگر کے
معنی کے واقع ہو تو معنی آرزو کے حاصل ہوتے ہین جیسے زید اگر پروردے چہ شدے
زید اگر پالتا کیا ہوتا اگر بعد اگر کے واقع نہو تو ماضی استمراری کے معنی پائے
جاوینگے یہ بات محاورے مین ظاہر ہے ❊

ماضی معطوفہ وہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر فتحہ دے کی ہائے مختفی لگاوین اور

بعد اُسکے ایک فعل اور ذکر کرین گو یا یہ ہائے مختفی واو عطف کے معنی مین ہے واو عطف
کا ترجمہ ہندی مین لفظ اور ہے جیسے پرورده رفت ترجمہ اسکا پالکے گیا یعنی پالا اور
گیا اس ماضی کی گردان نہین سوا اسکے اور ماضیون کی چار چار گردانین ہین پہلی
گردان اثبات معروف کی دوسری نفی معروف کی تیسری اثبات مجہول
کی چوتھی نفی مجہول کی ہر ایک گردان مین سوا ماضی تمنی کے چھ چھ صیغے ہوتے ہین
پہلا صیغہ واحد غائب کا علامت واحد غائب کی لفظ مین ظاہر نہین مگر اِس
صیغے مین او پوشیده ہے کہ جسکے معنی وه یا اُسنے جیسے رفت گیا وه
پرورد پالا اُس نے دوسرا صیغہ جمع غائب کا علامت اُسکی ند جیسے
پروردند پالا اُنھون نے تیسرا صیغہ واحد حاضر کا علامت اُسکی ی معروف
جیسے پروردی پالا تو نے چوتھا صیغہ جمع حاضر کا علامت اُسکی ید بیائے مجہول
جیسے پروردید پالا تم نے پانچوان صیغہ واحد متکلم کا علامت اُسکی م جیسے پروردم
پالا مین نے متکلم کہتے ہین بات کرنے والے کو چھٹا صیغہ متکلم مع الغیر کا
متکلم مع الغیر وه بات کرنیوالا ہے کہ اُسکے ساتھ اور بھی کوئی شریک ہو
علامت اُسکی یم بیائے مجہول جیسے پروردیم پالا ہمنے ◆

پوشیده نرہے کہ یہ کلے علامتون کے جب کہ صیغے سے متصل
ہوتے ہین اگر صیغے کے آخر ہائے مختفی ہو تو الف کو زائد کرتے ہین جیسے
پرورده پرورده اند پروردهٔ پرورده اید پرورده ام پرورده ایم ورنہ نہین
جیسے مذکور ہوا ◆

مختفی نرہے کہ رسم خط فارسی کا یہ ہے کہ اگر کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو

اور ی علامت واحد حاضر کی اُسکے ساتھ لگاتین تو لفظ ہی نہین لکھتے ایک ہمزہ ہائے مختفی پر لکھ کے ای پڑھتے ہین جیسے گزرا اور ماضی تمنی کی گردان مین تین صیغے ہین واحد غائب کا - جمع غائب کا - واحد متکلم کا ٭

فعل مستقبل بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے جب لفظ خواہد ماضی مطلق کے اوپر لاوگے فعل مستقبل بنجائیگا اور ترجمہ اسکا بھی ماضی مطلق کے ترجمہ سے بنتا ہے جبکہ اُسکے آخر سے الف کو یائے مجہول سے بدل کے گا بکاف فارسی زیادہ کرو ترجمہ مستقبل کا ہو جائیگا جیسے پرور کا ترجمہ تھا پالے خواہد پرورد کا ترجمہ ہوا پالیگا ٭

پوشیدہ نرہے کہ مستقبل مین صیغہ ماضی مطلق کا مسلم رہتا ہی اور کلمی علامتون کے خواہد کی دال دور کرکے آخر کو لگاتے ہین جیسے خواہد پرورد خواہند پرورد خواہی پرورد خواہید پرورد خواہم پرورد خواہیم پرورد - ترجمہ انکا صیغون کا گردانون کی جدول سے معلوم ہوگا اور مبتدی کے یاد کرنے واسطے یہ مقدمات نظم مین لکھے جاتے ہین ٭

نظم

فارسی اور ہندی اور تازی ہین یار	جڑ ہے سب فعلون کی مصدر آشکار
فارسی مصدر کا جانو یہ نشان	آخر اُسکے تن ہے یا دن میری جان
مصدر ہندی کا سن لے یہ پتا	آخر اُسکے ہے مقرر لفظ نا
فارسی مصدر سے پہلے تو بنا	ماضی مطلق مین دیتا ہون بتا
آخر مصدر سے نون کو تو اٹھا	نون کے ماقبل کی حرکت مٹا

ماضی مطلق کا پایا جب کہ ڈھب ۔ پھر اُسی سے تو بنا افعال سب
آخر اُسکے سن تے لا ای حبیب ۔ یا فقط د تا کہ ہو ماضی قریب
بود لا آخر کو بڑھ ماضی بعید ۔ شکیہ ہوتی ہے باشد سے سن پدید
ماضی استمراری اب سے تو بنا ۔ ہے کو اُسپر یا ہے اس پر تو لا
یاے مجہول اُسکے آخر تو لگا ۔ صیغۂ ماضی تمنی کو بنا
خواہد اُس پر لا کے مستقبل بنا ۔ اُسکو ثابت رکھ تو خواہد کو پھرا
مصدر ہندی سے بھی افعال سب ۔ بنتے ہین اب سیکھ لے تو جیسے ڈھب
ماضی مطلق کو تو اوّل بنا ۔ آخر مصدر سے نا کو تو اُڑا
گر الف یا واو آخر ہو تو یا ۔ ورنہ آخر کو الف اُسکے لگا
ماضی مطلق سے باقی فعل سب ۔ بنتے ہین ہندی مین بھی ای لعل لب
ہے لگا آخر کو از بہر قریب ۔ تھا لگا بہر بعید اے بانصیب
ماضی شکیہ پہ ہوگا بڑھا ۔ ماضی استمراری اب تو یون بنا
آخر مطلق بڑھا تھا سو گھٹا ۔ لفظ تا تھا اُسکے آخر کو لگا
صیغۂ ماضی تمنی یون بنا ۔ تھا کو استمراری مین سے تو مٹا

پھر مستقبل الف سے لیے بنا
لیک مجہول اور آخر گا لگا

ادا

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	پرورد	پروروند	پروردی	پرورید	پروردم	پروردیم
ترجمہ	پالا اُس نے	پالا اُنہون نے	پالا تو نے	پالا تمنے	پالا مین نے	پالا ہم نے
نفی فعل ماضی مطلق معروف	نپرورد	نپروروند	نپروردی	نپرورید	نپروردم	نپروردیم
ترجمہ	نپالا اُس نے	نہ پالا اُنہون نے	نہ پالا تو نے	نہ پالا تم نے	نہ پالا مین نے	نہ پالا ہم نے
اثبات فعل ماضی مطلق مجہول	پرورده شد	پرورده شدند	پرورده شدی	پرورده شدید	پرورده شدم	پرورده شدیم
ترجمہ	پالا گیا وه	پالے گئے وه	پالا گیا تو	پالے گئے تم	پالا گیا مین	پالے گئے ہم
نفی فعل ماضی مطلق مجہول	نپرورده شد	نپرورده شدند	نپرورده شدی	نپرورده شدید	نپرورده شدم	نہ پرورده شدیم
ترجمہ	نہ پالا گیا وه	نہ پالے گئے وه	نہ پالا گیا تو	نہ پالے گئے تم	نہ پالا گیا مین	نہ پالے گئے ہم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	پروردست	پروردستند	پروردستی	پروردستید	پروردستم	پروردستیم
	پرورده	پرورده اند	پروردهٔ	پرورده اید	پرورده ام	پرورده ایم
ترجمہ	پالا ہے اُس نے	پالا ہے اُنہون نے	پالا ہے تو نے	پالا ہے تم نے	پالا ہے مین نے	پالا ہے ہم نے
نفی فعل ماضی قریب معروف	نپروردست	نپروردستند	نپروردستی	نہ پروردستید	نہ پروردستم	نہ پروردستیم
	نپرورده	نپرورده اند	نپروردهٔ	نہ پرورده اید	نہ پرورده ام	نہ پرورده ایم
ترجمہ	نہین پالا اُس نے	نہین پالا اُنہون نے	نہین پالا تو نے	نہین پالا تم نے	نہین پالا مین نے	نہین پالا ہم نے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی قریب مجهول	پرورده شدست پرورده شده	پرورده شدستند پرورده شده اند	پرورده شدستی پرورده شدهٔ	پرورده شدستید پرورده شده اید	پرورده شدستم پرورده شده ام	پرورده شدستیم پرورده شده ایم
ترجمه	پالا گیا ہے وہ	پالے گئے ہین وہ	پالا گیا ہے تو	پالے گئے ہو تم	پالا گیا ہون مین	پالے گئے ہین ہم
نفی فعل ماضی قریب مجهول	نپرورده شدست نه پرورده شده	نه پرورده شدستند نپرورده شدستند	نه پرورده شدستی نه پرورده شدهٔ	نپرورده شدستید نه پرورده شده اید	نه پرورده شدستم نپرورده شده ام	نه پرورده شدستیم نپرورده شده ایم
ترجمه	نہ پالا گیا ہے وہ	نہ پالے گئے ہین وہ	نہ پالا گیا ہے تو	نہ پالے گئے ہو تم	نہ پالا گیا ہون مین	نہ پالے گئے ہین ہم
اثبات فعل ماضی بعید معروف	پرورده بود	پرورده بودند	پرورده بودی	پرورده بودید	پرورده بودم	پرورده بودیم
ترجمه	پالا تھا اُس نے	پالا تھا اُنہون نے	پالا تھا تو نے	پالا تھا تم نے	پالا تھا مین نے	پالا تھا ہم نے
نفی فعل ماضی بعید معروف	نه پرورده بود	نه پرورده بودند	نه پرورده بودی	نه پرورده بودید	نه پرورده بودم	نه پرورده بودیم
ترجمه	نہ پالا تھا اُس نے	نہ پالا تھا اُنہون نے	نہ پالا تھا تو نے	نہ پالا تھا تم نے	نہ پالا تھا مین نے	نہ لاتھا ہمنے
اثبات فعل ماضی بعید مجهول	پرورده شده بود	پرورده شده بودند	پرورده شده بودی	پرورده شده بودید	پرورده شده بودم	پرورده شده بودیم
ترجمه	پالا گیا تھا وہ	پالے گئے تھے وہ	پالا گیا تھا تو	پالے گئے تھے تم	پالا گیا تھا مین	پالے گئے تھے ہم
نفی فعل ماضی بعید مجهول	نه پرورده شده بود	نه پرورده شده بودند	نه پرورده شده بودی	نه پرورده شده بودید	نه پرورده شده بودم	نه پرورده شده بودیم
ترجمه	نہ پالا گیا تھا وہ	نہ پالے گئے تھے وہ	نہ پالا گیا تھا تو	نہ پالے گئے تھے تم	نہ پالا گیا تھا مین	نہ پالے گئے تھے ہم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	می پرورد	می پروردند	می پروردی	می پروردید	می پروردم	می پروردیم
	همی پرورد	همی پروردند	همی پروردی	همی پروردید	همی پروردم	همی پروردیم
ترجمه	پالتا تھا وہ	پالتے تھے وہ	پالتا تھا تو	پالتے تھے تم	پالتا تھا میں	پالتے تھے ہم
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمی پرورد	نمی پروردند	نمی پروردی	نمی پروردید	نمی پروردم	نمی پروردیم
ترجمه	نہ پالتا تھا وہ	نہ پالتے تھے وہ	نہ پالتا تھا تو	نہ پالتے تھے تم	نہ پالتا تھا میں	نہ پالتے تھے ہم
اثبات فعل ماضی استمراری مجهول	پرورده می شد	پرورده می شدند	پرورده می شدی	پرورده می شدید	پرورده می شدم	پرورده می شدیم
	می پرورده شد	می پرورده شدند	می پرورده شدی	می پرورده شدید	می پرورده شدم	می پرورده شدیم
ترجمه	پالا جاتا تھا وہ	پالے جاتے تھے وہ	پالا جاتا تھا تو	پالے جاتے تھے تم	پالا جاتا تھا میں	پالے جاتے تھے ہم
نفی فعل ماضی استمراری مجهول	نه پرورده می شد	نه پرورده می شدند	نه پرورده می شدی	نه پرورده می شدید	نه پرورده می شدم	نه پرورده می شدیم
	نمی پرورده شد	نمی پرورده شدند	نمی پرورده شدی	نمی پرورده شدید	نمی پرورده شدم	نمی پرورده شدیم
ترجمه	نہ پالا جاتا تھا وہ	نہ پالے جاتے تھے وہ	نہ پالا جاتا تھا تو	نہ پالے جاتے تھے تم	نہ پالا جاتا تھا میں	نہ پالے جاتے تھے ہم
اثبات فعل ماضی شکیه معروف	پرورده باشد	پرورده باشند	پرورده باشی	پرورده باشید	پرورده باشم	پرورده باشیم
ترجمه	پالا ہوگا اس نے	پالا ہوگا انہوں نے	پالا ہوگا تو نے	پالا ہوگا تم نے	پالا ہوگا میں نے	پالا ہوگا ہم نے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نفی فعل ماضی شکیه معروف	نه پرورده باشد	نه پرورده باشند	نه پرورده باشی	نه پرورده باشید	نه پرورده باشم	نه پرورده باشیم
ترجمه	نہ پالا ہوگا اُس نے	نہ پالا ہوگا اُنہوں نے	نہ پالا ہوگا تو نے	نہ پالا ہوگا تم نے	نہ پالا ہوگا میں نے	نہ پالا ہوگا ہم نے
اثبات فعل ماضی شکیه مجهول	پرورده شده باشد	پرورده شده باشند	پرورده شده باشی	پرورده شده باشید	پرورده شده باشم	پرورده شده باشیم
ترجمه	پالا گیا ہوگا وہ	پالے گئے ہونگے وہ	پالا گیا ہوگا تو	پالے گئے ہوگے تم	پالا گیا ہونگا میں	پالے گئے ہونگے ہم
نفی فعل ماضی شکیه مجهول	نه پرورده شده باشد	نه پرورده شده باشند	نه پرورده شده باشی	نه پرورده شده باشید	نه پرورده شده باشم	نه پرورده شده باشیم
ترجمه	نہ پالا گیا ہوگا وہ	نہ پالے گئے ہونگے وہ	نہ پالا گیا ہوگا تو	نہ پالے گئے ہوگے تم	نہ پالا گیا ہونگا میں	نہ پالے گئے ہونگے ہم
اثبات فعل ماضی تمنی معروف	پروردے	پروردندے			پروردمی	
ترجمه	پالتا وہ	پالتے وہ			پالتا میں	
نفی فعل ماضی تمنی معروف	نه پروردے	نه پروردندے			نه پروردمے	
ترجمه	نہ پالتا وہ	نہ پالتے وہ			نہ پالتا میں	

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی تمنی مجهول	پرورده شدے	پرورده شدندے			پرورده شدمے	
ترجمه	پالا جاتا وه	پالے جاتے وه			پالا جاتا مین	
نفی فعل ماضی تمنی مجهول	نه پرورده شدے	نه پرورده شدندے			نه پرورده شدمے	
	پرورده نشدے	پرورده نشدندے			پرورده نشدمے	
ترجمه	نه پالا جاتا وه	نه پالے جاتے وه			نه پالا جاتا مین	
اثبات فعل مستقبل معروف	خواهد پرورد	خواهند پرورد	خواهی پرورد	خواهید پرورد	خواهم پرورد	خواهیم پرورد
ترجمه	پالے گا وه	پالین گے وه	پالے گا تو	پالوگے تم	پالون گا مین	پالین گے هم
نفی فعل مستقبل معروف	نخواهد پرورد	نخواهند پرورد	نخواهی پرورد	نخواهید پرورد	نخواهم پرورد	نخواهیم پرورد
ترجمه	نه پالے گا وه	نه پالین گے وه	نه پالے گا تو	نه پالوگے تم	نه پالون گا مین	نه پالین گے هم
اثبات فعل مستقبل مجهول	پرورده خواهد شد	پرورده خواهند شد	پرورده خواهی شد	پرورده خواهید شد	پرورده خواهم شد	پرورده خواهیم شد
ترجمه	پالا جاویگا وه	پالے جاوینگے وه	پالا جاوے گا تو	پالے جاوگے تم	پالا جاون گا مین	پالے جائینگے هم
نفی فعل مستقبل مجهول	نه پرورده خواهد شد	نه پرورده خواهند شد	نه پرورده خواهی شد	نه پرورده خواهید شد	نه پرورده خواهم شد	نه پرورده خواهیم شد
ترجمه	نه پالا جاویگا وه	نه پالے جاوینگے وه	نه پالا جاویگا تو	نه پالے جاوگے تم	نه پالا جاون گا مین	نه پالے جائینگے هم

مضارع بنتا ہے ماضی مطلق سے اثبات سے اثبات بنتا ہے اور نفی سے نفی اور معروف معروف اور مجہول سے مجہول اسطرح سے کہ ماضی مطلق کے آخر کا حرف دور کرکے جونسا صیغہ مضارع کا بنانا ہو اُس صیغے کی علامت آخر کو لگائیں اور جس علامت کے سرے پہ یائے تحتانی ہو اُسکے ماقبل کو کسرہ دیں اور جس علامت کے سرے پہ یائے تحتانی نہو اُسکا ماقبل مفتوح کریں حروف علامت کے اور مقام فتحہ کا اور کسرہ کا اِس جدول سے دریافت کرو جدول یہ ہے ؛

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
حرف علامت کہ آخر مضارع آرند	د دال مہملہ ساکن	ند نون ساکن و دال مہملہ موقوف	ی یائے تحتانی معروف	ید یائے مجہول و دال موقوف	م میم ساکن	یم یائے مجہول و میم موقوف
حرکت ماقبل حرف علامت	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ	کسرہ
مثال ہر یک	پرورد	پرورند	پروری	پرورید	پرورم	پروریم

جب مضارع بناتے ہیں تو ماضی مطلق کے آخر کے ماقبل کا حرف اِن گیارہ حرفون مین سے ایک ہوتا ہے کہ جمع ہین وہ حروف اس ترکیب مین **شتر فہم از سخن** کے اور وہ حرف مضارع مین ایک اور حرف سے کبھی بدل ہوتا ہے اور کبھی دو حرفون سے بدل ہوتا ہے اور کبھی اُسکے بعد ایک اور حرف زیادہ کرتے ہین جیسے چید سے چیند اور کبھی اُسی حرف کو حرکت دیکر مسلم رکھتے ہین اور کبھی حذف کرتے ہین اس بدل کرنے کا اور ایک حرف زائد کرلینے کا اور مسلم رکھنے کا اور حذف کرنے کا قاعدہ کلیہ نہین اسی سبب سے مضارع بنانا مبتدی کو دشوار ہے اور سوائے اِسکے بعضے مصدرونکا مضارع آتا ہی نہین اسلئے آسانی کے ہر ایک مصدر کے ساتھہ جسکا مضارع آتا ہے مضارع اُسکا بھی لکھدیا ہے اور اِن حرفون کے

بدل ہوے اور دیگر تغیرات کی مثالیں اس جدول سے دریافت کرو جدول یہ ہے

حرف ماقبل آخر ماضی	بدل حرف مذکور در مضارع و دیگر تغیرات	صیغہ ماضی	صیغہ مضارع
خ	ز معجمہ	افروخت۔ سوخت	افروزد۔ سوزد
	س مہملہ	شناخت	شناسد
	ش معجمہ	فروخت	فروشد
ش معجمہ	ر مہملہ	کاشت۔ گماشت	کارد۔ گمارد
	ر مہملہ و د مہملہ	گشت	گردد
	س مہملہ و ی	نوشت	نویسد
	ل	ہشت	ہلد
	مسلم بعد تحریک	کشت	کشد
ف	ب موحدہ	کوفت	کوبد
	ی مع قلب بکافی	گرفت	گیرد
	و	رفت	رود
	و و ب موحدہ	رُفت	روبد
	و و ی	گفت	گوید
	س و پ	خفت	خسپد
د مہملہ	آ و ی	فرمود	فرماید
	مسلم بعد تحریک	بُوَد	بود
	آ و ش معجمہ	بود	باشد
ا	ہ	داد	دہد
	محذوف	نہاد۔ فتاد	نہد۔ فتد
ر مہملہ	ن	کرد	کند
	مسلم بعد تحریک	بُرد۔ خورد	برد۔ خورد
م	ے	آمد	آید

حرف ماقبل آخر ماضی	بدل حرف مذکور در مضارع و دیگر تغیرات	صیغہ ماضی	صیغہ مضارع
س مہملہ	ہ	رست	رہد
	و ی	شست	شوید
	یاے تحتانی	آراست	آراید
	ن	شکست	شکند
	ن و د مہملہ	بست - پیوست	بندد - پیوندد
	ز معجمہ	برخاست	برخیزد
	ل	گسست	گسلد
ذ معجمہ	زیادتی ن	زد	زند
ن	مسلم بعد تحریک	راند	راند
ی	مسلم بعد تحریک	رید	رید
	محذوف	کشید	کشد

جو ماضی دو حرفی ہو اُسکے مضارع مین ایک حرف زیادہ کرتے ہین جیسے زد کا مضارع زند ہے اور شد کا مضارع شود شد اصل مین شُد تھا معروف تھا مضارع اصل سے بنایا شود ہوا اسی قیاس پر پرورده شد ماضی مجہول تھا مضارع مجہول ہوا پرورده شود اس مضارع کا ترجمہ بھی ماضی کے ترجمے سے حاصل ہوتا ہے جبکہ ماضی معروف کے ترجمے کے آخر سے الف دور کرکے یائے مجہول لگادین ترجمہ مضارع معروف کا ہو جاویگا جیسے پرورد ماضی کا ترجمہ پالا پرورد مضارع کا ترجمہ پالے اور مضارع مجہول کے ترجمہ کیواسطے ماضی مطلق مجہول کے ترجمے کے آخر بجاے لفظ گیا کے لفظ جاوے ملادو جیسے پرورده شد ماضی مجہول کا ترجمہ پالا گیا پرورده شود مضارع مجہول کا ترجمہ پالا جاوے

شدید ہ نہ ہے کہ فارسی مین دال ساکن آخر مین اور ماقبل اُسکا مفتوح اور ہندی

یائے مجہول آخر مین علامت مضارع کی ہے جسطرح سے بائے موحدہ زائد ماضی پر آتی ہی اسیطرح اور انہین حرفون سے مضارع پربھی آتی ہے جیسے بپرورد بچیند بگوید

فعل حال بنایا چاہو تو فعل مضارع کے اوپر لفظ می یا ہمے زیادہ کرد اور مجہول مین لفظ می شود کے اوپر لاؤ جیسے می پرورد فعل حال معروف ہوا اور پرورده میشود فعل حال مجہول ہی اور ترجمہ فعل حال مضارع کی ترجمے سی بنتا ہے کہ آخر سی یائے مجہول دور کرکی لفظ تا ہے زیادہ کرین اور فارسی مین لفظ ہمے مضارع کے اوپر اور ہندی مین تا ہے آخر مین علامت حال کی ہے

امر حاضر مضارع حاضر سے اور ترجمہ امر حاضر کا مضارع حاضر کے ترجمے سے بنتا ہی جبکہ مضارع حاضر سے اور اسکی ترجمہ سے آخر کا حرف اور اسکے ماقبل کی حرکت دور کروگے امر حاضر اور ترجمہ امر حاضر کا بنجائیگا جیسے پروری اور بپروری سی پرور اور بپرور اور ترجمہ اسکا پالے تو سی پال تو اسیطرح سی زنی اور بزنی سے زن بزن اور گوئی بگوئی سے گو بگو اور کبھی لفظ درا اور برا در سے بھی امر حاضر معروف کے اوپر لاتے ہین اور کہتی ہین درساز برافگن می افگن سے افگن لیکن اس درا اور برا در سے کو معنی مین کچھ دخل نہین افگن اور برافگن کے معنی ایک ہین امر حاضر مجہول پرورده شو کہ بنا ہی پرورده شوی مضارع مجہول سے ترجمہ اسکا ہے پالا جا تو

نہی حاضر بنایا چاہو تو امر حاضر کے اوپر میم مفتوح نہی کا لگا دو اور نہی حاضر مجہول مین لفظ شو کے اوپر جیسے مپرور اور مپرورده مشو کہ اصل مین پرور اور پرورده شو تھا اور انکی ترجمہ کیواسطے امر کے ترجمہ کے اوپر نا مفتوح لگا دینا چاہیے جیسے پال سے نہ پال اور پالا جا سی نہ پالا جا

امر غائب بعینہ اثبات فعل مضارع غائب ہے

نہی غائب بعینہ نفی فعل مضارع غائب ہے کیا معروف کیا مجہول بعضی وقت امر غائب اور نہی غائب کے اوپر ایک لفظ آ یا الفاظ بعضی لاتی ہین وہ لفظ یہ ہین گو کہ باید کہ لازم کہ مناسب کہ اور مانند انکے

جداول گردانهاے فعل مضارع وفعل حال وامر ونہی

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل مضارع معروف	پرورد - بپرورد	پرورند - بپرورند	پروری - بپروری	پرورید - بپرورید	پرورم - بپرورم	پروریم - بپروریم
ترجمہ	پالے وہ	پالین وہ	پالے تو	پالو تم	پالون مین	پالین ہم
نفی فعل مضارع معروف	نپرورد	نپرورند	نپروری	نپرورید	نپرورم	نپروریم
ترجمہ	نہ پالے وہ	نہ پالین وہ	نہ پالے تو	نہ پالو تم	نہ پالون مین	نہ پالین ہم
اثبات فعل مضارع مجہول	پرورده شود	پرورده شوند	پرورده شوی	پرورده شوید	پرورده شوم	پرورده شویم
ترجمہ	پالا جاوے وہ	پالے جاوین وہ	پالا جاوے تو	پالے جاؤ تم	پالا جاؤن مین	پالے جاوین ہم
نفی فعل مضارع مجہول	نپرورده شود - پرورده نشود	نپرورده شوند	نپرورده شوی	نپرورده شوید	نپرورده شوم	نپرورده شویم
ترجمہ	نہ پالا جاوے وہ	نہ پالے جاوین وہ	نہ پالا جاوے تو	نہ پالے جاؤ تم	نہ پالا جاؤن مین	نہ پالے جاوین ہم۔

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل حال معروف	می‌پرورد - همی پرورد	می‌پرورند - همی پرورند	می‌پروری - همی پروری	می‌پرورید - همی پرورید	می‌پرورم - همی پرورم	می‌پروریم - همی پروریم
ترجمه	پالتا ہے وہ	پالتے ہین وہ	پالتا ہے تو	پالتے ہو تم	پالتا ہون مین	پالتے ہین ہم
نفی فعل حال معروف	نمی‌پرورد	نمی‌پرورند	نمی‌پروری	نمی‌پرورید	نمی‌پرورم	نمی‌پروریم
ترجمه	نہین پالتا ہے وہ	نہین پالتے ہین وہ	نہین پالتا ہے تو	نہین پالتے ہو تم	نہین پالتا ہون مین	نہین پالتے ہین ہم
اثبات فعل حال مجهول	پرورده میشود	پرورده میشوند	پرورده میشوی	پرورده میشوید	پرورده میشوم	پرورده میشویم
ترجمه	پالا جاتا ہے وہ	پالے جاتے ہین وہ	پالا جاتا ہے تو	پالے جاتے ہو تم	پالا جاتا ہون مین	پالے جاتے ہین ہم
نفی فعل حال مجهول	پرورده نمی‌شود	پرورده نمی‌شوند	پرورده نمی‌شوی	پرورده نمیشوید	پرورده نمیشوم	پرورده نمیشویم
ترجمه	نہین پالا جاتا ہی تو	نہین پالے جاتے ہین وہ	نہین پالا جاتا ہے تو	نہین پالے جاتے ہو تم	نہین پالا جاتا ہون مین	نہین پالے جاتے ہین ہم

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر معروف	پرور ـ بپرور	پرورید ـ بپرورید		
ترجمہ	پال تو	پالو تم		
فعل امر حاضر مجہول	پرورده شو	پرورده شوید		
ترجمہ	پالا جا تو	پالے جاؤ تم		
فعل امر غائب معروف	باید کہ بپرورد	باید کہ بپرورند	باید کہ بپرورم	باید کہ بپروریم
ترجمہ	چاہیے کہ پالے وہ	چاہیے کہ پالیں وہ	چاہیے کہ پالوں میں	چاہیے کہ پالیں ہم
فعل امر غائب مجہول	باید کہ پرورده شود	باید کہ پرورده شوند	باید کہ پرورده شوم	باید کہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جاوے وہ	چاہیے کہ پالیں جاویں وہ	چاہیے کہ پالا جاؤں میں	چاہیے کہ پالے جاویں ہم
فعل نہی حاضر معروف	مپرور	مپرورید		
ترجمہ	نہ پال تو	نہ پالو تم		
فعل نہی حاضر مجہول	پرورده مشو	پرورده مشوید		
ترجمہ	نہ پالا جا تو	نہ پالے جاؤ تم		
فعل نہی غائب معروف	باید کہ نپرورد	باید کہ نپرورند	باید کہ نپرورم	باید کہ نپروریم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالے وہ	چاہیے کہ نہ پالیں وہ	چاہیے کہ نہ پالوں میں	چاہیے کہ نہ پالیں ہم
فعل نہی غائب مجہول	باید کہ نپرورده شود	باید کہ نپرورده شوند	باید کہ نپرورده شوم	باید کہ نپرورده شویم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالا جاوے وہ	چاہیے کہ نہ پالے جاویں وہ	چاہیے کہ نہ پالا جاؤں میں	چاہیے کہ نہ پالے جاویں ہم

امر استمراری ماضی شکیہ سے بنتا ہے جسطرح کہ وہ امر مضارع سے بنا اس کو بھی اسیطرح ماضی شکیہ سے بناؤ ماضی شکیہ حاضر کا صیغہ تھا پروردہ باشی امر حاضر استمراری ہوا پروردہ باش اور اسکے ترجمہ کیواسطے امر کے ترجمہ کے آخر لفظ تارہ لگاؤ جیسے امر تھا پرور اور اسکا ترجمہ پال تو امر استمراری کا ترجمہ ہوا پالتا رہ تو

نہی استمراری کے بنانے کے واسطے امر استمراری کے **باش** کے اوپر میم نہی کا مفتوح لگاؤ جیسے پروردہ مباش اسکا ترجمہ نہ پالتا رہ تو

پوشیدہ نرہے کہ کبھی امر استمراری کے اوپر لفظ می بھی آتا ہے جیسے می پروردہ باش

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر معروف استمراری	پرورده باش مے پرورده باش	پرورده باشید مے پرورده باشید		
ترجمہ	پالتا رہ تو	پالتے رہو تم		
فعل امر حاضر مجہول استمراری	پرورده شده باش	پرورده شده باشید		
ترجمہ	پالا جاتا رہ تو	پالے جاتے رہو تم		
فعل امر غائب معروف استمراری	باید کہ پرورده باشد	باید کہ پرورده باشند	باید کہ پرورده باشم	باید کہ پرورده باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ پالتا رہے وہ	چاہیے کہ پالتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالتا رہوں میں	چاہیے کہ پالتے رہیں ہم
فعل امر غائب مجہول استمراری	باید کہ پرورده شده باشد	باید کہ پرورده شده باشند	باید کہ پرورده شده باشم	باید کہ پرورده شده باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جاتا رہے وہ	چاہیے کہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالا جاتا رہوں میں	چاہیے کہ پالے جاتے رہیں ہم
نہی حاضر معروف استمراری	پرورده مباش	پرورده مباشید		
ترجمہ	نہ پالتا رہ تو	نہ پالتے رہو تم		
نہی حاضر مجہول استمراری	پرورده شده مباش	پرورده شده مباشید		
ترجمہ	نہ پالا جاتا رہ تو	نہ پالے جاتے رہو تم		
نہی غائب معروف استمراری	باید کہ نپرورده باشد	باید کہ نپرورده باشند	باید کہ نپرورده باشم	باید کہ نپرورده باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالتا رہے وہ	چاہیے کہ نہ پالتے رہیں وہ	چاہیے کہ نہ پالتا رہوں میں	چاہیے کہ نہ پالتے رہیں ہم
نہی غائب مجہول استمراری	باید کہ نپرورده شده باشد	باید کہ نپرورده شده باشند	باید کہ نپرورده شده باشم	باید کہ نپرورده شده باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالا جاتا رہے وہ	چاہیے کہ نہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیے کہ نہ پالا جاتا رہوں میں	چاہیے کہ نہ پالے جاتے رہیں ہم

اسم فاعل بنایا چاہو تو امر حاضر معروف کے آخر کسرہ دیکر ندہ بنون ساکن زیادہ کرو جیسے امر حاضر معروف تہا پرور اسم فاعل ہوا پرورندہ اُسکے ترجمے کے واسطے مصدر کے ترجمے کے آخر کا الف یائے مجہول سے بدل کر کے لفظ والا اُسکے بعد لاؤ جیسے پروردن مصدر کا ترجمہ ہے پالنا پرورندہ اسم فاعل کا ترجمہ ہوا پالنے والا اور اگر اسم فاعل کی جمع بنایا چاہو تو آخر کی ہائے مختفی کو کاف فارسی سے بدل کر کے الف اور نون جمع کا بعد اُسکے زیادہ کرو اور اسکے ترجمے کیواسطے واحد کے ترجمے کے آخر کا الف یائے مجہول سے بدل کرو جیسے پرورندہ پالنے والا پرورندگان یا پرورندہا پالنے والے +

اسم مفعول بنایا چاہو تو ماضی مطلق معروف کے آخر ہائے مختفی زیادہ کرو اور اُسکے ترجمے کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر لفظ ہُوا لگادو اگر اسم مفعول کی جمع بنایا چاہو تو آخر کی ہائے مختفی کاف فارسی سے بدل کر کے الف اور نون جمع کا آخر کو زیادہ کرو اور جمع کے ترجمہ کیواسطے واحد کے ترجمے کے دونوں کلمون کے آخر جو الف ہے اُسکو یائے مجہول سے بدل ڈالو جیسے پرورده پالا ہوا پرورگان پالے ہوئے

پوشیدہ نرہے کہ عربی مین فعل لازم کا اسم مفعول نہین آتا مگر فارسی مین لازم کا اسم مفعول آتا ہے جیسے رفتہ گیا ہوا رفتگان گئے ہوئے +

اسم تفضیل صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ آخر اُسکے لفظ تر ہوتا ہے اور ترجمہ اُسکا بھی ترجمہ اسم فاعل کا ہے کہ اُسکے اوپر لفظ **زیادہ** زیادہ کرتے ہین جیسے پرورندہ تر زیادہ پالنے والا اور اُسکی جمع کیواسطے آخر کو الف اور نون

زیادہ کرتے ہین جیسے پرورندہ تران زیادہ پالنے والے *

اسم ظرف صیغہ مصدر کا ہے کہ آخر اُسکے **گاہ** بکاف فارسی زیادہ ہو اور گاہ کا ترجمہ وقت اور جگہہ ہو جیسے پروردنگاہ پالنے کی جگہہ اور پالنی کا وقت *

اسم حال صیغہ امر کا ہے کہ اُسکے آخر الف اور نون ہے اور اُسکا ترجمہ بھی امر کا ترجمہ ہے کہ آخر اُسکے **تا ہوا** ہے جیسے پروران پالتا ہوا *

فصل در شناختن فعل لازم و متعدی و متعدی کردن لازم و متعدی المتعدی کردن متعدی

یاد رکھو کہ آوردن اور بردن اور بودن یہ تینون مصدر اور ان تینون کے افعال متعدی ہین اور سوا اِن تینون کے جس مصدر کی ماضی مطلق کے ترجمے مین لفظ نے آوے اُس مصدر کو اور اُسکے افعال کو متعدی جانو جیسے زد زید عمرو را زید نے مارا عمرو کو پرورد عمرو بالا عمرو نے پس زدن اور پروردن اور اُنکے افعال متعدی ہین کہ اُنکے ماضی مطلق کے ترجمے مین لفظ نے آیا اور جس مصدر کی ماضی مطلق کے ترجمے مین لفظ نے نہ آوے اُس مصدر کو اور اُسکے افعال کو لازم سمجھو جیسے رفت زید گیا زید خفت عمرو سو یا عمرو پس رفتن اور خفتن لازم ہین کہ اُنکے ماضی مطلق کے ترجمے مین لفظ نے نہین آیا *

فائدہ متعدی فاعل اور مفعول دونو کو چاہتا ہے کس واسطے کہ جبتک فعل متعدی کے فاعل اور مفعول نہون تو بات پوری نہین ہوتی جیسے زد زید عمرو را مارا زید نے عمرو کو زد فعل متعدی زید اُسکا فاعل ہے اور عمرو مفعول ہو فعل متعدی کی فاعل اور مفعول جو مذکور ہوئے تو بات پوری ہوئی اور فعل لازم فقط فاعل کو چاہتا ہے

مفعول کو نہین چاہتا ہے کسواسطے کہ فعل لازم کے ساتھہ جو فاعل اُسکا مذکور کرتی ہین تو بات پوری ہو جاتی ہے جیسے رفت زید گیا زید رفت فعل لازم زید اُسکا فاعل فعل لازم جو فاعل کے ساتھہ ملا تو بات پوری ہوئی اگر مصدر لازم کو متعدی بنایا چاہو تو مصدر لازم کے امر حاضر معروف کے آخر فتحہ دیکے الف اور نون غنہ یا الف اور نون اور یائے معروف زیادہ کرکے دن علامت مصدر کی لگا دو مصدر متعدی ہو جائیگا اور اُسکے سب فعل متعدی ہونگے جیسے ترسیدن مصدر لازم تھا اور اُسکا امر حاضر معروف ترس اُسکے آخر الف اور نون غنہ اور لفظ دن زیادہ کیا ترساندن ہوا اگر الف اور نون کے بعد یائے معروف بھی لائے تو ترسانیدن ہوا پس ترساندن اور ترسانیدن دونو مصدر متعدی ہین — اور متعدی مصدر کا ترجمہ اُسکے لازم مصدر کے امر کے ترجمے سے بنتا ہے اسطرح سے کہ آخر اُسکے الف اور لفظ نا کہ علامت مصدر کی ہے زیادہ کرو جیسے ترس کا ترجمہ ڈر تھا ترساندن اور ترسانیدن کا ترجمہ ڈرانا اور اگر لازم امر کے آخر حرف علت کا ہو یعنی الف یا واو یا یائے تحتانی ہو اُسکو لام سے یا واو مفتوح سے بدلا چاہیے جیسے سرائیدن کا ترجمہ گانا سرایانیدن کا ترجمہ گوانا کاف فارسی کے بعد کا الف واو سے بدل ہوا شستن کا ترجمہ دھونا شویاندن اور شویانیدن کا ترجمہ دھلانا واو لام سے بدل ہوا اور دوختن اور دوزیدن کا ترجمہ سینا دوزاندن اور دوزانیدن کا ترجمہ سلانا یہان یائے تحتانی لام سے بدل ہوئی ہندی زبان والے موافق اپنے محاورے کے قیاس کرلین +

فصل در شناختن فاعل ہر فعل کہ در عبارت واقع شود

صیغہ واحد حاضر کا اور جمع حاضر کا اور واحد متکلم کا اور متکلم مع الغیر کا فعل با فاعل
ہے کہ انکا فاعل انکے ساتھ ہے حاضر کے دونون صیغون کا فاعل مخاطب ہے جیسے کردی
کیا تو نے کردید کیا تم نے لفظ **تو** اور **تم** فاعل ہے اور متکلم کے دونو صیغون کا فاعل
بات کرنیوالا ہے جیسے کردم کردیم کیا مین نے کیا ہم نے لفظ **مین** اور **ہم** فاعل ہے
ان چارون صیغونکا تو فاعل معلوم ہوا اب غائب کے دونون صیغون کا فاعل معلوم کیا
چاہیئے ان دونون صیغون مین سے جسکا فاعل معلوم کیا چاہو اُس صیغہ کے ترجمے
کے ساتھ لفظ **کون** یا **کس نے** ان دونون لفظون مین سے جونسا لفظ محاورہ
ہندی مین ٹھیک ہوتا ہو ملاؤ جونسا لفظ عبارت مین اُنکا جواب ہوسکے اُس لفظ کو
فاعل اُس فعل کا جانو جیسے رفت زید گیا زید جب ہمنے کہا کون گیا ہے یہی کہوگے
کہ زید پس زید فاعل ہے رفت کا اسیطرح سے زد زید مارا زید نے جب ہمنے کہا
کہ کس نے مارا یہی جواب دوگے کہ زید نے پس زید فاعل ہے زد کا از بسکہ فاعل کا ہونا
ضرور ہے جہان کہین فاعل لفظ مین ظاہر نہو ضمیر واحد غائب کی کہ ماضی کے صیغہ
واحد غائب مین پوشیدہ ہے اور وہ لفظ **او** ہے کہ جسکا ترجمہ وہ یا اُسنے ہے
وہی ضمیر فاعل ہوگی صیغہ واحد غائب مین اور صیغہ جمع غائب مین ضمیر جمع غائب
کی کہ لفظ **اند** ہے کہ ترجمہ اُسکا وے یا اُنہون نے ہے اُسی ضمیر کو صیغہ غائب کا
فاعل کہین گے جیسے رفت گیا وہ لفظ **وہ** فاعل ہے رفت کا اور جیسے رفتند گئے
وہ لفظ **وہ** فاعل ہے رفتند کا واحد غائب کا فاعل حذف کرنا ہرگز درست نہین
مگر جمع غائب کا فاعل حذف کرنا درست ہے جیسے آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بیقیاس بود
یعنی لائے ہین خبر لانے والے کہ سپاہ دشمن کی بیقیاس تھی آوردہ اند کا فاعل خبر

لانے والے ہین عبارت سے محذوف اور جیسے اختیار بدست ما نداده اند
یعنی اختیار میرے ہاتھ مین نہین دیا ہے قضا و قدر نے نداده اند کا فاعل
قضا و قدر ہے محذوف ہے

پوشیدہ نہ رہے ضمیر جسکی طرف پھرتی ہے اُسکو مرجع اُس ضمیر کا کہتے ہین
جیسے آمد زید و بنشست یعنی آیا زید اور بیٹھا نشست مین ضمیر ہے کہ پھرتی ہی زید
کیطرف زید مرجع ہے اُس ضمیر کا اور سنو جسطرح فعل معروف کا فاعل پہچانتا
معلوم کیا تم نے اُسیطرح سے فعل مجہول کا مفعول مالم یسم فاعلہ کون کے
لفظ کے ساتھ معلوم کرو جیسے کشتہ شد زید مارا گیا زید جب کہو گے کون مارا گیا
تو جواب یہی ہوگا کہ زید پس زید مفعول مالم یسم فاعلہ ہے کشتہ شد فعل مجہول کا
اور یاد رکھو کہ فاعل اسم ہوتا ہے فعل اور حرف نہین ہوتا بلکہ جو اسم کہ اُسکے اوپر
حرف لگا ہو وہ اسم بھی فاعل نہین ہوتا اور کبھی فاعل مرکب بھی ہوتا ہے جیسے رفت
پدر زید فاعل رفت کا پدر زید ہے مرکب اسیطرح سے رفت غلام پدر زید

فصل در شناختن مفعول بہ فعل متعدی کہ در عبارت واقع شود

اگر چاہو کہ فعل متعدی کا مفعول عبارت مین معلوم کرو تو اُس فعل کے ہندی ترجمے کے ساتھ
لفظ کیا یا کسکو ان دونو لفظون مین سے جونسا لفظ موافق محاورے ہندی کے
درست ہوتا ہو اُس لفظ کو ملاؤ جونسا کلمہ اُسکا جواب ہو سکے وہی کلمہ مفعول اُس
فعل کا ہے جیسے خورد زید طعام کھایا زید نے طعام جب کہو گے کیا کھایا زید نے
تو جواب اُسکا طعام ہوگا پس طعام مفعول ہے خورد کا اور زید فاعل ہے
اور جیسے زد زید بکر را مارا زید نے بکر کو جب کہو گے کسکو مارا زید نے تو جواب

یہی ہوگا بکر کو پس بکر مفعول ہے زد کا اور لفظ را نشان مفعول کا ہے اور زید
فاعل ہے زد کا اور اس مفعول کو عربی مین **مفعول بہ** کہتے ہین کہ فعل اسپر
واقع ہوتا ہے جیسے اس مثال مین مار بکر پر واقع ہوئی اور لفظ را نشان مفعول کا
کبھی لاتے ہین کبھی نہین لاتے اگر مفعول بہ انسان ہو تو اکثر لاتے ہین مثال اسکی
آگے گزری اور بعضے فعلون کے دو مفعول ہوتے ہین پہلے مفعول کو مفعول بہ
کہتے ہین دوسرے مفعول کو مفعول ثانی اور ثانی کے معنی دوسرا اُن فعلون کے مصدر یہ
ہین دانستن یافتن انگاشتن نگریستن دادن بخشیدن گردانیدن اور مرادف
انکے اور کبھی کردن اور ساختن بھی گردانیدن کے معنی مین آتے ہین اسوقت
انکے بھی دو مفعول ہوتے ہین جیسے دانستم زید را دانا دانستم فعل با فاعل زید مفعول بہ
دانا مفعول ثانی اسیطرح سے انگاشتم زید را دانا اور گردانیدم زید را دانا اور
ساختم زید را دانا اور کردم زید را دانا اور کبھی مفعول ثانی انکا نہین بھی ہوتا جیسے
اورا بخشیدم بخشیدم فعل با فاعل او مفعول بہ را نشان مفعول کا یہ بھی
یاد رہے کہ گفتن کے مشتقات کے بھی دو مفعول ہوتے ہین پہلا مفعول مفعول بہ
کہلاتا ہے اور دوسرے کو مقولہ کہتے ہین مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات
جیسے ع گفتمش در چشم بنشین گفت بنشینش رقیب ❊ کہا مین نے اسکو آنکھ مین بیٹھ
کہا رقیب نے اسکو نہ بیٹھ گفتم فعل با فاعل ضمیر ش مفعول بہ در چشم بنشین جملہ ہے
مقولہ گفتم کا اسیطرح سے گفت فعل رقیب اسکا فاعل ش و مرا ش مفعول بہ گفت کا
بنشین مقولہ ہے دوسرے گفت کا اور کبھی اسکا مفعول بہ محذوف بھی ہوتا ہے جیسے
ع فلک گفت احسنت و مہ گفت زہ ❊ فلک فاعل ہے پہلے گفت کا اور مہ فاعل ہے

دوسرے گفت کا احسنت مقولہ ہے پہلی گفت کا زہ مقولہ ہے دوسرے گفت کا
اور جسکو فلک ع مد نے کہا وہ محذوف ہے اور کبھی مقولہ اسم مفرد بھی ہوتا ہے
جیسے ثنا گفتم ثنا اسم مفرد ہے مقولہ گفتم کا اور کبھی مفعول بہ جملہ ہوتا ہے یعنی پوری
بات جیسے میخواہم ترا ببینم میخواہم فعل با فاعل ترا ببینم پوری بات ہے مفعول
میخواہم کا پوشیدہ نرہے کہ ترا ببینم مصدر کے معنی مین ہے یعنی میخواہم دیدن تو
مخفی نرہے کہ سوا اس مفعول کے اور مفعول بھی ہین مفعول فیہ اور مفعول معہ
اور مفعول لہ اور مفعول مطلق پیشتر عرض کرچکا ہون کہ فعل کرنا ایک کام کا
ہے وہ کام جس مکان مین یا جسوقت مین کیا جائے اُس مکان کو اور اُسوقت کو
مفعول فیہ کہتے ہین اور اُسکو ظرف بھی کہتے ہین وقت کو ظرف زمان
اور مکان کو ظرف مکان کہتے ہین اور مفعول فیہ کے اوپر در اور بر اور
باے موحدہ یعنی در اور بر کے اکثر لاتے ہین جیسے خفتم بر تخت در شب
اور جیسے رفتم بوقت شام بجانب بازار تخت اور بازار ظرف مکان ہین اور شب اور
شام ظرف زمان ہین اور کبھی در اور بر اور باے موحدہ نہین بھی لاتے جیسے
شب کجا بودی (یعنی در شب کجا بودی) اور وہ کام جس بات کیواسطے کیا جائے
اُس بات کو مفعول لہ کہتے ہین جیسے زدم زید را برا ے ادب مارا مین نے زید کو
واسطے ادب کے لفظ ادب مفعول لہ ہے اور جو اسم کہ اُسپر با ہو اور مفعول بہ کے
بعد واقع ہو اُس اسم کو مفعول معہ کہتے ہین جیسے زدم زید را با عمرو مارا مین نے
زید کو ساتھ عمرو کے یعنے عمرو کو بھی مارا عمرو مفعول معہ ہے اور مفعول معہ شریک
مفعول بہ کا ہوتا ہے مفعول مطلق مصدر اُس فعل کا ہے کہ جس فعل کا یہ مفعول ہو

ہے اکثر مفعول مطلق فعل کی تاکید کیواسطے آتا ہے اور اُسکی آخر یائے معروف بھی زیادہ کرتے ہین جیسے زدم زید را زدنی یعنی مارا مین نے زید کو جو مارنے کا حق ہے اور مفعول مطلق وضع کے بیان کرنے کیواسطے بھی آتا ہے اُسکے آخر یائے معروف نہین لاتے جیسے نشستم نشستن امیر بیٹھا مین بیٹھک امیر کی یعنی امیر کے بیٹھنے کی وضع پر بیٹھا مین اور مفعول مطلق واسطے شمار کے بھی آتا ہے جیسے نشستم یک نشستنا یہان نشست بمعنی نشستن ہے یعنی بیٹھا مین ایک بیٹھک *

فائدہ اِن مفعولون کے دریافت کرنے کو ہر ایک مفعول کیواسطے ایک ایک لفظ مقرر کیا ہے جب وہ لفظ فعل کے ترجمے کے ساتھ ملاؤگے جواب اُسکا وہی مفعول ہوگا چنانچہ ہر ایک مفعول کے نیچے وہ لفظ لکھا جاتا ہے اس جدول سے دریافت کرو جدول یہ ہے *

نام مفعول	مفعول فیہ ظرف زمان	مفعول فیہ ظرف مکان	مفعول معہ	مفعول لہ	مفعول مطلق برائے تاکید	مفعول مطلق برائے وضع	مفعول مطلق برائے عدد
نام الفاظ	کب	کہان	کسکے ساتھ	کسواسطے	کیسا	کسطرح	کے بار

فصل افعال ناقصہ افعال ناقصہ وہ فعل ہین جنکا فاعل اور مفعول نہین ہوتا بلکہ اسم اور خبر کو چاہتے ہین لازم ہے کہ فاعل کے پہچاننے کے قاعدے سے ان کا اسم اور مفعول کے پہچاننے کے قاعدے سے اُنکی خبر عبارت مین معلوم کرین اور ان فعلون کے مصدر یہ ہین بودن اور شدن اور مرادف انکے گشتن اور گردیدن اور ہست اور نیست کو بھی افعال ناقصہ سے گنتے ہین جیسے بود زید دانا * شد زید دانا * گشت زید دانا * گردید زید دانا * ہست زید دانا * نیست زید دانا *

سب افعال ناقصہ ہین زید انکا اسم اور دانا اُسکی خبر ہے اور کبھی ہست بھی ہستے کے معنی مین آتا ہے اسم اور خبر کو چاہتا ہے اور اور فعلون کی طرح ہست اور نیست کے بھی چھہ چھہ صیغے ہین ہست - ہستند - ہستی - ہستید - ہستم - ہستیم نیست - نیستند - نیستی - نیستید - نیستم - نیستیم ❊

فصل در بیان حال

حال وہ اسم ہے کہ جس سے ہیئت فاعل کی یا مفعول کی معلوم ہو جیسے زدم زیدرا ایستادہ مارا مین نے زید کو کھڑے ہوئے زدم فعل بافاعل زید مفعول بہ ایستادہ حال ہے کہ اُس سے ہیئت فاعل کی معلوم ہوتی ہے کہ متکلم نے زید کو کھڑے ہونے کے حال مین مارا اور جیسے کشتم زید را تشنہ مار ڈالا مین نے زید کو اُس حال مین کہ وہ پیاسا تھا زدم فعل بافاعل زید مفعول بہ تشنہ حال ہے کہ ہیئت مفعول کی اُس سے معلوم ہوتی ہے اور کبھی حال ایسا مرکب ہوتا ہے جسکو پوری بات کہتے ہین جیسے زدم زیدرا و پدرش ایستادہ بود مارا مین نے زید کو اُس حال مین کہ باپ اُسکا کھڑا تھا زدم فعل بافاعل زید مفعول بہ اُسکا و پدرش ایستادہ بود جملہ ہے کہ حال واقع ہوا اور اس جملہ کے اوپر کے واو کو واو حالیہ کہتے ہین ❊

فصل در بیان ضمیر

ضمیر وہ اسم ہے کہ بنایا گیا ہے واسطے غائب کی یا حاضر کے یا متکلم کے وہ اوپر دو قسم کے ہے متصل اور منفصل متصل وہ ہے کہ کسی کلمے سے پیوستہ ہو علیحدہ کلمہ

ہے ہو منفصل وہ ہے کہ بذات خود کلمہ علیحدہ ہو اور کلمے کے ساتھ ملنے کی اُسے احتیاج نہو ہر ایک ان دونو قسمون سے اوپر تین طرح کے ہے مرفوع اور منصوب اور مجرور مرفوع ضمیر فاعل کی ہے منصوب ضمیر مفعول کی ہے مجرور ضمیر مضاف الیہ کی ہے یہ سب قسمین اور اُنکی مثالین اس جدول سے دریافت کرو اور یاد رکھو کہ ضمیر منصوب اور مجرور ہرگز فاعل واقع نہوگی ؛

صیغے / ضمیرین	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مرفوع متصل	در ماضی مستتر و در مضارع د سازد	ند سازند	ی سازی	ید سازید	م سازم	یم سازیم
منصوب متصل	ش دہندش	شان دہندشان	ت دہندت	تان دہندتان	م دہندم	مان دہندمان
مجرور متصل	ش غلامش	شان غلامشان	ت غلامت	تان غلامتان	م غلامم	مان غلام مان
مرفوع منفصل	او وی آن آمد او	ایشان آنان آنہا دیدند ایشان	تو آمدی تو	شما آمدید شما	من آمدم من	ما آمدیم ما
منصوب منفصل	اورا ویرا آنرا دیدند اورا	ایشان آنان آنہارا دیدند ایشانرا	ترا دید ترا	شمارا دیدند شمارا	مرا دیدند مرا	مارا دیدند مارا
مجرور منفصل	او وی آن غلام او	ایشان آنان آنہا غلام ایشان	تو غلام تو	شما غلام شما	من غلام من	ما غلام ما

جس کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو اور ضمیر متصل اُس سے لگے اُس ضمیر کے اوپر الف زیادہ کرتے ہین

تاکہ دو ساکن جمع نہو جیسے بندہ اند بندہ اید بندہ ایم اور بعد اسم کے ضمیر واحد غایب متصل کی جگہہ لفظ است لاتے ہین جیسے کہین بد بندہ خداست اور اس است کے اوپر الف زیادہ کرتے ہین جسوقت ہائے مختفی والے کلمے کے ساتھ ملاتے ہین کہتے ہین زید بندہ است جس کلمے کے آخر ہ نہو اس کلمے کے بعد است الف کے ساتھ لکھنا غلط ہے بغیر الف کے صحیح ہے جیسے طاعتش موجب قربست جو شخص قربست مین الف لکھتی ہین خطا کرتے ہین ؛

باب دوم در ترکیب مرکب

ترکیب کے معنی کیا ہین دو کلمون کو آپس مین ملانا اور مرکب وہ دو کلمے ہین کہ آپس مین ملے ہون پس مرکب دو قسم ہے **قسم اول** وہ مرکب ہی کہ پوری بات ہو اور سننے والے کو اُس سے پورا فائدہ حاصل ہو اُسکو عربی مین کلام تام کہتے ہین جیسے زید آمد اور جیسے بکر نیکست **قسم دوم** وہ مرکب ہی کہ پوری بات نہو اور سننے والے کو اس سے پورا فائدہ حاصل نہو اُسکو عربی مین کلام ناقص کہتے ہین جیسے غلام زید اور جیسے مرد نیک ؛

بیان قسم اول مرکب کہ کلام تامست

کلام تام بھی اوپر دو قسم کے ہے ایک قسم کا نام جملہ فعلیہ ہے دوسرے قسم کا نام جملہ اسمیہ

فصل در بیان جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ مرکب ہے کہ فعل اور اسم سے ملکے بات پوری ہو اگر اس مین فعل لازم ہے تو وہ فعل صرف فاعل کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہو جائیگا جیسے رفت زید رفت فعل زید اُسکا فاعل ہے فعل ساتھہ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر متعدی فعل ہے تو وہ

فعل اور فاعل ومفعول کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہوگا جیسے زد زید عمرو را مارا زید نے
عمرو کو زد فعل زید اُسکا فاعل عمرو اُسکا مفعول را علامت مفعول کی فعل متعدی
ساتھہ فاعل اور مفعول نے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر جملہ فعلیہ مین فعل ماضی یا مضارع یا
حال یا مستقبل ہو اسکو جملہ فعلیہ خبریہ کہتے ہین اگر جملہ مین فعل امر یا فعل نہی ہو اسکو
جملہ فعلیہ انشائیہ کہتے ہین جیسے بیا و میا دو نو فعل با فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہین
اور جیسے بزن زید را مار زید کو بزن فعل با فاعل زید مفعول اُسکا فعل با فاعل
ساتھہ مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا اور افعال ناقصہ اپنے اسم اور خبر
کے ساتھہ ملکے اور گفتن کے مشتقات اپنے فاعل اور مفعول اور مقولہ کے ساتھہ
ملکے جملہ ہوتے ہین جیسے بود زید دانا تھا زید دانا بود افعال ناقصہ سے ہے
چاہتا ہے اسم اور خبر کو زید اُسکا اسم اور دانا اُسکی خبر بود اپنے اسم
اور خبر کے ساتھہ ملکے جملہ فعلیہ ہوا بعضے اسکو جملہ اسمیہ کہتے ہین اور جیسے گفتمش
در چشم بنشین گفتم فعل با فاعل ش مفعول بنشین فعل با فاعل در جار چشم
مجرور جار مجرور متعلق فعل کے فعل با فاعل ساتھہ متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ
انشائیہ مقولہ ہوا گفتم کا گفتم فعل با فاعل ساتھہ مفعول اور مقولہ کے ملکے جملہ فعلیہ
ہوا جو جملہ مقولہ ہوتا ہے کبھی اُسپر کاف بھی لاتے ہین جیسے مصرع گفتم کہ گلی بچینم از باغ
اس کاف کو کاف سر جملہ کہو یا کاف بیانیہ کہو کہ یہ جملہ بیان ہے این محذوف کا یعنی
گفتم اینکہ گلے بچینم از باغ کہی مین نے یہ بات کہ ایک پھول چنون مین باغ سے
مخفی نرہے کہ فارسی مین فاعل فعل کے اوپر اکثر مقدم آتا ہے جیسے زید رفت اور
عربی مین فاعل فعل کے اوپر مقدم نہین ہوتا عربی مین زید رفت کی ترکیب یون کہتے

ہین زید مبتدا رفت فعل اس مین ضمیر ہے پھرتی ہے زید کیطرف وہ فاعل ہے رفت کا
فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوکے خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکے
جملہ اسمیہ ہوا مخفی نرہے کہ جہان قرینہ پایا جاتا ہو وہان جملہ فعلیہ سے فعل
حذف کیا جاتا ہے جیسے کوئی کہے کہ آمد کون آیا اسکے جواب مین کہین زید یعنی
آمد زید یہان آمد محذوف ہے اور کہین تمام جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے آواز
میکنم این کتاب را جملہ ہے محذوف مدع بنام جہان دار جان آفرین سکے اوپرسے
منادیٰ کے اوپر سے بھی فعل اور فاعل محذوف ہوتا ہے عربی مین جسکو بلاتے ہین
اُسکو منادیٰ کہتے ہین جیسے اے زید مقصود اس سے یہ ہے کہ میخوانم زید را یعنی
بلاتا ہون مین زید کو اے حرف ندا کا زید منادیٰ حرف ندا کا منادیٰ کے ساتھ ملکے
قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہے کسواسطے کہ معنی فعل کے اس مین پائے جاتے ہین اور
یہ جملہ بغیر دوسرے جملہ کے تمام نہین ہوتا اُس دوسرے جملہ کو جواب ندا کا کہتے
ہین جیسے اے کریم کرم کن اُسکی ترکیب مین یون کہا جاتا ہے اے حرف
ندا کا کریم منادیٰ حرف ندا کا منادیٰ سے ملکے قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہوا
کن فعل با فاعل کرم اُسکا مفعول فعل با فاعل ساتھ مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ
ہوکے جواب ندا کا ہوا ندا ساتھ جواب کے ملکے جملہ ندائیہ ہوا اور اسیطرح سے کبھی فعل اور
فاعل قسم کے اوپر سے محذوف ہوتے ہین جیسے بخدائے کریم یعنی قسم میخورم
بخدائے کریم قسم کھاتا ہون مین ساتھ خدائے کریم کے یہ جملہ ہے بغیر دوسرے
جملے کے تمام نہین ہوتا اُس دوسرے جملہ کو جواب قسم کا کہتے ہین جیسے مصرع
بنام ایزد عجب ارزان خریدم ٭ یعنی قسم میخورم بنام ایزد عجب ارزان خریدم

یوسف عم را قول زلیخا کا ہے قسم کہاتی ہون مین خدا کے نام کی۔ عجب سستا خریدا
مین نے یوسف عم کو قسم میخورم جملہ ہے محذوف بنام ایزد متعلق ہے فعل محذوف
کے خریدم فعل با فاعل یوسف عم اس کا مفعول محذوف عجب ارزان حال ہے
مفعول محذوف کا فعل با فاعل ساتھ مفعول محذوف کے ملکے جملہ فعلیہ ہو کے
جواب ہوا قسم کا قسم ساتھ جواب کے ملکے جملہ قسمیہ ہوا کبھی حرف ندا کا بھی
محذوف ہوتا ہے جیسے ع بیا جامی رہا کن شرمساری۔ یعنی بیا اے جامی
رہا کن شرمساری اور کبھی منادی بھی محذوف ہوتا ہے جیسے ع اسے بذات تو
مزین مسند پیغمبری۔ یعنی اے آنکہ بذات تو مزین ست مسند پیغمبری لفظ آن منادی
ہے محذوف اور اسیطرح سے جملہ دعائیہ سے بھی فعل محذوف ہوتا ہے جیسے چشم
بد دور یعنی چشم بد دور باد نظر بُری دور ہو جیو چشم بد اسم ہے باد کا باد
مخفف ہے بواد کا اور بواد اصل مین بود صیغہ مضارع کا ہے افعال ناقصہ
سے الف دعا کا جب اس مین آیا تو بواد ہوا سو بواد یہان سے محذوف ہے
دور اُسکی خبر ہے باد فعل مضارع محذوف ساتھ اسم اور خبر کے ملکے
جملہ فعلیہ ہوا اور کبھی سوال کے قرینے سے فعل اور فاعل جواب سے حذف
کرتے ہین اور مفعول کو مذکور کرتے ہین جیسے کوئی پوچھے زید کرا زد جواب مین کہین
عمرو را یعنی زد زید عمرو را زد فعل زید فاعل دو تو جواب سے محذوف ہین
عمرو مفعول مذکور رہنے را علامت مفعول کی فعل محذوف ساتھ فاعل محذوف
اور مفعول مذکور کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا +

جملہ شرطیہ بھی دو جملون سے تمام ہوتا ہے پہلے جملہ کو فعل شرط کہتے

ہین دوسرے جملہ کو جزا شرط کی جیسے اگر رفتی جان بسلامت بردی و اگر خفتی بمردی یعنی اگر گیا تو جان سلامت لیگیا تو اور اگر سویا مرا تو ترکیب اسکی یہ ہے اگر حرف شرط کا رفتی فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہے فعل شرط بردی فعل با فاعل جان اُسکا مفعول بسلامت متعلق فعل کے فعل با فاعل ساتھ مفعول و متعلق کے ملکے جزا ہوئی شرط کی شرط ساتھ جزا کے ملکے جملہ شرطیہ ہوا اسی طرح سے ترکیب اگر خفتی بمردی کی کہو اور کبھی جزا شرط کی محذوف ہوتی ہے جیسے غنیمت کے کلام مین **بیت** مرا خود عرصہ اندیشہ تنگست * ترا اگر با قضا یارای جنگست اگر حرف شرط کا ترا با قضا یارا ہے جنگست جملہ ہے فعل شرط اور جزا اسکی بجنگ محذوف ہے یعنی تجھکو اگر قضا کے ساتھ طاقت لڑائی کی ہے تو لڑ **پوشیدہ نرہے** کہ جملہ شرطیہ مین ایک حرف شرط کے حرفون مین سے ہوتا ہے حرف شرط کے یہ ہین اگر اور گر اور ار اور چون اور چو اور سوا انکے وقتیکہ اور روزیکہ اور ہنگامیکہ اور امثال انکی جس جملہ مین آتی ہین اُس جملہ مین شرط کے معنی پائے جاتے ہین *

فصل در بیان جملہ اسمیہ

جملہ اسمیہ وہ ہے کہ دو اسم ملکے پوری بات ہو اور سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو اور بات کی ابتدا اُس اسم سے ہو کہ دوسرا اسم اُس پہلے اسم کے احوال سے خبر دینے والا ہو ابتدا والے اسم کو مبتدا کہتے ہین دوسرے اسم کو خبر کہتے ہین مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ مین ایک حرف ربط کا لفظ مین یا معنی مین ہوتا ہے جیسے زید نیکست و عمرو بد

زید نیک ہے اور عمرو بد زید مبتدا اور نیک خبر ہے کہ زید کے احوال سے خبر دیتا ہے کہ وہ نیک ہے اور ست حرف ربط کا ہے مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا اور اسیطرح عمرو مبتدا ہے اور زید خبر اور ست حرف ربط کا اس قرینے سے کہ پہلے جملہ مین ہے اس جملہ سے محذوف ہوا لیکن معنی مین ملحوظ ہے یہ مبتدا بھی خبر کے ساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوا*

زیادہ واضح کرتا ہون مین کہ مضمون جملہ اسمیہ کا یہ ہے کہ یہ شخص یا یہ چیز ہی شخص یا چیز کو مبتدا جانو اور یہ کے مقام پر جو جملہ ہو اُسکو خبر سمجھو اور ہے کے مقام پر جو لفظ ہو اُسکو حرف ربط اس سے بھی زیادہ تر روشن کرتا ہون کہ مبتدا کے ساتھ لفظ کیا ہے ملا دین جو لفظ جواب اُسکا ہوسکے اُسکو خبر سمجھین اور خبر کے ساتھ لفظ کون ہے ملاؤ اُسکا جواب جو لفظ ہوسکے اُسکو مبتدا جانو جیسے زید نیک ست مین جب کہوگے زید کیا ہے جواب یہ ہوگا کہ نیک معلوم ہوا کہ لفظ نیک خبر ہے اور جب کہوگے کہ نیک کون ہے تو جواب اُسکا ہوگا زید جان لو کہ زید مبتدا ہے*

یاد رکھو کہ حرف نہ مبتدا ہے نہ خبر اور فعل بھی مبتدا نہین ہوتا مگر جملہ ہوکے خبر ہوتا ہے سو جملہ اسم کی جگہہ گنا جاتا ہے اس راہ سے اسم ہی مبتدا ہوتا ہے اور اسم ہی خبر ہوتا ہے اور جسوقت جملہ خبر ہووے تو جملہ مین ضرور ہے ایک ضمیر کہ مبتدا کی طرف پھرے جیسے زید پدرش نیک ست ترکیب اُسکی مین یوا کہا جاتا ہے زید پہلا مبتدا پدر دوسرا مبتدا مضاف شین کی ضمیر کہ پھرتی ہے مبتدا کی طرف مضاف الیہ ہے نیک خبر اور ست حرف ربط دوسرا مبتدا خبر

ساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہو کے خبر ہوا پہلے مبتدا کی پہلا مبتدا خبر کے ساتھ
ملکے جملہ اسمیہ ہوا ◆

پوشیدہ نرہے کہ مبتدا اور خبر مین مطابقت ضرور ہے اور مبتدا ان چھ قسم سے باہر نہین واحد غائب ہے یا جمع غائب یا واحد حاضر یا جمع حاضر یا واحد متکلم یا متکلم مع الغیر اور ضمیر مرفوع متصل کہ اسم کے ساتھ لگتی ہے اُسکے بھی چھ کلمے ہین ست اور ند اور ی اور ید اور م اور یم ضرور ہے کہ موافق مبتدا کے حال سے ایک کلمہ ان کلمون مین سے خبر کے آخر لگا دین اور جس لفظ کے ساتھ لگا دین اگر اُسکے آخر ہائے مختفی ہو تو ضمیر کا کلمہ الف کے ساتھ پڑھا چاہیے اور اگر ہائے مختفی اُسکے آخر نہو تو کلمہ ضمیر کا بغیر الف کے لکھا پڑھا چاہیے چھون قسم کے مبتدا اور ہر ایک مبتدا کی دو خبرین ایک وہ کہ جسکے آخر ہائے مختفی نہو دوسرے وہ کہ جسکے آخر ہائے مختفی ہو اور علامتون کے کلمے فارسی جملہ اسمیہ کے اور ہندی جملہ اسمیہ کے اس جدول سے معلوم کرو جدول یہ ہے ◆

اقسام خبر

اقسام مبتدا	خبر یہ کلمہ کہ آخرش ہای مختفی نیست	خبر یہ کلمہ آخرش ہای مختفی ہست	علامت جملہ اسمیہ فارسی	علامت جملہ اسمیہ ہندی
واحد غائب	خدا کریم ست	خدا بخشندہ ست	ست	ہے
جمع غائب	جوانان خرمند یعنی خرم اند	جوانان سادہ اند	اند	ہین
واحد حاضر	تو سروری	تو پسندیدۂ	یے	ہے
جمع حاضر	شما سرورید	شما پسندیدہ اید	اید	ہو
واحد متکلم	من گنہگارم	من بندہ ام	ام	ہون
متکلم مع الغیر	ما گنہگاریم	ما بندہ ایم	ایم	ہین

جملہ معترضہ وہ جملہ ہے کہ ایک جملہ کے درمیان واقع ہو جیسے یار من چشم بد دور خوبست یار مبتدا خوبست خبر مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا چشم بد دور جملہ معترضہ ہے کہ اس جملہ کے بیچ مین واقع ہوا ہے اگر قرینہ دلالت کرے تو مبتدا کو حذف بھی کرتے ہین جیسے کوئی کہے دزد دزد یعنی اینست دزد این مبتدا محذوف ست علامت جملہ اسمیہ کی دزد خبر یا کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست اسکے جواب مین کہو کہ پسر زال ست یعنی رستم پسر زال است رستم مبتدا محذوف پسر زال خبر اور ست علامت جملہ اسمیہ کی اسیطرح سے خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے زید در خانہ است یعنی زید در خانہ موجود ہست زید گھر مین موجود ہے زید مبتدا موجود خبر محذوف در خانہ متعلق خبر کے ❊

جملہ بیانیہ وہ جملہ ہے کہ کسی اسم کا بیان پڑے اس جملہ پر کاف بیانیہ بھی آتا ہے اور یہ جملہ جس اسم کا بیان پڑتا ہے اُس اسم کو مبین کہتے ہین اگر جملہ بیانیہ مبین کی

ذات کا بیان ہے تو اُس جملے سے مبتدا کا حذف کرنا اولے ہے جیسے ع کجا رفت یار من
که جان منست * یعنی کجا رفت یار من که او جان منست * ترکیب اسکی یون کہنا
چاہیے جان من خبر مبتدا محذوف کی مبتدا محذوف لفظ او ہے مبتدا خبر کے ساتھ ملکر
جملہ اسمیہ ہوکے بیان پڑا یار کا یار ساتھ بیان کے ملکے فاعل ہوا رفت کا رفت فعل ساتھ
فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر جملہ بیانیہ مبین کی ذات کا بیان نہو بلکہ مبین کے متعلق کا
بیان ہو تو اس مقام مین مبتدا کو حذف نہین کرتے بلکہ اس جملہ مین ایک ضمیر لاتے ہین کہ
پھرتی ہے مبین کیطرف جیسے رفیق من سوار یست که اسپش کمیت ست اسپ مبتدا
مضاف ضمیر شین کہ پھرتی ہے سوار کیطرف مضاف الیہ کمیت خبر ست علامت جملہ اسمیہ
کی مبتدا خبر کے ساتھ ملکے بیان ہوا سوار کا سوار مبین اپنے بیان کے ساتھ ملکے
خبر ہوئی رفیق من کی رفیق من مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا اس جملہ مین
اسپ کا بیان ہے کہ متعلق ہے سوار سے سوار کی ذات کا بیان نہین اور جملہ بیانیہ
جملہ اسمیہ بھی ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے ع شنیدم کہ شاپور دم در کشید
کشید فعل در اسپر زائد شاپور فاعل دم مفعول فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکے
جملہ فعلیہ ہوکے بیان ہوا این محذوف کا یعنی شنیدم این که شاپور دم کشید سنی
مین نے یہ بات کہ شاپور نے دم کھینچا یعنی خاموش رہا *

دوسری قسم مرکب کی کہ پوری بات نہو اور سننے والے کو اسے پورا فائدہ حاصل
نہو کئی نوع پر ہے ہر ایک کے بیان کی ایک فصل ہے *

فصل در بیان مرکب اضافی

مرکب اضافی وہ ہے کہ جسمین اضافت پائی جاتے اضافت کیا ہے نسبت کرنا ایک اسم کا

دوسرے اسم کیطرف نسبت لگاؤ کو کہتے ہین جس اسم کو لگاتے ہین دوسرے اسم کے
ساتھ اُس اسم کو مضاف کہتے ہین اور جس اسم کیطرف نسبت کرتے ہین اُسکو مضاف الیہ
کہتے ہین اور فائدہ اضافت کا یہ ہے کہ مضاف عام سے خاص ہو جاتا ہے جیسے
غلام زید غلام زید کا غلام کا لفظ عام تھا ہر ایک غلام کو غلام کہہ سکتے تھے جب اُس
غلام کے لفظ کو زید کیطرف نسبت کیا اور کہا غلام زید یعنی غلام زید کا وہ غلام کا لفظ
خاص ہوگیا زید ہی کے غلام کو غلام زید کہینگے اور کسی کے غلام کو نہ کہینگے اور
فارسی کی ترکیب مین مضاف کے آخر کسرہ علامت اضافت کی ہے جیسے غلامِ زید
مین غلام کے میم کا کسرہ اور حذف کرنا اس کسرہ کا درست نہین مگر بعض الفاظ مین
اُستادون نے روا رکھا ہے ازانجملہ لفظ صاحب اور لفظ سر ان دونو لفظون
پر کسرہ نہ پڑھنا ہی فصیح ہے جیسے صاحب دل اور سر خیل *

پوشیدہ نرہے جس کلمہ کے آخر ہائے مختفی ہو اور اس کلمہ کو مضاف کر
تو متقدمین اُسکے آخر سے کسرے کا حذف کرنا مضائقہ نہین جانتے تھے مگر متاخرین
اُسکو غیر فصیح سمجھتے ہین *

یاد رکھو کہ ہندی مین علامتین اضافت کی نو ہین باعتبار تینون قسم کی مضاف
اور تینون قسم کے مضاف الیہ کے تین قسمین مضاف کے یہ ہین واحد مذکر اور جمع مذ
اور مونث اسیطرح مضاف الیہ ضمیر مخاطب یا متکلم ہو جیسے من اور ما اور تو اور
یا مضاف الیہ لفظ خود ہو یا خود کا مرادف ہو جیسے لفظ خویش اور تائے فوقانی کہ
معنی مین ہو یا مضاف الیہ کوئی اور لفظ سوا ان دونون قسمون کی ہو اُس تقریر سے ہر
قسم مضاف کی باعتبار تین قسم ہونے مضاف الیہ کے تین قسم کی ہوگی پس مضاف

تینون قسمون سے نو قسمین ہوگئین ہر ایک قسم کی ایک ایک علامت ہندی مین مقرر رہے ان لفظون مین سے رَا اور رے بیاے مجہول اور ری بیاے معروف اور نَا اور نے بیاے مجہول اور نی بیاے معرف اور کَا اور کے بیاے مجہول اور کی بیای معروف سب قسمین مضاف کی اور مضاف الیہ کی اور علامتین اضافت کی جو ہندی مین مین اور مثالین ہر قسم کی اس جدول سے واضح ہونگی جدول یہ ہے *

اقسام مضاف الیه / اقسام مضاف	من - ما - تو - شما	خود - خویش و مرادف خود	سوا من ما تو شما خود خویش و مرادفش
واحد مذکر	غلام من - غلام تو غلام میرا - غلام ترا را	غلام خود - غلام خویش غلام اپنا نا	غلام زید غلام زید کا کا
جمع مذکر	غلامان من - غلامان تو غلام میرے غلام ترے رے	غلامان خود - غلامان خویش غلام اپنے نے	غلامان زید غلام زید کے کے
مؤنث	کتاب من - کتاب تو کتاب میری - کتاب تیری ری	کتاب خود - کتاب خویش کتاب اپنی نی	کتاب زید کتاب زید کی کی

کسرہ آخر مضاف اگرچہ علامت اضافت کی ہی لیکن کئی مقام مین نہ پڑھا چاہیے اُن مقامون مین سی ایک مقام اضافت مقلوب کا ہے اضافت مقلوب اسی کہتے ہین کہ مضاف الیہ مضاف کے اوپر مقدم ہو جیسے جہان شاہ لفظ شاہ مضاف الیہ ہے مؤخر اور لفظ جہان مضاف الیہ ہے مقدم اور معنی جہان شاہ اور شاہ جہان کے ایک ہین دوسرا مقام وہ ہے کہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو جیسے غلامش اور غلامت اور غلامم اس مقام مین آخر مضاف کو فتحہ پڑھنا واجب ہے جیسے غلام کا میم تینون جگہہ مفتوح ہے اور غلام مضاف ہے شین اور تاے فوقانی اور میم تینون ضمیرین مجرور مضاف الیہ ہین

تیسرا مقام وہ کہ آخر مضاف الیہ کے لفظ را علامت اضافت کی ہو خواہ مضاف الیہ
متصل مضاف کے ہو خواہ فاصلے سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جیسے غلام زید را
اور زید را غلام اور زید را ہستم غلام اور تو غلام ہستی زید را ان سب مثالون مین غلام
مضاف اور زید مضاف الیہ ہے اور لفظ را علامت اضافت کی ہے *

پوشیدہ نرہے کہ اضافت کی علامتین ہندی مین سب بیان ہوگئین جبکہ تم
فارسی عبارت کا ترجمہ ہندی مین کروگے جس لفظ کے ترجمے کے ساتھ انھی علامتون مین
سے کوئی علامت ہو بے شبہہ جان لو کہ یہ مضاف الیہ ہے جیسے غلام زید ترجمہ اسکا غلام
زید کا لفظ کا اضافت کی علامتون مین سے آخر زید کے پایا معلوم ہوا کہ زید مضاف الیہ
ہے جب تم نے مضاف الیہ کو معلوم کرلیا مضاف کی معلوم کرنے کیواسطے مضاف الیہ کے
ترجمے کے ساتھ جو علامت اضافت کی ہندی مین ہے ملاکے لفظ کیا بکاف تازی
اُس پر زیادہ کرو جو لفظ اُسکا جواب اُس عبارت مین ہوسکے وہی اس مضاف الیہ
مضاف ہے خواہ مضاف الیہ کے متصل ہو خواہ فاصلے سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے
جہان کہین ہوگا معلوم ہو جائیگا جیسے غلام زید مین معلوم کیا تھا کہ زید مضاف الیہ
جب ہمنے علامت اضافت کی اُس کے ساتھ ملائی اور لفظ کیا بکاف تازی مکسور
زیادہ کیا یعنی کہا کیا زید کا تو بیشک جواب اُسکا غلام ہی ہوگا بس معلوم ہوا کہ غلام
مضاف ہے اسیطرح سے مال خود ترجمہ اسکا مال اپنا لفظ نا اضافت کی علامتون مین سے
آخر آپ کے جو ترجمہ خود کا ہے بس معلوم ہوا کہ لفظ خود مضاف الیہ ہے جب خود کے ترجمے
کے ساتھ وہی لفظ نا ملاکے لفظ کیا بکاف تازی مکسور زیادہ کیا یعنی کہا کیا اپنا
جواب اُسکا لفظ مال ہوگا بس مال کو مضاف جانو اور مانند اس مصرعہ کی مصـ

برانگیختم خاطر از شام و روم - اُٹھائی میری خاطر شام اور روم سی برانگیختم کے آخر
جو میم ہے اُسکا ترجمہ ہوا میری بیائے معروف در آخر پس سبب لفظ رای کی کہ
علامت اضافت کی ہے معلوم کیا کہ وہ میم مضاف الیہ ہے جب ہمنے کہا میری کیا تو
جواب اُسکا ہوا خاطر معلوم ہوا کہ لفظ خاطر مضاف ہی اگرچہ مضاف الیہ کی بعد واقع ہو۔
یاد رکھو کہ ضمیر مجرور متصل جو مضاف الیہ ہو ضرور نہین کہ مضاف سی لگی ہوئی ہو اگر
مضاف سے آگے یا پیچھے یا فاصلے پر اور کسی کلمہ کے ساتھ لگی ہوئی ہو تو کچھ مضائقہ
نہین اُستادونکی کلام مین بیشتر واقع ہے ۔

پوشیدہ نرہے کہ اقسام اضافت کی معنی کے راہ سی بہت ہین اُن مین سے کئی قسم
اضافت کی کہ دریافت کرنا انکا ضروری ہے بیان کرتا ہون مین یہ سب قسمین یاد رکھو۔

اقسام اضافت

اضافت باعتبار معنی کے کئی قسم پر ہے اضافت تخصیصی تملیکی توضیحی تبیینی تشبیہی
ابنی ظرفی اب ہر ایک کا بیان سنو اور خوب یاد رکھو۔

اضافت تخصیصی وہ ہے کہ مضاف خاص کیا جاوی واسطے مضاف الیہ کے
جیسے سردار لشکر یعنی سردار خاص لشکر کا

اضافت تملیکی وہ ہے کہ مملوک کو مالک کیطرف مضاف کرین جیسے قصر شاہ
مالِ پادشاہ سپاہِ میر باغ وزیر لفظ قصر مملوک ہے اور مضاف ہی اور شاہ مالک ہے
اور مضاف الیہ ہے اسیطرح سے مال پادشاہ اور سپاہ میر اور باغ وزیر۔

اضافت توضیحی وہ ہے کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح کر دے جیسے
شہر بریلی لفظ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی بریلی کی کہنے سے واضح ہوا کہ اُس

شہر کا ذکر ہے کہ جسکا نام بریلی ہے اسیطرح سے دریاے گنگ اور کتاب گلستان
اور بادشاہان اور درخت انار اور سنگ مقناطیس علی ہذا القیاس ❊

اضافت تبیینی کہ جسکو بیانی کہتے ہین وہ ہے کہ مضاف الیہ بیان مضاف کا
ہو جیسے سیخ آہن معلوم نہ تھا کہ سیخ کاہے کی ہے مضاف الیہ کی بیان
کرنے سے معلوم ہوا کہ آہن کی ہے اسیطرح انگشتری طلا اور طشت نقرہ
اور تخت چوب اضافت بیانی مین مضاف اور مضاف الیہ ایک جنس سے ہوتے ہین
جیسے سیخ اور آہن ایک جنس سے ہین۔

اضافت تشبیہی اضافت تشبیہی کا دریافت کرنا موقوف ہے اوپر دریافت کرنے تشبیہ کے
تشبیہ کیا ہے ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز فلانی چیز جیسی ہے
جیسے کہین یہ آنکھ نرگس جیسی ہے جسکو تشبیہہ دیتے ہین اُسکو مشبہہ (ساتھ بائے موحدہ
مفتوحہ کے) کہتے ہین جیسے آنکھ کا لفظ پچھلی مثال مین اور جس چیز کے ساتھ تشبیہہ
دیتے ہین اُسکو مشبہ بہ کہتے ہین جیسے نرگس کا لفظ اُس مثال مین ❊

پوشیدہ نرہے کہ اضافت تشبیہی مشبہ بہ کا مضاف کرنا ہے مشبہ کیطرف
جیسے نرگس چشم نرگس مشبہ بہ ہے اور مضاف اور چشم مشبہ ہے اور مضاف الیہ ہے
معنی اسکے یہ آنکھ مانند نرگس کی ہے اسیطرح سے مار زلف یعنی زلف کہ سانپ
جیسی ہے اور اسیطرح سے چاہ غبغب اور سیب زنخ اور لعل لب یعنی غبغب مانند
چاہ کے اور زنخ مانند سیب کے اور لب مانند لعل کے

اضافت ابنی وہ ہے کہ بیٹے کے نام کو باپ کے نام کیطرف مضاف کرین
اور عربی مین ابن اور بن بیٹے کو کہتے ہین جیسے عباس علی یعنی عباس ابن علی اور

خالدِ ولید یعنی خالد ابن ولید
اضافت ظرفی اضافت مظروف کی ہے ظرف کی طرف ظرف دو قسم ہے
ظرف مکان اور ظرف زمان پیشتر اسکا بیان ہو چکا ہے مظروف اُسکو کہتے ہین جو
ظرف مکان مین یا ظرف زمان مین واقع ہو جیسے آب دریا آب مظروف مضاف دریا
ظرف مکان مضاف الیہ اسیطرح ساکن شہر ساکن مظروف مضاف شہر مضاف الیہ
ظرف مکان اور جیسے سردی زمستان لفظ سردی مظروف مضاف زمستان
ظرف زمان مضاف الیہ اسیطرح گرمی تابستان اگر مضاف اور مضاف الیہ مین کچھ
لگاؤ حقیقت مین ہو جیسے اضافت تملیکی مین لگاؤ ملکیت کا اور اضافت تخصیصی مین
لگاؤ خصوصیت کا اور اضافت توضیحی مین لگاؤ توضیح کا اور اضافت بیانی مین
لگاؤ تبیین کا اور اضافت تشبیہی مین لگاؤ تشبیہ کا اور اضافت ابنی مین لگاؤ ابنیت کا
اور اضافت ظرفی مین لگاؤ ظرفیت کا تو اُسکو اضافت حقیقی کہتے ہین اگر مضاف اور
مضاف الیہ مین کچھ لگاؤ حقیقت مین نہو جیسے سر ہوش پائے فکر یعنی سر ہوش کا
پانو فکر کا شاعر نے اپنے خیال مین ہوش اور فکر کو ایک شخص صاحب سر اور
صاحب قدم قرار دیا ہے اور سر کو ہوش کیطرف اور قدم کو فکر کیطرف مضاف
کیا ہے حقیقت مین سر کو ہوش کے ساتھ اور قدم کو فکر کے ساتھ کچھ لگاؤ
نہین اس اضافت کو مجازی کہتے ہین اور اسی کو استعارہ بھی کہتے ہین اقسام
استعارہ کے اور تشبیہ کے بہت ہین اس مختصر مین انکے بیان کی گنجایش نہین صرف
نام تشبیہ کا اور استعارہ کا لکھدیا ہے +

فائدہ اگر مضاف کے اوپر ایک مضاف اور ہو اُسکے ہندی ترجمہ مین ایک

دھو علامت اضافت کی موافق اوپر والے مضاف کے پہلے علامت کی بعد زیادہ کرین لیکن جہان کہین پہلی علامت کے آخر الف ہو وہ الف یائے مجہول سے بدلا چاہیے جیسے برادر زید اور برادر من اور برادر خود ترجمہ انکا بھائی زید کا اور بھائی میرا اور بھائی اپنا اِن سب کے آخر الف ہے جب ان پر ایک مضاف اور ہو جیسے غلام برادر زید غلام برادر من غلام برادر خود ترجمہ انکا یون ہو گا غلام بھائی زید کے کا غلام بھائی میرے کا غلام بھائی اپنے کا پوشیدہ نرہے کہ مضاف اور مضاف الیہ ترکیب مین حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین *

فصل مرکب وصفی مرکب وصفی وہ ہے کہ جس مین ایک اسم موصوف ہو اور دوسرا اسم اُسکی صفت ہو موصوف وہ ہے کہ جسکی بھلی یا بُری صفت بیان کیجائے اور صفت وہ ہے کہ جس سے بھلائی یا بُرائی موصوف کی دریافت ہو *

پوشیدہ نرہے فارسی مین مضاف اور مضاف الیہ اور موصوف اور صفت کی پڑھنے مین کچھ فرق نہین ہے۔ وہان مضاف کی آخر کسرہ پڑھتے ہین یہان موصوف کی آخر جیسے مردِ دانا لفظ مرد موصوف کسرہ مرد کی دال کا علامت موصوف کی اور لفظ دانا صفت ہے اُس موصوف کی ترکیب وصفی کے پہچاننے کے واسطے لازم ہے کہ اگر موصوف واحد مذکر ہو تو لفظ کیسا اور اگر جمع مذکر ہو تو لفظ کیسے بیائے ثانی مجہول اور اگر مؤنث ہو تو کیسی بیائے ثانی معروف موصوف کے ساتھ ملاؤ صفت کا کلمہ اُسکا جواب ہو گا جیسے مرد دانا جب کہو گے کیسا مرد جواب اُسکا دانا ہو گا تو دریافت ہوا کہ یہ ترکیب وصفی ہے اور لفظ دانا صفت ہے اگر جواب درست نہ پڑتا تو جانتے کہ ترکیب اضافی ہے *

مخفی نرہے اکثر صفت مین وہ اسم واقع ہوتا ہے کہ لغت بنانے والے نے

اُسکو صفت کے معنی کے واسطے بنایا ہے جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول اور
اسم جسکے ہندی ترجمہ مین لفظ والا آسکے جیسے نیک اور بد ترجمہ اسکا
نیکی والا اور بدی والا اور مرد نویسندہ مین لفظ مرد موصوف نویسندہ
صفت اُسکی اسطرح جیسے بخت برگشتہ اور مرد نیک اور مرد بد اور کبھی اسم
جنس بھی صفت واقع ہوتا ہے وہان بیشتر معنی تشبیہہ کے ہوتے ہین سب جیسے
لب لعل لب موصوف لعل نام ایک جنس کا ہے جواہر کے جنسون مین سے
معنی اسکے لب کہ مانند لعل کے سرخ اور شفاف ہے حقیقت مین لب موصوف
اور مشبہ ہے لعل صفت اور مشبہ بہ ہے *

پوشیدہ نرہے کہ موصوف صفت کے اوپر اکثر مقدم ہوتا ہے جیسے
مذکور ہوا اور کبھی صفت کو موصوف کے اوپر لاتے ہین اس حالت مین
کسرہ موصوف کے آخر پڑھا نہین جاتا اس ترکیب مین معنی کیواسطے یہ دیکھنا
ضرور ہے کہ موصوف کسی اور ذات سے تعلق رکھتا ہے یا نہین اگر تعلق کسی
اور ذات سے نہین رکھتا بذات خود قائم ہے اس ترکیب کے الٹنے مین
معنی نہین بدلین گے جیسے مرد نیک اور نیک مرد مین مرد موصوف ہے
بذات خود قائم اور نیک صفت ہے معنی دونوکے ایک ہین اگر موصوف
بذات خود قائم نہین بلکہ تعلق اور کسی ذات سے رکھتا ہے اُسوقت یہ موصوف
اور صفت اُس ذات کی صفت ہونگے کہ جس سے یہ موصوف تعلق رکھتا ہے
جیسے روے خوب رو موصوف اور خوب اسکی صفت ہے جب ہمنے صفت کو
موصوف کے اوپر مقدم کیا اور کہا خوب رو یہ لفظ خوب رو صفت اُسکی ہوا

کہ خوبی سے رو تعلق رکھتا ہے یعنی خوب رو وہ شخص ہے کہ جسکا رو خوب ہے
اور جیسے لعل لب (لام آخر لعل کا مکسور نہین) اُسکو کہین گے کہ جسکا لب
مانند لعل کے ہے اور خوشخو وہ شخص ہے کہ جسکی خو خوش ہے اور نیک نیت وہ
شخص ہے کہ جسکی نیت نیک ہے سرو قد وہ شخص ہے کہ جسکا قد سرو جیسا ہے
آہو چشم وہ ہے کہ جسکی چشم آہو جیسے ہے یہ ترکیب فارسی مین بیشتر خیال
رکھنی چاہیے ٭

مخفی نرہے کہ صفت کئی طرح سے آتی ہے **ایک** تو یہ کہ صفت مفرد ہو
جیسے مرد دانا مرد موصوف دانا مفرد اور صفت **دوسری** یہ کہ
صفت مرکب ہو مرکب کی کئی نو مین ہین **ایک** یہ کہ مرکب بترکیب اضافی ہو
جیسے مرد دانائے زمان مرد موصوف دانا مضاف اور زمان مضاف الیہ
دونو ملکے صفت ہوئے موصوف کی اور جیسے یار دلفریب یعنی یار فریبندۂ
دل فریب بمعنی فریبندہ مضاف دل مضاف الیہ دونو ملکے صفت ہوئی موصوف
کی **دوسری** یہ کہ صفت مرکب وصفی اُلٹا ہوا ہو جیسے یار خوشخو
یار موصوف خوشخو مرکب وصفی اُلٹا ہوا کہ جسکا ذکر ہوچکا ہے صفت ہے یار کی
اسیطرح سے یار خوش تقریر **تیسری** یہ کہ صفت اُلٹا ہوا جملہ اسمیہ بیانیہ ہو
وہ اسطرح سے ہے کہ جملہ اسمیہ بیانیہ مین سے کاف بیانیہ سر جملہ اور ضمیر
کہ پھرتی ہے موصوف کیطرف یعنی لفظ او اور لفظ است کہ علامت جملہ اسمیہ
کی ہے یہ تینون کلمے حذف کرکے مبتدا اور خبر کو مقلوب کرین یعنی اُلٹ دین
خبر کو مقدم کرین اور مبتدا کو مؤخر جیسے شہید تبسم دیت عشوہ خون بہا تبسم دیت

جملہ اسمیہ بیانیہ اُلٹا ہوا صفت ہے شہید کی اسیطرح سے عشوہ خون بہا ہے
اسکی یہ ہے شہید ہے کہ دیت او تبسم ست و خون بہاے او عشوہ ست جب
کاف بیانیہ سر جملہ او ر ضمیر آو او لفظ ست حذف کرکے مبتدا اور خبر کو اُلٹ دیا
شہید تبسم دیت عشوہ خون بہا ہوگیا
یاد رکھو کہ صفت او ر موصوف کے بیچ مین اور کوئی کلمہ فاصل نہین ہوتا اس مثال
مین کہ زید مرد یست نیک لفظ نیک کو عطف بیان یا بدل کہا چاہیے مردے
کے لفظ سے بدل اور عطف بیان کا مذکور اگلے فصل مین آویگا یا مردے
کو مبین کہو اور نیک لفظ مفرد اُسکا بیان یا اصل اسکی یہ کہو زید مردیست
کہ او نیک ست موافق فارسی کے قاعدے کی جملہ بیانیہ مین سے لفظ آو کہ مبتدا
تھا حذف کیا بعد اُسکے کاف بیانیہ اور لفظ ست بھی دور کیا زید مردیست نیک
رہ گیا ترکیب یون کہو زید مبتدا مرد مبین اور نیک بیان اسکا مبین اور بیان ملکے
خبر ہوا۔ مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا اور لفظ ست نشان ہے جملہ اسمیہ کا ❊

فصل در بدل و مبدل منہ

مبدل منہ وہ اسم ہے کہ اُسکے بعد ایک اسم اُسکا بدل واقع ہو اور معنی مین جو
مقصود مبدل منہ سے ہے وہی بدل سے ہوتا ہے اور ترکیب مین بدل اور مبدل منہ
ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین جیسے آمد زید برادر تو زید مبدل منہ برادر تو بدل ہے
بدل اور مبدل منہ کو ملاکے فاعل سمجھو آمد کا اور جیسے شاہ عباس شاہ مبدل منہ
عباس بدل اور آخر مبدل منہ کے کسرہ نہ پڑھا چاہیے شاہ عباس مین شاہ
کی ہ کو مکسور پڑھنا غلط ہے بدل مبدل منہ مین اور صفت موصوف مین یہی

آخر بھی ہے مبدل منہ کا آخر مکسور رہنہین پڑھتے موصوف کا پڑھتے ہین بعضی بدل کو
عطف بیان کہتے ہین اور بعضی بدل ہین اور عطف بیان مین یہ فرق کرتے ہین کہ بدل
اور مبدل منہ مین مقصود مبدل منہ نہین صرف بدل ہی ہوتا ہے اور عطف بیان مین
دونو مقصود ہوتے ہین جیسے امام من علی اسد اللہ ست اسد اللہ عطف بیان
ہے علی کا اور مقصود علی کے لفظ سے ہی ہے اور اسد اللہ کے لفظ سے بھی
یعنی امام میرا وہ علی ہے کہ جسکا خطاب اسد اللہ ہے

فصل در بیان مستثنی و مستثنی منہ

مستثنی وہ اسم ہے کہ بعد لفظ استثنا کے واقع ہو فارسی مین حرف استثنا کا لفظ مگر
اور جز اور عربی مین لفظ اِلّا و ماسوا ہے کہ فارسی مین بھی مستعمل ہے استثنا کے
معنی الگ کرنا ایک چیز کا کئی چیزون مین سے یا الگ کرنا ایک شخص کا مجمع سے
جو چیز یا جو شخص الگ کیا گیا ہو اسے مستثنی کہتے ہین اور جس مین سے مستثنی کو
الگ کرتے ہین اسکو مستثنی منہ کہتے ہین مستثنی اور مستثنی منہ ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین
جیسے آمدند ہمہ دوستان مگر زید ترجمہ آئے سب دوست مگر زید یعنی زید نہین آیا
اور جیسے زدم ہمہ دشمنان را مگر زید را ترجمہ مارا مین نے سب دشمنون کو مگر
زید کو نہین مارا زید پہلی مثال مین سب دوستون سے الگ ہو گیا کہ سب
آئے وہ نہین آیا اور دوسری مثال مین سب دشمنون سے الگ ہوا کہ
سب کو مارا اسکو نہین مارا ترکیب اسکی یہ ہے آمدند فعل مگر لفظ استثنا زید
مستثنی اور ہمہ دوستان مستثنی منہ پس مستثنی اور مستثنی منہ ملکے مجموعہ
فاعل ہوا آمدند کا پس فعل فاعل کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا دوسری

مثال کی ترکیب یہ ہے نزدم فعل با فاعل مگر لفظ استثنا کا زید مستثنی اور
دشمنان مستثنی منہ پس مستثنی اور مستثنی منہ ملکے مجموعہ مفعول لہ ہوا فعل کا فعل با فاعل
مفعول کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور جیسے آمد قوم جز زید یہان قوم مستثنی منہ
اور زید مستثنی ہے اور کبھی مستثنی منہ محذوف بھی ہوتا ہے جیسے نیامد
بمن جز زید یعنی نیامد کسی بمن جز زید ترجمہ نہ آیا کوئی میرے پاس سوا
زید کے لفظ زید مستثنی اور کسی مستثنی منہ محذوف ہے جیسے
نزدم جز زید یعنی نزدم کسی را جز زید ترجمہ نہ مارا مین نے کسیکو سوا زید کے
کسی را مستثنی منہ محذوف ہے اور زید مستثنی ٭

فصل در بیان اسمائے اشارت

اسمائے اشارت وہ اسم ہین جنکے ذریعہ سے کسی کی طرف اشارہ کیا جائے
اور مشار الیہ وہ ہے کہ جسکی طرف اشارہ کرین چنانچہ لفظ آن کہ واسطے
دور کی اشارت کے ہے جیسے آن کس آن اسم اشارت اور کس مشار الیہ اور
لفظ این واسطے نزدیک کی اشارت کے ہے جیسے این مرد این اسم
اشارت مرد مشار الیہ ٭

مخفی نرہے کہ اسم اشارت اور مشار الیہ ملکے حکم ایک کلمے کا رکھتے ہین جیسے
بزن این دزد را ترکیب اسکی بزن فعل با فاعل این اسم اشارت دزد مشار الیہ
اسم اشارت ساتھ مشار الیہ کے ملکے مفعول ہوا اور لفظ را علامت مفعول کی
ہے فعل با فاعل مفعول کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور چنان او چنین اصل مین
چون آن اور چون این تھین چون کلمہ تشبیہ کا آن اور این اسمائے اشارت

اکثر بعد چنان اور چنین کے جملہ بیانیہ ہوتا ہے *

فصل در بیان جار و مجرور

جار عربی مین وہ حرف ہین کہ جس اسم پر آتے ہین اُس اسم کو جر دیتے ہین جر کہتے ہین زیر کو بیائے تحتانی اور جار کے معنی زیر دینے والا اور جس کو اسم زیر دیتے ہین اسکو مجرور رکھتے ہین اُن حرفون کے فارسی ترجمے کو بھی جار کہتے ہین اس معنی سے کہ جار کہتے ہین کھینچنے والے کو یعنی یہ حروف وہ ہین کہ فعل یا شبہ فعل کے معنی اسم کیطرف کھینچکر پہنچا دیتے ہین وہ حرف فارسی مین یہ ہین (۱) برائے (۲) بہر (۳) پئے بمعنی برائے اِن تینون حرفون پر لفظ از بھی زائد آتا ہے جیسے از برائے خدا اور از بہر من اور از پئے تو (۴) جز اس حرف پر کبھی بائے موحدہ بھی زائد ہوتی ہے جیسے بجز تو (۵) چو اور چون کہ تشبیہ کے معنی ہین ہو (۶) بائے موحدہ (۷) در اور اندر (۸) بر (۹) از (۱۰) تا (۱۱) با (۱۲) را وہ را کہ برائے کے معنی مین آوے اور جار مجرور تعلق رکھتے ہین فعل سے یا فعل کے شبہ سی فعل شبہ مصدر را اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت ہے صفت وہ اسم ہے کہ وصف مین کسی شخص کے یا کسی چیز کے کہہ سکین جیسے نیک اور بد اور خوب اور زبون اور مانند انکی مثال جار مجرور کی یہ ہے آمدم برائے تو۔ ترکیب اسکی یہ ہے آمدم فعل با فاعل اور برائے جار اور تو مجرور جار اور مجرور متعلق فعل کے فعل با فاعل ساتھ متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اسیطرح ندیدم جز تو اور کارے ندارم بتو اور رفتم در بازار اور نشستم بر تخت اور رفتم از بریلی تا دہلی اور خدا را برمن سکین بنخشا۔ ترکیب اسکی یہ ہے بنخشا فعل با فاعل

را جار لفظ خدا مجرور بر جار سن موصوف مسکین صفت ۔ صفت اور موصوف ملکے مجرور ہوئے جار کے جار اور مجرور متعلق ہوئے فعل کے فعل با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور زید نویسندہ ہست بقلم ۔ ترکیب اسکی یہ ہے زید مبتدا نویسندہ خبر ہست نشان جملہ اسمیہ کا باء موحدہ جار قلم مجرور جار مجرور متعلق نویسندہ کے کہ شبہ فعل کا ہے مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا *

یاد رکھو کہ جار اور مجرور ملکے حکم حرف کا رکھتے ہین فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ اور مبتدا اور خبر نہین ہو سکتے *

پوشیدہ نرہے کہ جس عبارت مین جار اور مجرور ہون اور فعل یا شبہ فعل کا نہو وہان فعل کو یا فعل کے شبہ کو پیدا کرتے ہین جیسے **مصرعہ** بنام جہاندار جان آفرین * اسمین جار اور مجرور ہین فعل اور شبہ فعل کا نہین یہان سر مصرع ابتدا میکنم مقدر کرتے ہین اور جار اور مجرور کو اُسکے متعلق کہتے ہین اور جیسے زید در خانہ ہست یہان لفظ ثابت کہ اسم فاعل عربی کا ہے پیدا کرتے ہین اصل اسکی یون ہے زید در خانہ ثابت ست ترکیب اسکی یہ ہے زید مبتدا در جار خانہ مجرور ہست نشان جملہ اسمیہ کا جار اور مجرور متعلق ثابت کے ہوکے خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا **فائدہ** کبھی چو اور چون بمعنی مثل کے مضاف ہوتے ہین اور ترکیب مین مانند اسم کے مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہین جیسے زید چون شیر ست یعنی زید مانند شیر ست زید مبتدا چون بمعنی مانند مضاف شیر مضاف الیہ دونو ملکے خبر ہوئی

مخفی نرہے جار اور مجرور جنکی متعلق ہوتے ہین اُسکے اور جارا اور مجرور کی معنی
آپسمین مربوط ہوتے ہین اگر مربوط نہوون تو جانو کہ جار اور مجرور اُسکے متعلق نہین
اس صورت مین اور کوئی فعل یا شبہ فعل کا پیدا کرکے اسکے متعلق کرو
کہ وہ معنی مین مربوط ہو

فصل در بیان موصول وصلہ

موصول وہ اسم ہے ناتمام کہ جب تک اُسکے بعد ایک جملہ مذکور نہو اس قابل نہین
کہ مبتدا یا خبر یا فاعل یا مفعول یا مضاف الیہ ہوسکے اُس جملے کا نام صلہ موصول
کا ہے اُس جملے کے سرے پر **کاف** مثل کاف بیانیہ کے یا لفظ چہ ہوتا ہے کہ
اُسکو کاف صلہ یا کاف سر جملہ کہتے ہین اسمائے موصول یہ ہین آنکہ - آنانکہ -
ہر آنکہ - ہرکہ یہ چارون کلمے واسطے اشخاص کے ہین آنچہ - ہر آنچہ -
ہرچہ یہ تینون کلمے جیم فارسی والے واسطے اشیا کے ہین اور یائے مجہول
کہ آخر کسی اسم نکرہ کے ہو اور اُسکے بعد کاف صلہ کا ہو جیسے **کسیکہ** -
کسانیکہ - شخصیکہ - امریکہ - چیزیکہ اُس اسم کو بھی موصول جانو اور
جس اسم نکرہ کے اوپر لفظ **آن** ہو اور بعد اُس اسم کے کاف صلے کا ہو
وہ بھی موصول ہے جیسے مصرعہ آنکس کہ مرا کشت وباز آمد پیش + اور صلے مین
ایک ضمیر بھی ہے کہ موصول کیطرف پھرتی ہے +

پوشیدہ نرہے - آن جو موصل ہے اُسکے اور یائے موصول کے
معنی ایک ہین اور آنانکہ واسطے جمع کے لاتے ہین مثالین سب کی بیان کرتا ہون
اور ایک مثال کی ترکیب **بیت** آنکہ در آدم دمیدہ روح را - وا داز طوفان

نجات نے نوح را ۔ ترکیب اسکی یہ ہے آن موصول کا ف صلہ کا [illegible] ماضی قریب ضمیر اسمین کہ پھرتی ہے موصول کیطرف فاعل ہے فعل کا روح مفعول لفظ را علامت مفعول کی در جار آدم مجرور متعلق فعل کے فعل سا تھہ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ ہو کے معطوف علیہ ہوا مصرع ثانی کا ۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر صلہ ہوا موصول کا ۔ موصول اور صلہ ملکر خبر ہوئی مبتدا محذوف یعنی آو کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا باقی موصولات کی مثالین اشعار ذیل سے دریافت کرو ۔

ابیات

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند	آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند
ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت	دماغ بیہودہ پخت وخیال باطل بست
ہر کہ آمد عمارت نو ساخت	رفت منزل بدیگری پرداخت
آنچہ او گفت غیر آن کردن	نیست سودی بجز زیان کردن
ہر آنچہ کہ میبایدت پیش گیر	سر ماندار ی سر خویش گیر
آنکس کہ مرا کشت باز آمد پشیمان	ما ناکہ دلش بسوخت برکشتۂ خویش
کسی کاتش ظلم زد در جہان	بر آورد از اہل عالم فغان
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند	برفتند وبسیار سرگشتہ اند
غریبے کہ پر فتنہ باشد سرش	میازار وبیرون کن از کشورش

پوشیدہ نرہے کبھی موصول کو حذف بھی کرتے ہین چنانچہ بعد حرف ندا کے جیسے ایکہ اصل مین تھا اے آنکہ آن کو حذف کیا

خمسہ

ایکہ در ذاتِ خویش منفردی	بصفاتِ کمال متحدی
بس فرو رفتہ ام بچاہ بدی	یا حبیب الا آخذ بیدی

ما العجزی سواک مستندی	

اور ہر کہ مخفف ہر آنکہ کا ہے اور ہرچہ مخفف ہر آنچہ کا ہے
مخفی نرہے کہ صلہ میں ضمیر کبھی فاعل واقع ہوتی ہے اور کبھی مفعول کبھی مضاف الیہ کبھی مبتدا ان سب مین ضمیر فاعل ہی کی محذوف نہین ہوتی اکثر اور ضمیرون کو حذف کر کے موصول کو اُسکے قائم مقام رکھتے ہین اگر ضمیر مفعول کے ساتھ لفظ را نشان مفعول کا ہو تو وہ لفظ را بھی موصول کے ساتھ لگا دیتے ہین ضمیر فاعل کی مثال پچھلے بیتون مین گزری +

مثال ضمیر صلہ کہ مبتدا ومحذوفست

آنکہ ستمگارست گنہگارست اصل اُسکی آنکہ او ستمگارست گنہگارست لفظ او مبتدا ہے کہ حذف کیا اور موصول کو قائم مقام رکھا اور ستمگار خبر یہ جملہ اسمیہ صلہ ہوا اور موصول ساتھ صلے کے ملکے مبتدا ہوا اور گنہگار خبر +

مثال ضمیر صلہ کہ مفعولست ومحذوف

بیت آنرا کہ فلک بمسند عشق نشاند ـ خاکِ در دوست را بہ بالین میخواند + اصل اسکی آنکہ اورا افلاک بر مسند عشق نشاند ترکیب اسکی یہ ہے آن موصول کاف صلے کا نشاند فعل فلک فاعل اور ضمیر او مفعول لفظ را نشان مفعول کا ضمیر مفعول کو یعنی لفظ او کو حذف کیا موصول کو اُسکے قائم مقام کیا یعنی مفعول قرار دیا

اور لفظ را نشان مفعول کا اُسکے ساتھ لگایا بائے موحدہ جار بستد مضاف
عشق مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکے مجرور ہوئے جار بمع مجرور
متعلق نشاند کے نشاند فعل۔ فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکے جملہ
ہوکے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلے کے ملکے مبتدا ہوا دوسرا
مصرعہ جملہ ہوکے خبر ہوا +

مثال ضمیر در صلہ کہ مضاف الیہ است محذوف

بیت کسی را کہ اقبال باشد غلام۔ بود میل خاطر بطاعت مدام + اصل اسکی
یہ ہے کسی کہ اقبال غلام او باشد کسی موصول کاف صلہ کا باشد فعل ناقص
چاہتا ہے اسم اور خبر کو اقبال اُسکا اسم غلام مضاف ضمیر او مضاف الیہ اس ضمیر
مضاف الیہ کو یعنی لفظ او کو حذف کرکے موصول کو اُسکے قائم مقام کیا یعنی
مضاف الیہ غلام کا قرار دیا جبکہ مضاف اور مضاف الیہ میں فاصلہ واقع ہوا
موافق قاعدہ فارسی کے لفظ را نشان مضاف الیہ کا آخر موصول کے لگایا یہ
مضاف اور مضاف الیہ ملکے خبر ہوئی فعل ناقص کی فعل ناقص اسم اور خبر کے ساتھ
ملکے جملہ فعلیہ اور بقول بعضے جملہ اسمیہ ہو کی صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ کے
ساتھ ملکے مبتدا ہوا دوسرا مصرعہ جملہ ہوکے خبر پڑا اسیطرح سے ہی بیت
کسی را کہ گردن کشی در سرست۔ تواضع از و یافتن خوشترست + اصل اسکی
کسیکہ گردن کشی در سر اوست لفظ سر مضاف ضمیر او مضاف الیہ ہے سو اسکو
حذف کیا موصول مضاف الیہ سر کا ٹھرایا مضاف الیہ سے دور پڑا اسواسطے
لفظ را نشان مضاف الیہ کا موصول کے آخر لگایا کسی را ہوگیا گردن کشی

مبتدا اور جار مجرور جار اور مجرور متعلق ثابت کے ہوکے خبر ہوئی
مبتدا کی مبتدا خبر کے ساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوکے صلہ ہوا موصول کا موصول
صلے کے ساتھ ملکے مبتدا ہوا دوسرا مصرع اُسکی خبر

یہ بھی یاد رکھو کہ موصول صلے کے ساتھ ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتا ہے موصول
کے مبتدا ہونے کی مثالین مذکور ہوئین وہ مثال کہ جسمین موصول فاعل ہے یہ ہے
آمد آنکہ او دوست من ست آمد فعل آن موصول کاف صلے کا اور او دوست
من ست جملہ صلہ ہے موصول اور صلہ ملکے فاعل ہوا آمد کا اور وہ مثال کہ جسمین
موصول مفعول ہے یہ ہے یافتم آنرا کہ می جستم یافتم فعل با فاعل آن موصول کاف صلے کا
می جستم جملہ صلہ موصول کا موصول صلے کے ساتھ ملکے مفعول ہوا یافتم کا اور وہ
مثال جسمین موصول مضاف الیہ ہے یہ ہے آمد غلام آنکہ نامش زید ست آمد فعل غلام
مضاف آن موصول کاف صلے کا نامش زید ست جملہ صلہ پس موصول ساتھ صلے کے
ملکے مضاف الیہ ہوا غلام کا مضاف ساتھ مضاف الیہ کے ملکے فاعل ہوا آمد کا اور وہ
مثال کہ جسمین موصول خبر ہے یہ ہے یار آنست کہ دیدی یار مبتدا آن موصول کاف
صلے کا دیدی فعل با فاعل صلہ ہوا موصول کا موصول صلے کے ساتھ ملکے خبر
ہوئی مبتدا کی لفظ ہست نشان جملہ اسمیہ کا مبتدا خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ ہوا ؎

فصل در بیان عدد و معدود

عدد گنتی کو کہتے ہین اور جس چیز کو گنتے ہین اُسکو معدود کہتی ہین جیسے صد روپیہ صد
عدد ہے اور روپیہ معدود ہے عدد اور معدود ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین جیسے
ہزار روپیہ بیخواہم ہزار روپیہ مفعول ہے بیخواہم فعل با فاعل حقیقت مین عدد صفت

ہوتا ہے معدود کا اکثر مقدم آتا ہے معدود پر جیسے ہزار روپیہ یعنی ایسے روپے کہ ہزار ہین اگر صفت اور موصوف کہیے جب بھی حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین مبتدی کو سو تک گنتی ہندی اور فارسی کی یاد کرنا ضرور ہے سو اس جدول مین مندرج ہے

فائدہ عدد کے لکھنے کے واسطے رقوم ہندی کی نو شکلین مقرر ہین وہ یہ ہین

ایک سے نو تک

ایک ۱	دو ۲	تین ۳	چار ۴	پانچ ۵	چھہ ۶	سات ۷	آٹھ ۸	نو ۹

اور ان قسمون مین لکھنے کے لیے مرتبے مقرر ہین جس مرتبے کی رقم ہو اُس مرتبے مین لکھنا چاہیے اور جو نسا مرتبہ خالی رقم سے ہو وہان نقطہ کہ اُسکو مجازاً صفر کہتے ہین لکھنا چاہیے مرتبے اعداد کے بے نہایت ہین تھوڑے سے مبتدی کیواسطے لکھتا ہون زیادہ حساب کی کتاب مین دیکھے گا

۱	از یک تا نہ	احاد
۲	از دہ تا نود	عشرات
۳	از صد تا نہ صد	مآت
۴	از ہزار تا نہ ہزار	الوف
۵	از دہ ہزار تا نود ہزار	عشرات الوف
۶	از لک تا نہ لک	لکوک
۷	از دہ لک تا نود لک	عشرات لکوک
۸	از کروڑ تا نہ کروڑ	کروڑ
۹	از دہ کروڑ تا نود کروڑ	عشرات کروڑ
۱۰	از ارب تا نہ ارب	ارب
۱۱	از دہ ارب تا نود ارب	عشرات ارب
۱۲	از کھرب تا نہ کھرب	کھرب
۱۳	از دہ کھرب تا نود کھرب	عشرات کھرب
۱۴	از نیل تا نہ نیل	نیل
۱۵	از دہ نیل تا نود نیل	عشرات نیل
۱۶	از پدم تا نہ پدم	پدم
۱۷	از دہ پدم تا نود پدم	عشرات پدم

ایکسو کو یکصد و دسو کو دو صد تین سو کو سہ صد کہتے ہین اور دس سو کا ہزار ہوتا ہے اسیطرح سے یکہزار دو ہزار سہ ہزار اور گنتی ہین پہلے ہزار پہر سیکڑے پہر عدد جو جدول مین ہین لکہنا پڑھنا چاہیے جیسے یکہزار و یکصد و سی و یک یعنی ایکہزار ایکسو اکتیس ؀

فصل دربیان عطف و معطوف و معطوف علیہ

معطوف وہ کلمہ یا کلام ہے کہ حرف عطف کی بعد واقع ہوا اور معطوف علیہ وہ کلمہ یا کلام ہے کہ حرف عطف سی قبل واقع ہو کلمے کا عطف کلمے پر ہوتا ہے اور کلام کا کلام پر عطف کے معنی پہیرنا معطوف کا بسبب حرف عطف کے معطوف علیہ کیطرف یعنی معطوف کو معطوف علیہ کے حال کا شریک کرنا اور حرف عطف کا واو ہے جسکا ترجمہ اور جیسے آمد زید و بکر آمد فعل زید اسکا فاعل واو عطف کا بکر بہی بسبب عطف کی فاعل ہوا آمد کا فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا یہ عطف کلمے کا کلمے پر ہوا اور کلام کا عطف کلام پر اس مثال مین ہے آنکہ ذاتش کریم ست و لطفش عمیم خداوند ماست آنکہ موصول ذاتش کریم جملہ اسمیہ صلہ موصول کا اور واو عطف کا لطفش عمیم بہی جملہ اسمیہ بسبب عطف کے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلون کے ملکے مبتدا ہوا خداوند ماست اسکی خبر مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا ترکیب مین جو حال معطوف علیہ کا ہوتا ہے وہی معطوف کا ہوتا ہے اور لفظ ہم اور نیز اور یا اور نون نفی بہی حرف عطف کے ہین جیسے آمد زید عمرو و نیز بکر ہم اور جیسے آمد زید یا عمرو اور جیسے نہ زید آمد نہ عمرو اور جیسے دل اینجا کسے نیامد نہ زید نہ عمرو ؀

۹۵۰۸۷

باب سوم در ذکر معانی حرف مفردہ و حروف مرکبہ

یعنی بعضی از کلمات اس باب مین کئی فصلین ہین

یک ایک	دو دو	سه تین	چهار چار	پنج پانچ	۵
شش چھ	هفت سات	هشت آٹھ	نه نو	ده دس	۱۰
یازده گیاره	دوازده باره	سیزده تیره	چهارده چوده	پانزده پندره	۱۵
شانزده سوله	هفده ستره	هژده اٹھاره	نوزده انیس	بست بیس	۲۰
بست و یک اکیس	بست و دو بائیس	بست و سه تیئیس	بست و چهار چوبیس	بست و پنج پچیس	
بست و شش چھبیس	بست و هفت ستائیس	بست و هشت اٹھائیس	بست و نه انتیس	سی تیس	۳۰
سی و یک اکتیس	سی و دو بتیس	سی و سه تینتیس	سی و چهار چونتیس	سی و پنج پینتیس	
سی و شش چھتیس	سی و هفت سینتیس	سی و هشت اٹھتیس	سی و نه انتالیس	چهل چالیس	۴۰
چهل و یک اکتالیس	چهل و دو بیالیس	چهل و سه تینتالیس	چهل و چهار چوالیس	چهل و پنج پینتالیس	
چهل و شش چھیالیس	چهل و هفت سینتالیس	چهل و هشت اٹھتالیس	چهل و نه انچاس	پنجاه پچاس	۵۰
پنجاه و یک اکیاون	پنجاه و دو باون	پنجاه و سه ترپن	پنجاه و چهار چون	پنجاه و پنج پچپن	
پنجاه و شش چھپن	پنجاه و هفت ستاون	پنجاه و هشت اٹھاون	پنجاه و نه انسٹھ	شصت ساٹھ	۶۰
شصت و یک اکسٹھ	شصت و دو باسٹھ	شصت و سه تریسٹھ	شصت و چهار چونسٹھ	شصت و پنج پینسٹھ	
شصت و شش چھیاسٹھ	شصت و هفت سڑسٹھ	شصت و هشت اڑسٹھ	شصت و نه انہتر	هفتاد ستر	۷۰
هفتاد و یک اکہتر	هفتاد و دو بہتر	هفتاد و سه تہتر	هفتاد و چهار چوہتر	هفتاد و پنج پچہتر	
هفتاد و شش چھہتر	هفتاد و هفت ستتر	هفتاد و هشت اٹھتر	هفتاد و نه اناسی	هشتاد اسی	۸۰
هشتاد و یک اکیاسی	هشتاد و دو بیاسی	هشتاد و سه تراسی	هشتاد و چهار چوراسی	هشتاد و پنج پچاسی	
هشتاد و شش چھیاسی	هشتاد و هفت ستاسی	هشتاد و هشت اٹھاسی	هشتاد و نه نواسی	نود نوے	۹۰
نود و یک اکیانوے	نود و دو بانوے	نود و سه ترانوے	نود و چهار چورانوے	نود و پنج پچانوے	
نود و شش چھیانوے	نود و هفت ستانوے	نود و هشت اٹھانوے	نود و نه ننانوے	صد سو	۱۰۰

فصل در معانی حروف مفردہ

الف

وہ ہے کہ ہمیشہ ساکن ہو اور اُسکے پڑھنے مین آواز کو پیچش نہو اگر متحرک ہو یا اُسکے پڑھنے مین آواز کو پیچش ہو تو وہ ہمزہ ہے کہ اصل مین امزہ تھا الف ؤسی بدل ہوکے ہمزہ ہوگیا اور ہمزہ کو عرف مین الف بھی کہتے ہین اور الف کئی معنی کیوسطے آتا ہے اس جدول سے دریافت کرو جو آگے آویگی*

الف

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	براے ندا	آخر اسما	خدایا۔ بادشاہا۔ یعنی اے خدا۔ اے بادشاہ
۲	براے دعا	در مضارع	کناد۔ رساد۔ بواد مخفف اُسکا باد نفی لگے ساتھ میم کے مکناد۔ مرساد۔ مباد
۳	بمعنی فاعل	آخر صیغہ امر حاضر معروف	دانا۔ بینا۔ شکیبا بمعنی دانندہ۔ بینندہ۔ شکیبندہ
۴	بمعنی واو عطف	در دو کلمہ مرادف	تگاپو۔ یعنی تک و پو۔ تگادو۔ یعنی تگ و دو۔ بمعنی دوڑ دھوپ
	ایضاً	در دو کلمہ غیر مرادف	رستاخیز۔ بمعنی رست و خیز بمعنی جمنا و اُٹھنا و نزد اکثر الف رستاخیز زائد ست
۵	بمعنی کثرت	در آخر صفت	خوشا۔ بمعنی بسیار خوش۔ و بدا بمعنی بسیار بد
۶	زائد	آخر ماضی مطلق	گفتا بمعنی گفت۔ و رفتا بمعنی رفت
	ایضاً	آخر صیغہ دعا	بادا۔ بمعنی باد۔ شوادا۔ بمعنی شواد
	ایضاً	آخر اسما	شب و روز محذومنا طالبا * پیے جیفۂ دنیوی ذلگھتا یعنی طالب

نمبر	معنی	موقع	مثال
۶	زائد	اول اسما	اسکندر بکسر اسمند بفتح اشتلم بضم بمعنی سکندر و سمند و شتلم اس الف کو حرکت مابعد کی دیتے ہین
	ایضاً	اول بعض حروف	آبر اور آبا اور آبے بمعنی بر اور با اور بے کہ بمعنی نفی ست
۷	برای درازی آواز یعنی ندبہ	آخر اسما	دردا۔ دریغا۔ واغوثا۔ واحسرتا
۸	برای پیوستگی	در دو کلمہ مکرر	دوشادوش۔ لبالب۔ یعنی دوش پیوستہ بدوش و لب پیوستہ بہ لب

ب

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برای اتصال بمعنی ساتھ کے	اول اسما	آشنائی بتوجہ در دسرست + یعنی آشنائی ساتھ تیرے
۲	بمعنی در	״	افتم بپای تو کہ بخشی خطای من + یعنی در پای تو
۳	بمعنی مع	״	بیا کہ دل بعجب لذتی ہم آغوش ست + یعنی با عجب لذتے
۴	بمعنی بر	״	جانم بلب رسید و بجانان خبر نرسید + یعنی بر لب رسید
۵	بمعنی برای	״	بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند + یعنی برای طواف کعبہ
۶	بمعنی از	״	جمال دوست بدیدن نمیشود آخر + یعنی از دیدن نمیشود آخر
۷	بمعنی را	״	دادہ اند آنچہ بما کاشکی از ما گیرند + یعنی آنچہ ما را دادہ اند
۸	بمعنی بسبب	״	بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست + یعنی بسبب گناہ عشق تو

نمبر	معنی	موقع	مثال
۹	بمعنی مدد	اول اسما	تازه میسازم بناخن باز داغ خویش را + یعنی بمدد ناخن
۱۰	بمعنی موافق	"	نفسی ز آتش دل بارها گداخت مرا + که اینچنین بمراد دل تو ساخت مرا + یعنی موافق مراد دل تو
۱۱	بمعنی نزدیک	"	یارب تو مرا بیار دمساز رسان + یعنی نزدیک یار دمساز
۱۲	بمعنی وسیله وطفیل	"	عصیان مرا دو نصف کن در عرصات + نصفی بحسن ببخش و نصفی بحسین + یعنی بوسیله وطفیل حسن و حسین
۱۳	بمعنی قسم	"	بخدای کریم عزوجل + یعنی قسم میخورم بخدای کریم عزوجل
۱۴	برای ابتدا	"	بنام جهاندار جان آفرین + یعنی ابتدا میکنم بنام جهاندار جان آفرین
۱۵	برای مقابله ومعاوضه	"	پدرم روضهٔ رضوان بدو گندم بفروخت + یعنی بعوض دو دانهٔ گندم
۱۶	برای پیوستگی	درمیان دو کلمه مکرر	دمبدم ساعت بساعت باد افزون جاه تو + یعنی دم پیوسته بدم و ساعت پیوسته بساعت
۱۷	بمعنی برابر و مانند	اول اسما	بصورت تو بتی کمتر آفرید خدا + یعنی برابر و مانند صورت تو
۱۸	بمعنی لائق	"	صائب کنون که درد بدرمان نمانده است + ای لائق درمان
۱۹	برای تفسیر	"	بدریا در منافع بیشمارست + یعنی در دریا
	برای تفسیر	"	چون آختن ستم سگزی به پسر بر - یعنی بر پسر

نمبر	معنی	موقع	مثال
۲۱	بمعنی تحت و پائین	اول اسما	گراں باری خاطر در آید بتنگ ÷ یعنی زیر سنگ در آید
۲۲	بمعنی برخ	"	بگردن فتد سرکش و تندخو ÷ یعنی برخ گردن - گردن بل
۲۳	بمعنی اضافت	"	در زر داری بزور محتاج نه ÷ یعنی محتاج زر در نه یعنی محتاج زر کا [illegible]
۲۴	بمعنی طرف	"	سر بقبله دارم تو رو بدیر داری ÷ یعنی بطرف قبله بطرف دیر
۲۵	زائد	بر اسم	آن قطره ام که چرخ بدور افگند مرا ÷ یعنی دور افگند مرا
	"	بر حرف	نخواهم خدایا بجز نام تو ÷ یعنی جز نام تو
	"	بر افعال	ببرد - اس بے کو مضموم پڑھو جسکا مابعد مضموم ہو - ببرد ور [illegible] جو مضموم ہو تو مکسور

ت

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے خطاب حاضر	آخر کلمہ	کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے جیسے بارت بروم اور بردست بار یعنی بروم بار تو کبھی مفعول واقع ہوتی ہے جیسے دادمت زر اور زرت دادم یعنی زر ترا - اگر آخر کلمے کے ہ ہو تو الف ت پر زیادہ کرو جیسے خانہ اَت اگر الف یا واو ہو یائے تحتانی زیادہ کرو جیسے صدایت اور بویت اور کبھی یائے تحتانی نہیں زیادہ کرتے ہیں جیسے بوسم پاشت ہیم روت ابجان
	"	علیحدہ	واو معدولہ کے آخر زیادہ کرکے تو پڑھتے ہیں تو فاعل بھی اور مبتدا بھی اور خبر بھی اور مضاف الیہ بھی ہوتا ہے جیسے آمدی تو - تو کجائی - زید توئی - غلام تو
۲	بمعنی خود	آخر اسم	از بارگہت مرانم اے شاه ÷ یعنی از بارگاه خود

نمبر	معنی	موقع	مثال
۳	زائد	آخر اسم	جیسے بالش - بالشت
		چ	
۱	برائے سبب	سر جملہ	این طعام نخوردم چہ ہمزہ بود - یعنی نہ کھایا میں نے اس سبب سے کہ ہمزہ تھا
۲	برائے استفہام	اکثر سر جملہ	چہ گفتی - کیا کہا تو نے - چیستی - کیا ہے تو - چہ حال ست کیا حال ہے
۳	برائے تعظیم	سر کلمہ	چہ قیامت ست جانان کہ بعاشقان نمودی ؛ یعنی کیا بڑی قیامت ہے
۴	برائے تحقیر	ایضاً	ما چہ باشیم وچہ باشد دل غم پرور ما ؛ یعنی ما چہ حقیر باشیم و دل ما چہ حقیر باشد
۵	بمعنی ہر چیز	متصل بہ لفظ ہر دیدہ شد	زینت خود ساخت دولت ہر چہ رار و کرد فقر ؛ مشعل شاہ از کہن لق گدایان و شنست ؛ یعنی ہر چیز رار د کرد
۶	بمعنے ہر چہ	سر کلمہ و کلام	چہ باشد بیسر بزدوی فرست ؛ یعنی ہر چہ بیسر باشد
		د	
		علامت مضارع کی اور امر غائب کی اور نہی غائب کی ہے آخر کلمے کے آتی ہے اور ماقبل اُسکا مفتوح ہوتا ہے	
		ش معجمہ	
۱	ضمیر غائب	آخر کلمہ	کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے دادمش انعام وانعامش دادم ماقبل اسکا مفتوح ہوتا ہے اگر کاف بیانی ماقبل اُسکے ہو تو مکسور ہ بعد جیسے کش اگر ہ والے کلمے کے بعد ہو تو بعد ہ کے ہمزہ مفتوح

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	ضمیر غائب	آخر کلمہ	زیادہ کرو جیسے خانہ اش کاشانہ اش کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غلامش اگر مضاف وہ کلمہ ہو کہ جسکے آخر آخر الف یا واو ہو تو بعد الف کے یا واو کے یائے تحتانی مفتوحہ زیادہ کرکے شین سے ملا کے پڑھتے ہین جیسے خویش بویش صفایش اور کبھی یائے تحتانی مفتوح نہین بھی لاتے ہین پڑھتے ہین خوش بوش صفاش جفاش
۲	بمعنی حاصل مصدر	بعد صیغہ امر حاضر معروف	جیسے کوشش و کشش بمعنی کوشیدن و کشیدن ماقبل شین مصدری کا ہمیشہ مکسور ہوتا ہے
۳	زائد	آخر کلمہ	خودش آمد یعنی خود آمد

ک

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برای علت و سبب	درمیان دو جملہ	بردرت آمدم کہ لطف کنی + یعنی بردرت آمدم بدین سبب کہ لطف کنی
۲	برائے بیان	سر جملہ بعد مبین	دل کہ در برداشتم دادم ترا + دل مبین ست و کاف بیانیہ سر جملہ بیان
	〃	بر جملہ مقولہ	گفتم کہ گلی بچینم از باغ + یعنی گفتم اینکہ گلے بچینم از باغ
	〃	بعد موصول بر جملہ صلہ	ای آنکہ سماک خویش پایندہ توئی + آن موصول و کاف صلہ
	〃	بعد موصول محذوف	اکہ بردی دلم کجا رفتی + یعنی آنکہ بردلم کجا رفتی
۳	برائے مفاجات یعنی ناگاہ و یکایک	درمیان دو جملہ	بودیم بیخبر کہ سپاہ عدو رسید + یعنی ناگاہ و یکایک

نمبر	معنی	موقع	مثال
۴	برائے عطف	درمیان دو جملہ	اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند * کہ خر لنگ جان بمنزل برد * یعنی اسپ بماند و خر جان بمنزل برد
۵	برائے ربط	برجملہ معترضہ کہ در جملہ دیگر باشد	دل کہ طومار وفا بود من محزون را * پارہ کردند بستند بتان مضمون را * طومار وفا بود جملہ معترضہ کاف بیانیہ
۶	برائے استفہام بمعنی کدام	ایک جز جملہ کا ہوتا ہے	اگر جملہ اسمیہ ہو تو کاف استفہام کا جز پڑتا ہے جیسے این مرد کیست این مرد مبتدا کاف استفہام کا خبر اور ست علامت جملہ اسمیہ کے اگر جملہ فعلیہ ہو تو فاعل ہوگا جیسے کہ آمد یا مفعول ہوگا جیسے کرا زدی کلمہ زدی فعل با فاعل کاف استفہام مفعول ور لفظ را نشان مفعول ہوگا * استفہام کیا ہے پوچھنا ایک بات کا وہ تین طرح ہے ایک استفہام اقراری ہے کہ جس سے اقرار دریافت ہو جیسے بیت دوش در بزم تو آزردہ و ناشاد کہ بود * من نبودم ہدف ناوک بیداد کہ بود * ترجمہ کل رات تیری مجلس مین آزردہ اور ناشاد کون تھا۔ مین نہ تھا نشانہ ظلم کا کون تھا۔ اس کلام سے اقرار ہوا کہ شاعر کہتا ہے تیری مجلس مین آزردہ اور ناشاد اور نشانہ ظلم کا مین تھا دوسرا استفہام انکاری کہ اس سے انکار معلوم ہو جیسے بیت کہ می گوید کہ بر عزم سفر بست *

	معنی	موقع	مثال
۶	برای استفہام بمعنی کدام	ایک جز جملہ کا ہوتا ہے	بقتل عاشق مسکین کمر بست * ترجمہ کسی کہتا ہے کہ سفر کے قصد پر کمر باندھی - واسطے مار ڈالنے عاشق مسکین کے کمر باندھی - تیسرا استفہام استخباری وہ ایک بات کا پوچھنا ہے نہ اقرار ہے نہ انکار جیسے شعر لالہ رخا سمن برا سرو روان کیستی - سنگدلا ستمگرا آفت جان کیستی * یعنی پوچھتا ہے شاعر اے لالہ رخ اے سمن بر سرو روان یعنی معشوق کسکا ہے تو * اے سنگدل اے ستمگر آفت جان کسکا ہے
۷	بمعنی بلکہ	درمیان دو جملہ	اس کاف کے باعث پہلے جملے سی دوسرا جملہ ترقی رکھتا ہے جیسے بیت نہ من بر آن گل عارض غزل سرایم و بس * کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزارانند * فقط مین ہی اُس گل رخسار پر غزل خوان نہیں ہون بلکہ بلبل تیری یعنی عاشق تیری ہر طرف سی ہزارون ہین دوسری مصرعہ کی ترقی ظاہر ہے
۸	بمعنی از	بر اسم بجای از	ترک احسان خواجہ اولے تر - کاحتمال جفای بوابان * یعنی از جفای بوابان یعنی دربانان
۹	برای تصغیر وزاید نیز	آخر اسم ماقبل مفتوح	ماقبل اس کاف کا مفتوح ہوتا ہے جیسے لطف اور لطفک اور طفل طفلک مرد اور مردک پسر اور پسرک خوجون زلو و زلوک

	معنی	موقع	مثال
۱۰	بمعنی ہرکہ	بیچ سر کلمہ از کلمات جملہ	دگر کشور آباد بیند بخواب + کہ دارد دل اہل کشور خراب یعنی ہرکہ دل اہل کشور خراب دارد کشور آباد نہ بیند
۱۱	برای تائید مانند کاف علت		محبت کے رو دگر استخوانم توتیا گردد – کہ از سائیدن صندل کجا نقصان شود بو را + محبت کب جاوے اگرچہ استخوان سرمہ ہوجاوین کسواسطے صندل کے گھسنے سے بو کا نقصان نہین ہوتا اس کاف سے پہلی بات کی تائید ہوئی
۱۲	برائی تشبیہ بمعنی چنانکہ	درمیان دو کلام	چنان میخورد زنگی خام را – کہ زنگی خورد مغز بادام را + ترجمہ ایسا کھاتا ہے سکندر کچی زنگی کو کہ جیسے زنگی کھاوے مغز بادام کو + دوسرے مصرع مین تشبیہ ہے پہلے مصرع کی
۱۳	زائد	درمیان کلام	مولانا روم میفرمایند + کہ چنین بنماید و گہ ضد این + جز کہ حیرانی نباشد کار دین + یعنی جز حیرانی نباشد کار دین
۱۴	برای تردید بمعنی یا	درمیان دو کلمہ	جیسے زید آمد کہ عمرو + یعنی زید آمد یا عمرو

م

۱	متکلم ضمیر متصل	آخر کلمہ	ترکیب مین کبھی فاعل ہوتا ہے جیسے کردم کیا مین نے آمدم آیا مین اور کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے چہ فرمائیم کیا فرماتا ہے تو مجھکو اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے یا بعد

	معنی	موقع	مثال
			مضاف کے جیسے غلامم غلام میرا آیا قبل مضاف کے جیسے سعدی شیرازی کا قول ہے تولاے مردان این پاک بوم * برانگیختم خاطر از شام و روم * برانگیختم کے آخر کا میم مضاف الیہ ہے خاطر کا یعنی خاطرم از شام و روم برانگیخت کبھی میم بعد فعل کے پیوستہ فعل سے اور مضاف اُسکا قبل فعل کے ہوتا ہے بیت بتان وفا دشمن و بے مروت - از ین زندگی دل ببر داشتندم * یعنی دلم از ین زندگی ببر داشتند * کبھی اس میم کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے بیت گفتم کہ گلی بچینم از باغ - گل دیدم و مستشد بہوسے * یعنی مست بہوسے
۲	بمعنی خود	آخر کلمہ	بلطفم بخوان یا بران از درم * ندارم بجز آستانت سرم * یعنی سر خود
۳	برای نہی	اوّل صیغہ امر حاضر و اوّل صیغہ مضارع دعا	جیسے کن سے مکن آیا مکن ہوا یہ میم ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور جیسے رساد - مرساد - باد - مباد - کناد - مکناد
۴	برای صفت اعداد	آخر عدد	جیسے یکم - دوم - سوم - یہ میم ساکن ہوتا ہے اور ماقبل اُسکا مضموم

ن

	معنی	موقع	مثال
١	برائے نفی	آخر ماضی و مضارع و مستقبل و حال	نکرد - نکند - نخواہد کرد - نمیکند - یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
٢	برای نہی	برامر غائب	باید کہ نکند - باید کہ نکرده شود - یہ نون بھی ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
٣	برائے استفہام	اوّل کلمہ	استفہام اقراری بیت غلامی شکستش سر دوست وپائے - کہ باری نگفتم کہ اینجا مپائے + یعنی گفتم استفہام استخباری جیسے کسی سے پوچھو این طعام نمیخوری یعنی میخوری یا نمیخوری یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اگر نون کو علیحدہ لکھیں تو چاہیے کہ ہای مختفی آخر کو زیادہ کریں جیسے نہ - اور کبھی ہائے مختفی یائے تحتانی سے بدل ہوتی ہے اور فتحہ نون کا کسرہ سے جیسے نے اور کبھی نے کو مکرر بھی لاتے ہیں کہ اُس سے کلام سابق کی نفی مراد ہوتی ہے جیسے زید در خانہ ست نے نے بسفر رفتہ ست
٤	برای مصدر	آخر کلمہ بعد تائے فوقانی یا دال	جیسے رفتن اور آمدن یہ نون ساکن ہوتا ہے
٥	برائے نسبت	آخر اسم	جیسے رہمن منسوب برہم اور جوشن منسوب بجوش بمعنی حلقہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ نون مخفف آن کا ہے کہ واسطے نسبت کے ہے
٦	زائد	آخر کلمہ	جیسے باداش باداشن زیبا زیبان محسو سون چو چون

بیان واو

واو اصلی جو جزو کلمہ کی ہے دو قسم پر ہے معدولہ اور ملفوظی معدولہ وہ کہ پڑھنے مین نہ آوے جیسے اِن کلمون مین ہے خورد و خورش و خویش و خواجہ و خود اور ملفوظی وہ ہے کہ پڑھنے مین آوے وُہ بہی دو قسم پر ہے معروف و مجہول معروف جیسے نور اور ظہور مین اور مجہول جیسے زور اور شور مین۔ واو ملفوظی جو جزو کلمے کی نہو اسکے کئی معنی ہین

معنی واو

۱	برائے عطف	درمیان معطوف و معطوف علیہ	جیسے آمد زید و عمرو۔ آیا زید اور عمرو واو عطف کی زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف۔ حال معطوف اور معطوف علیہ کا ایک ہوتا ہے
۲	برائے لزوم	درمیان لازم و ملزوم	بیت اگر دعوتم رد کنی ور قبول * من و دست و دامان آل رسول * دست و دامان آپس مین لازم اور ملزوم ہین
۳	برائے استبعاد یعنی دوری	درمیان دو کلمہ کہ باہم بعد داشتہ باشند	بیت من و انکار شراب اینچہ حکایت باشد * ظاہرا اینقدرم عقل کفایت باشد * درمیان من و انکار شراب استبعاد ست یعنی دوری و تفاوت بسیار
۴	برای تصغیر	آخر کلمہ	جیسے پسر اور پسرو یعنی پسر خرد
۵	بمعنی حال	درمیان دو جملہ	زدم زید را و پدرش ایستادہ بود یعنی زدم زید را درحالیکہ پدرش ایستادہ بود

۶	زائد	سر کلمہ	جیسے لیک و لیک لیکن و لیکن

بیان ہا

ہ اوپر دو قسم کے ہے ملفوظی اور مختفی ملفوظی وہ جو آخر کلمہ کے ہو اور پڑھنے مین آوے جیسے گرہ و زرہ مین اور جمع مین برقرار رہتی ہے جیسے گرہہا اور زرہہا اور کاف تصغیر کے ملنے سے مفتوح ہوتی ہے جیسے گرہک و زرہک اور اضافت مین مکسور ہوتی ہے جیسے گرہِ من و زرہِ من مختفی وہ ہے کہ پڑھنے مین نہ آوے جیسے جامہ اور خامہ مین جمع مین حذف ہوتی ہے جیسے جاہا و خاہا اور کاف تصغیر کا جو آخر کو لاوین تو وہ کاف فارسی سے بدل ہوتی ہے جیسے جامگ و خامگ اگر الف و نون سے جمع کرین یا یائے مصدری لگادین جب بھی کاف فارسی سے بدل ہوگی جیسے پیادگان و روندگان اور آزردگی و افسردگی + وہ ہائے مختفی کہ جز کلمے کی نہو اُسکے کئی معنی ہین

معنی ہا

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے نسبت	آخر اسما	دندانہ منسوب بدندان دستہ منسوب بدست اسیطرح سے یک سالہ منسوب بیکسال یکماہہ منسوب بیکماہ اسیطرح جیسے یکروزہ و یکشبہ
۲	بمعنی ست	آخر ماضی مطلق	جیسے آمدہ یعنی آمدہ ست رفتہ بمعنی رفتہ ست

نمبر	برائے	مقام	مثال
۳	برائے اظہار فتحہ	آخر کلمہ	جیسے جامہ و خامہ و بندہ و شگوفہ
۴	زائد	"	ریچال ریچالہ بمعنی پنیر اچار اچارہ غنجار غنجارہ بمعنی گلگونہ

یائے تحتانی معروف

نمبر	برائے	مقام	مثال
۱	برائے خطاب واحد حاضر	آخر فعل	جیسے کردی کیا تو نے آمدی آیا تو
۲	برائے نسبت	آخر اسما	جیسے بادِ بہاری یعنی باد منسوب بہ بہار و سپ عربی و جوز ہندی
۳	برائے معنی مصدر	آخر اسم فاعل و اسم مفعول لفظی و معنوی	جیسے بخشندگی و افسردگی - یعنی بخشندہ شدن و افسردہ شدن - غریب نوازی - و زر ریزی یعنی نواختن غریب و ریختن زر
۴	برائے لیاقت	آخر مصدر فارسی	جیسے کشتنی یعنی قابل کشتن و نواختنی یعنی قابل نواختن
۵	برائے فاعلیت	آخر اسم	جیسے گشتی بمعنی گشت کنندہ - کسبی بمعنی کسب کنندہ اگر یائے فاعلیت را یائے نسبت گویند میتواند شد گشتی منسوب بہ گشت و کسبی منسوب بہ کسب

یائے مجہول

نمبر	برائے	مقام	مثال
۱	برائے تنکیر یعنی نکرہ کردن	آخر اسم	جیسے آخر کسی کے بمعنی کس غیر معین اور نکرہ غیر معین کو کہتے ہیں چنانچہ مقدمہ میں اس کا بیان ہو چکا ہے

نمبر	معنی	موقع	مثال
۲	برای وحدت بمعنی یک	آخر اسم	جیسے بزرگے وعزیزے فرمود یعنی یک بزرگ ویک عزیز فرمود
۳	برای تعظیم	"	جیسے فلان مردیست یعنی مرد بزرگ
۴	برای استمرار	آخر ماضی	جیسے کردے میکردے وہمیکردے کرتا تھا وہ اسیطرح جیسے گفتی کہتا تھا وہ
۵	برای تعریف یعنی معرفہ	آخر اسم	یہ بھی یای موصول ہے اسکے بعد کاف صلہ اور جملہ صلہ کا ہوتا ہے جیسے بیت سعدی کا حسود دیکہ یک جو خیانت ندید ٭ بکارش نیامد چو گندم طپید ٭ حسود نکرہ تھا یاے موصول اور صلہ سے معرفہ ہوگیا اور جیسے مرادے کہ داشتم حاصل شد یعنی مراد معین

فائدہ

اٹھ حرف مخصوص عربی کے ہین فارسی مین نہین آتے وہ یہ ہین ث ح ص ض ط ظ ع ق لفظ شصت اصل مین شست تھا اور لفظ صد سد سین کو صاد سے بدلا اور چار حرف مخصوص فارسی کے ہین عربی مین نہین آتے وہ یہ ہین پ چ گ ژ اگر لاتے ہین عربی مین تو پ کو ف سے چ کو صاد سے گاف کو جیم تازی سے بدل کے لاتے ہین اور ژ بدل ہی نہین ہوتی ٭

فصل در ذکر تبدل حرف مفرد بحرف دیگر جس حرف کو بدلتے ہین اُسکو مبدل کہتے ہین اور جس حرف سے بدلتے ہین اُسکو مبدل منہ کہتے ہین اس جدول سے مع مثال دریافت کرو جدول یہ ہے *

متبدل	مبدل منہ	مثال		معنی	مثال		معنی
الف	دال مہملہ	باین	بدین	معروف	بآن	بدان	معروف
	یای تحتانی	اکدش	یکدش	دو رگہ یعنی پدرش از قومی و مادرش از قومی باشد	ارمغان	یرمغان	تحفہ
بای عربی	فا	زبان	زفان	معروف	زبانہ	زفانہ	شعلہ
	واو	خواب	خواو	ایضاً	آب بزرگ	آو دزرگ	معروف
	م	غژب	غژم	دانۂ انگور			
بای فارسی	فا	سپید	سفید	معروف	پارسی	فارسی	معروف
	بائے موحدہ	پزوہ	بزوہ	نام شہر			
تای فوقانی	دال	دستاس	دسداس	چکی	بت	بد	معروف
	طار مہملہ	ستبر	سطبر	بر کار	توتیا	طوطیا	سرمہ
	ثائے مثلثہ	کیومرت	کیومرث	نام بادشاہ	تنگ	ثنگ	بت
ثای مثلثہ	تائے فوقانی	حلتیت	حلثیت	ہینگ	کتیرا	کثیرا	نام قسمی از گوند

مبدل	مبدل منه	مثال		معنی	مثال		معنی
جیم عربی	زای تازی	درجه	رزه	ریسمان محکم از لیف خرما	چوجه	جوزه	بچه مرغ
	زای فارسی	کج	کژ	معروف	لجن	لژن	گل سیاه از ته آب بیرون کرده
	شین معجمه	کاج	کاش	درخت صنوبر و بمعنی کاشکی	کنگاج	کنگاش	مشورت
	کاف فارسی	آخشیج	آخشیگ	عنصر			
	تاے فوقانی	تاراج	تارات	لوٹ			
جیم فارسی	شین معجمه	لخچه	لخشه	شعلهٔ آتش	کاچی	کاشی	ظرف سفالین که روغن آبگینه دارد
	زای فارسی	پاچنگ	پاژنگ	دریچه و پاپوش			
	صاد مهمله	چین	صین	نام ملک	چندل	صندل	چوب معروف
خای معجمه	ها	خنجیر	هجیر	نام پهلوان سپندیذ	خاک	هاک	معروف
	غین معجمه	سیخ	سیغ	چیز راست مثل الف	تاخ	تاغ	نام درخت که آتش چوب آن دیر ماند
	قاف در ترکی	چقماخ	چقماق	آتش زن			
دال مهمله	تای فوقانی	دراج	تراج	تیتر	کدخدا	کتخدا	صاحب خانه
	ذال معجمه	آدر	آذر	آتش	خدمت	خذمت	
ذال معجمه	دال مهمله	استاذ	استاد	اخوند	نبیذ	نبید	شراب
رای مهمله	لام	روخ	لوخ	خمیده پشت و نام گیاه	خیار	خیال	ککڑی
زای معجمه	جیم فارسی	پزشک	پچشک	طبیب و حکیم			

مبدل	مبدل منه	مثال		معنی	مثال		معنی
زای معجمه	جیم تازی	پوزش	پوچش	عذر	آویز	آویج	امراز آویختن
	غین معجمه	گریز	گریغ	امراز گریختن	آمیز	آمیغ	امراز آمیختن
	سین مهمله	ایاز	ایاس	نام غلام محمود	انگز	انگس	کجک فیلبانان
سین مهمله	ها	آماس	آماه	ورم	خروس	خروه	مرغا
	صاد مهمله	شصت	شست	ساٹھ	سد	صد	سو
	جیم فارسی	خروس	خروچ	مرغا			
	جیم تازی	ریواس	ریواج	نام میوه ترش مزه			
	شین معجمه	پاپوس	پاپوش	جوتا	فرستہ	فرشتہ	معروف
شین معجمه	سین مهمله	شار	سار	مار بزرگ	شارک	سارک	مینا
	جیم فارسی	پاشان	پاچان	پاشنده			
	جیم تازی	کاش	کاج	بمعنی کاشکی و درخت صنوبر			
صاد مهمله	سین مهمله	صماخ	سماخ	پرده گوش	قفص	قفس	پنجرا
غین معجمه	کاف فارسی	نغام	لگام	معروف	غلیواز	گلیواز	چیل
	قاف ترکی	چناغ	چناق	روی غاشیه زین اسپ	ایاغ	ایاق	پیاله

مبدل	مبدل منه	مثال		معنی	مثال		معنی
[illegible]	کاف تازی	تریاق	تریاک	نام دوا	ترقیدن	ترکیدن	پھٹنا
	کاف فارسی	خانقاه	خانگاه	عبادت خانه			
	غین معجمه	قالیچه	غالیچه	نوعی از فرش معروف	قلندر	غلندر	درویش
[illegible]	واو	فام	وام	رنگ	فرخج	ورخج	زشت و کریه یعنی مکروه و کثیف
[illegible]	خاے معجمه	شاماک	شاماخ	سینه بند زنان و غله معروف	ساماکچه	شاماخچه	سینه بند زنان
[illegible]	غین معجمه	پرکاله	پرغاله	پارهٔ هر چیز	کزگاو	غزگاو	سر اگانے
	غین معجمه	گلوله	غلوله	غلیله	گلیواز	غلیواز	چیل
[illegible]	جیم	لگام	لجام	معروف	گیلان	جیلان	نام شهر
	دال مهمله	اورنگ	اورند	تخت	آونگ	آوند	الگنی
[illegible]	راے مهمله	زلو	زرو	جونک	پرکاله	پرکاره	پارهٔ هر چیز
[illegible]	نون	لجیم	لجین	پاکهر گهوڑیکی	بام	بان	معروف
[illegible]	لام	نیلوفر	لیلوفر	معروف	چندن	چندل	چوب معروف
	بای موحده	نوشته	نبشته	معروف			
[illegible]	باے فارسی	وام	پام	رنگ			
	فا	یاوه	یافه	گمشده و بیهوده			
	حای حطی	هیز	حیز	نامرد			
[illegible]	جیم	ناه	ناج	معروف	ناگاه	ناگاج	یکایک
	همزه بلینه در اضافت	نهانه	خائن	معروف	خامه	خامهٔ تو	معروف
	بکاف عجمی در جمع و تحوی	خامه	خامگ	معروف	دیوانه	دیوانگان دیوانگی	معروف

معنی	مثال		معنی	مثال		مبدل منه	مبدل
نام پیغمبر	جونس	یونس	نام پیغمبر	جوسف	یوسف	جیم در سریانی و انگریزی	یا

پوشیده نرہے جس جس مقام مین استادون نے ان حرفون کو بدلا ہے انہین مقامون مین بدلنا درست ہے اس قیاس پر ہر ایک جگہہ بدلنا درست نہین ◆

فصل در معنی حروف مرکب که درین جدول مرقوم میگردد

مثال	معنی	حروف	نمبر شمار
از صبح حاضرم یعنی از ابتدای صبح	برای ابتدای زمان	از	۱
از خانه تا بازار رفتم یعنی ابتدای رفتنم از خانه است و انتها تا بازار	برای ابتدای مکان	″	۲
گرفتم از دراهم یعنی گرفتم بعض دراهم از بمعنی بعض مضاف دراهم مضاف الیه دو نون ملکے مفعول ہین گرفتم کے	بمعنی بعض در حکم اسم	″	۳
از برای خدا از بهر من از پی تو یعنی برای خدا و بهر من پی تو	زائد	″	۴
مال در کیسه دارم و نظر در کتاب مال و نظر هر دو مظروف اند و کیسه و کتاب هر دو ظرف	برای ظرفیت	در	۱
در افگند در سازد	زائد بر افعال	″	۲
بدریا در یعنی بدریا	بعد اسمیکه بروی بای موحده باشد	″	۳
بر بام رفتم و بر تو دعوی دارم	بمعنی بالا	بر	۱
بر انداخت بر افگن	زائد بر افعال	″	۲
به پدر بر یعنی به پدر	زائد بعد اسمیکه بروی بای موحده باشد	″	۳
زدم زید را - زید مفعول را نشان مفعول	نشان مفعول	را	۱

نمبر شمار	حروف	معنی	مثال
۲	را	نشان مضاف الیه	زید را غلام - یعنی غلام زید زید مضاف الیه را نشان مضاف الیه
۳	"	بمعنی برای	خدا را آنجناب - یعنی برای خدا - و چرا یعنی برای چه
۴	"	گاهی بمعنی از	قضا را یعنی از قضا
۱	با	برای معیت یعنی همراهی	آمدم با زید یعنی همراه زید
۱	تا	برای ابتدا	تا عشق آمد عقل رفت - یعنی از ابتدای آمدن عشق
۲	"	برای انتها	از صبح تا شام - یعنی تا انتهای شام
۳	"	بمعنی مادام یعنی جب تک	تا جهان باشد تو باشی - یعنی جب تک
۴	"	بمعنی سبب چرا	بیا تا ترا خدمت کنم
۵	"	بمعنی زنهار و هرگز	زصاحب غرض تا سخن نشنوی - یعنی زنهار نشنوی
۱	چون	برای شرط	چون پیر شدی حافظ از میکده بیرون شو
۲	"	برای استفهام	ندانم شب پاسبان چون گذشت
۳	"	برای تشبیه	رویت چون ماه
۱	چو	برای شرط	چو باز آمدی ماجرا در نوشت
۲	"	برای تشبیه	چو گلبن بخندد و چو بلبل بگوید
۱	بی	برای نفی است بلکه صفت نباشد	بی عقل و بی خرد — یعنی لفظ عقل و خرد صفت کدام موصوف نمی تواند شد
۱	نا	نفی صفت کند	نا عاقل و نا خرد مند

نمبر شمار	حروف	معنی	مثال
۱	نہ و نے	برائے نفی	نہ مرا یار و نے مدد گار ہست
۱	ہرگز	برائے تاکید	ہرگز میا
۱	اگر - گر ار - ور	برائے شرط	گر نشینی ور نجنبی جائے تست
۱	مگر	برای استثنا	ہمہ یاران آمدند مگر زید
۲	مگر	بمعنی شاید	بیہودہ میگوئی مگر دیوانہ
۱	اے	برائے ندا	اے دوست اگر جان طلبی جان بتو بخشم
۱	مے ہمے	بر ماضی برائے استمرار بر مضارع برائے حال	میکرد - ہمیکرد - می کند - ہمی کند
۱	ہم و نیز	برای عطف	زید آمد ہم بکر خالد نیز
۱	کاش کاشکے کاج	برائے تمنا	کاش بیائی - کاشکے عدو بمیرد
۱	آیا	برائے استفہام	آیا کسے ہست کہ جوانمردی کند
۱	یا	برای تردید درمیان دو امر کہ یکی ازان متحق ہو	زید آمد یا عمرو زید نشستہ است یا رفت
۱	لیکن ولیکن لیک ولیک	برای استدراک یعنے واسطے دور کرنے اس وہم کہ سننے والے کو پہلے بات سے پیدا ہوا ہو	جیسے زید نشستہ است لیکن عمرو رفت زید اور عمرو کا نشست میں اتفاق ہوتا تھا زید نشستہ است کے کہنے سے سننے والے کو وہم ہوا کہ عمرو بھی بیٹھا ہو گا اس وہم کے دور کرنے کو کہا لیکن عمرو رفت

پوشیدہ نہ رہے کہ جس اسم پر کوئی حرف ان حرفوں میں سے آتا ہے اگر وہ اسم مفرد ہے یعنی اور کسی اسم سے لگاؤ نہیں رکھتا تو اس اسم کے آخر

۹۵ اگر وہ لگاؤ رکھتا ہے تو جس جگہہ لگاؤ تمام ہو اُس جگہہ ہندی ترجمے مین ایک کلمہ ہندی کا واسطے اس حرف کے مخصوص ہے چنانکہ اس جدول مین پہلے ہر سطر کے وہ حرف اور اُسکے بعد سرخی سے وہ کلمہ ہندی کا کہ واسطے اُس حرف کے مقرر ہے بعد اُسکے مثال اسم مفرد کی کہ اور کسی اسم سے لگاؤ نرکھتا ہو اور بعد اُسکے مثال اُس مرکب کی کہ کسی اور اسم سے لگاؤ رکھتا ہو اور ان مثالون کا ترجمہ سرخی سے ہر ایک مثال کے نیچے لکھا ہے مبتدی دریافت کرے کہ کام کی بات ہے ✣

حروف	کلمہ ہندی	مثال اسم مفرد	مثال اسم مرکب بیک اضافت	مثال اسم مرکب بدو اضافت
از	سے	از خانہ گھر سے	از خانۂ زید گھر زید کے سے	از خانۂ برادر زید گھر بھائی زید کے سے
برائے واسطے	کے	برائے خدا واسطے خدا کے	برای بندگان خدا واسطے بندون خدا کے	برائے خاطر بندگان خدا واسطے خاطر بندون خدا کے
ب واسطے ساتھ	کے	بخدا واسطے خدا کے	بہ بندگان خدا واسطے بندون خدا کے	بخاطر بندگان خدا واسطے خاطر بندون خدا کے
چو چون مانند	کے	چون ماہ مانند چاند کے	چون نورِ ماہ مانند نور چاند کے	چون نور ماہِ آسمان مانند نور چاند آسمان کے
جز سوا	کے	جز زید سوا زید کے	جز غلام زید سوا غلام زید کے	جز برادر غلامِ زید سوا بھائی غلام زید کے

حروف	کلمہ ہندی	مثال اسم مفرد	مثال اسم مرکب بیک اضافت	مثال اسم مرکب بدو اضافت
در بیچ	مین	در خانہ گھر مین بیچ گھر کے	در خانۂ دوست دوست کے گھر مین بیچ گھر دوست کے	در خانۂ برادرِ دوست دوست کے بھائی کے گھر مین بیچ گھر بھائی کے دوست کے
بر پر اوپر	پر	بر تخت تخت پر اوپر تخت کے	بر تخت شاہ بادشاہ کے تخت پر اوپر تخت بادشاہ کے	بر تخت شاہ ہند ہند کے بادشاہ کے تخت پر اوپر تخت بادشاہ ہند کے
با ساتھ	کے	با زید ساتھ زید کے	با برادرِ زید ساتھ بھائی زید کے	با غلام برادر زید ساتھ غلام بھائی زید کے
بے	کے	بے اختیار بغیر اختیار کے	بے یاد پروردگار بغیر یاد پروردگار کے	بے یاد پروردگار عالم بغیر یاد پروردگار عالم کے

فصل در اصناف کلمات کہ ہر صنف برای معنی خاص مقررست درین جدول مع مثال مذکور میگردد

ب	بگفت و بگوید و بگو	یعنی	گفت و گوید و گو
مر	منت مر خدا را	〃	منت خدا را
در	درساخت	〃	ساخت
بر	برجہید	〃	جہید

[illegible] حروف زائد کہ در معنی فرق نکنند	فرا	فرارفت	یعنی	رفت
	فرو	فرو خواند	〃	خواند
	وا	واگزارند	〃	گزارند
	خود	من خود چہ کسم	〃	من چہ کسم
	ہمے	ہمے رفتی	〃	رفتی
	ین	نخستین و کمترین	〃	نخست و کمتر
کلمات بمعنی خداوند	مند	مستمند و آرزومند	یعنی	خداوند مست و خداوند آرزو
	گار	ستمگار و گنہگار	〃	خداوند ستم و خداوند گناہ
	ور	تاجور ہنرور و رنجور و مزدور	〃	خداوند تاج و خداوند ہنر و خداوند رنج و خداوند مزد
کلمات بمعنی فاعل	گر	شیشہ گر و کاسہ گر	〃	سازندۂ شیشہ و سازندۂ کاسہ
	ان	خندان و گریان	〃	خندہ کنندہ و گریہ کنندہ
	ار	خریدار فروختار	〃	خرید کنندہ و فروخت کنندہ
کلمہ بمعنی بسیار	لاخ	سنگلاخ دیولاخ رودلاخ	〃	بسیار سنگ بسیار دیو و بسیار رود
[illegible]	وش	حوروش بدال مہملہ و شین معجمہ	〃	مانند حور
	دیس	حوردیس بدال مہملہ و یای مجہول	〃	مانند حور
	وان	پلوان	〃	مانند پل یعنی سینڈ کیت کی
	ون	پیلون استرون	〃	مانند پیل مانند استر
	وند	پولادوند خداوند	〃	مانند پولاد و مانند خدا

	آوند	خویشاوند	یعنی	مانند خویشتن
علامت معنی مانند [illegible]	بس، فش، وش	شیربس - شاه‌فش - ماه‌وش	"	مانند شیر - مانند شاه - مانند ماه
	آسا	شیرآسا مردآسا رستم‌آسا	"	مانند شیر - مانند مرد - مانند رستم
	وار	بزرگوار بنده‌وار	"	مانند بزرگ مانند بنده
	سان	شیرسان فرشته‌سان	"	مانند شیر و مانند فرشته
	سار	خاکسار سبکسار	"	مانند خاک و مانند چیز سبک
علامت معنی ظرفیت و بسیاری	سار	شاخسار و نمکسار	"	بسیار شاخ و جای شاخ و بسیار نمک و جای نمک
	بار	دریابار رودبار	"	بسیار دریا و بسیار رود و جای رود
	زار	گلزار لاله‌زار	"	بسیار گل و جای گل و بسیار لاله و جای لاله
	ستان	گلستان و دبستان مخفف ادبستان	"	بسیار گل و جای گل و جای ادب یعنی مکتب
علامت معنی لیاقت	وار	شاهوار گوشوار	"	لائق شاه و لائق گوش
	آنه	شاهانه مردانه	"	لائق شاه و لائق مرد
	گان	شاهگان رایگان در اصل شاهگان و راهگان	"	لائق شاه و لائق انداختن بر راه
علامت معنی نگهبانی	بان	دربان فیلبان	"	یعنی نگهبان در و نگهبان فیل
	دار	پرده‌دار رازدار	"	نگهبان پرده و نگهبان راز
	وان شاید در اصل بان باشد	پهلوان بندیوان	"	نگهبان پهل و نگهبان بندی

پسوندهای معنی پیوستگی	ناک	غمناک دردناک	یعنی	پیوسته بغم پیوسته بدرد
	گین	اندوهگین خشمگین	〃	پیوسته باندوه - پیوسته بخشم
علامات تصغیر	ک عربی	مردک اسپک	〃	مرد خرد اسپ خرد
	چه	باغچه طاقچه	〃	باغ خرد طاق خرد
	واو	پسرو	〃	پسر خرد
علامات معنی نسبت	یای معروف	کابلی قریشی هندی	〃	منسوب بکابل - منسوب بقریش منسوب بهند
	ین	زرین سیمین نگارین	〃	منسوب بزر - منسوب بسیم - منسوب به نگار
	ه	یکساله یک ماهه یک روزه	〃	منسوب بیکسال - منسوب بیکماه - منسوب بیکروز
	ک	فغاک مغاک تباک	〃	منسوب بفغ یعنی بت - منسوب بمغ یعنی عمق - منسوب به تب
	ان	ایران توران	〃	منسوب به ایرج منسوب به تور پسران فریدون
	انه	سالانه ماهانه روزانه	〃	منسوب بسال منسوب بماه - منسوب بروز
	ن	ریمن جوشن	〃	منسوب بریم بمعنی چرک جراحت و منسوب بجوش بمعنی حلقه
	ویه	راهویه سیبویه	〃	منسوب براه - و منسوب به سیب که رخساره اش چون سیب بود
علامات معنی رنگ	وام	سبزوام زردوام	〃	سبز رنگ ، زرد رنگ
	فام	سرخ فام سفید فام	〃	سرخ رنگ زرد رنگ

سبز رنگ‌ها سرخ رنگ	یعنی	سبز بام سرخ بام	بام	کلمات معنی رنگ
زرد رنگ سرخ رنگ	"	زرد گونہ گلگونہ	گونہ	
رنگ گل رنگ سیم	"	گلگون سیم گون	گون	
سیاہ رنگ	"	سیاہ جردہ مختص بلفظ سیاہ	جردہ	
سیاہ رنگ	"	سیاہ جرتہ مختص بلفظ سیاہ	جرتہ	
بخشیدن و شرمندہ شدن و کام بخشیدن ہائے آخر بخشندہ و شرمندہ بکاف فارسی بدل شدہ	"	بخشندگی - شرمندگی - کام بخشی	یائے معروف	کلمات مصدری
گفتن رفتن	"	گفتار رفتار	ار	
آمرزیدن بخشیدن	"	آمرزش بخشش	ش	
جای قلمداشتن جای نمکداشتن	"	قلمدان نمکدان	دان	کلمات ظرفیت
جائے آب داشتن	"	آوند در اصل آب وند	وند	
بہت دوڑا میں	"	خوب دویدم	خوب	[illegible]
غور کرکے دیکھا میں نے	"	نیک نگریستم	نیک	
بہت ڈھونڈا میں نے	"	بسیار جستم	بسیار	
سب یار گئے	"	ہمہ یاران رفتند	ہمہ	
سب سپاہ جمع آئی	"	جملہ سپاہ فراہم آمد	جملہ	
بہت تکبر والے اور بہت غرور والے دیکھے میں نے آخر خاک ہوگئے	"	بسا متکبران و بسی مغروران دیدم کہ آخر خاک شدند	بسا / بسے	

ایجاب ۱۰	ارے	آرے ہمچنانست	یعنی	ہان ایسا ہی ہے
	بلے	بلے ہمچنین شنیدہ آم	〃	ہان ایسا ہی سنا ہے مین نے
	لبیک	لبیک چہ میفرمایند	〃	حاضر ہون مین کیا فرماتے ہو

خاتمہ

مشتمل بر چند فوائد فارسی کہ دانستن آن ضرورست

فائدہ بیان امالہ

امالہ کیا ہے الف کی جگہہ یائے مجہول پڑھنا جیسا حساب - حسیب * رکاب - رکیب * اعتماد - اعتمید * اور جیسے با - تا - ثا - بے تے - ثے علی ہذا القیاس

فائدہ

جس کلمہ کے اوپر الف ہو اُس کلمے کے اوپر اگر بائے موحدہ زائد یا نون نفی یا میم نہی آوے تو وہ الف یائے تحتانی سے بدل ہوتا ہے جیسے افگند بیفگند نیفگند افگن - بیفگن - میفگن کبھی اس یائے تحتانی کو حذف بھی کرتے ہین جیسے بفگن - مفگن *

فائدہ

جو کلمے جو آپس مین ترکیب پاوین اگر پہلے کلمے کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمے کا پہلا حرف ایک جنس سے ہو تو پہلے کلمے کے آخر کے حرف کو حذف کر دیتے ہین مثلاً نیم من کو نیمن اور سپید دیو کو سپیدیو اور گرد دہن کو گردہن کہتے ہین یا کبھی پہلے حرف کو دوسرے حرف مین ادغام کرتے ہین جیسے شپر کہ اصل مین شب پر تھا

فائدہ

ر مشدد فارسی مین اصلاً نہین آیا فرخ اور خرم شاذ و نادر ہین +

فائدہ

تائے فوقانی کہ عربی مین ۃ کی صورت لکھتے ہین بموجب رسم خط فارسی کے دراز لکھنا چاہیے جیسے نعمت ۔ رحمت ۔ سخاوت ۔ شجاعت اور جہان کہین التباس جمع کا ہو گرد لکھتے ہین جیسے صلوٰۃ اور زکوٰۃ مین +

فائدہ

عربی مین لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کا ان جدا اور شاء جدا لکھتے ہین فارسی مین ملا کے لکھنا چاہیے فارسی والے انشاء اللہ کو ایک کلمہ جانتے ہین +

فائدہ

لفظ آو اور لفظ وسے واسطے انسان کے مقرر ہے جب ان لفظون پر ند
بر یا لفظ ور آوے تو طرف غیر انسان کی بھی راجع کرنا انکا درست
اور یہ نظم مین بیشتر ہے *

فائدہ

نون اور بائے موحدہ جو کسی کلمے مین باہم متصل ہون اُن دونو کو میم مشدد
سے یا میم مخفف سے بدلنا درست ہے جیسے خنب اور خم دنبل
دمل اور سنب اور سم

فائدہ

جیسے عربی مین دو کلمے باہم آتے ہین اور علیحدہ ہون تو ہم معنی ہین مانند حیص بیص
بمعنی حیران اسیطرح فارسی مین بھی ہین جیسے تار و مار جسکو تال و مال
کہتے ہین بمعنی پریشان لیکن عربی مین بغیر عطف کے پڑھتے ہین اور فارسی
ساتھ واو عطف کے *

فائدہ

نون جو حرف مدہ کے بعد واقع ہو غنہ پڑھا چاہیے فارسی مین اُس نون کا

درست نہین مگر جبکہ اُسپر کسرہ اضافی یا توصیفی آوے نہ ہا مدہ
وہ واو کہ جسکا ماقبل مضموم ہو اور وہ یائے تحتانی کہ جسکا ماقبل مکسور ہو جیسے جان
جنون اور دین مین مثال اضافت کی جان من جنون تو دین حق ❖

فائدہ

صیغہ ماضی اور صیغہ امر بمعنی مصدر بھی آتے ہین ع گفت عالم بگوش
جان بشنو ❖ یعنی گفتن عالم اور ع سوزِ دل پروانہ مگس را ندہند ❖ یعنی
سوختن دلِ پروانہ گفت صیغہ ماضی کا ہے بمعنی مصدر اور سوز امر ہے
بمعنی مصدر ❖

فائدہ

صیغہ امر کا جو کسی اسم سے مرکب ہو کے بعد اُس اسم کے واقع ہو تو وہ امر اکثر
معنی اسم فاعل کے پیدا کرتا ہے اور ترکیب مین مضاف ہوتا ہے اُس اسم کا
اور وہ اسم اُسکا مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غریب پرور اور بندہ نواز
پرور اور نواز صیغے امر کے ہین بمعنی اسم فاعل یعنی پرورندۂ غریب
اور نوازندۂ بندہ اور کبھی وہ امر معنی اسم مفعول کے پیدا کرتا ہے
جیسے دست پرور یعنی پروردۂ دست اور خدا بخش یعنی بخشیدۂ خدا
ہندوستان زاد یعنی زادۂ ہندوستان ❖

فائدہ

ماضی کسی اسم سے مرکب ہو کے معنی اسم مفعول کے بخشتا ہے جیسے
خانہ زاد یعنی زادۂ خانہ اور دل نہاد یعنی نہادۂ دل ❖

فائدہ

حرف قریب المخرج جو جمع ہون پہلے حرف کو دوسرے کی جنس سے بدل
دونو کو آپسمین ادغام کرتے ہین جیسے بدتر بتشدید تاے فو
پہلے حرف کو حذف کرتے ہین جیسے بتر بغیر تشدید تائے فوقانی اور زود
زود تر تھا اور آوند کہ اصل مین آب وند تھا اور فرو تر کہ اصب
فرود تر تھا اور یگان کہ اصل مین یک گان تھا مانند دوگان سہ
یک کے آخر سے کاف تازی حذف کیا گیا ●

فائدہ

عربی مین جو بعض کلمات کے آخر الف ممدودہ یعنی وہ الف کہ جسکے
ہے جیسے علما فضلا فارسی مین ہمزہ نہ لکھنا چاہیے لیکن اضافت
کی جگہہ یائے تحتانی لکھین جیسے علمائے عصر و فضلائے دہر ●

فائدہ

لفظ کس انسان کے واسطے مقرر ہے اور واسطے غیر انسان کے لف
چہ جیسے بیت سعدی مرحوم کی بیت نہ باید بستن اندر چیز و کس
کہ دل بر داشتن کاریست مشکل ●

فائدہ

جس کلمے کے آخر الف یا ہا یا یائے تحتانی ہو اور یائے تحتانی نسبت کی
آخر لگاوین تو اُس الف کو اور ہا کو اور یائے تحتانی کو واو سے بدل
مصطفے مصطفوی آنولہ آنولوی دہلی دہلوی ●